"آدم نما ابلیس" فرقہائے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کے کفر و ارتداد پر تقریباً
۹۲ سال پہلے کے ہند، سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، دکن، کوکن، کاٹھیاواڑ
اور گجرات وغیرہ کے ۲۶۸ علمائے کرام، مفتیانِ اعلام ومشائخ عظام کے وقیع و
جامع فتاویٰ کا حسین مجموعہ مسمّیٰ بنام تاریخی

الصَّوارِمُ الھِندیہ

علیٰ

مکرِ شیاطینِ الدِّیوبندیہ

۱۳۴۵ھ

شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ ابو الفتح
محمد حشمت علی خان قادری رضوی

رضا اکیڈمی

نبی مکرم و معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت و تعظیم
کے اصلی دشمن ''آدم نما ابلیس''، فرقہائے وہابیہ، دیوبندیہ اور قادیانیہ کے کفر و ارتداد پر تقریباً ۹۲ رسال پہلے
کے ہند، سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، دکن، کوکن، کاٹھیاواڑ اور گجرات وغیرہ کے ۲۶۸ رعلمائے کرام،
مفتیانِ اعلام ومشائخ عظام کے وقیع وجامع فتاویٰ کا حسین مجموعہ مسمّٰی بنام تاریخی

اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَہْ
عَلٰی
مَکْرِ شَیَاطِیْنِ الدِّیُوبَنْدِیَہْ
۱۳۴۵ھ

مرتب
شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابوالفتح
محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
رضا اکیڈمی ممبئی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

بفیض حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ **محمد مصطفےٰ رضا** خان قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلۂ اشاعت نمبر: 827

نام کتاب: الصوارم الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ

نام مرتب: شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مفتی حشمت علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۱۲۸

کمپوزنگ: سرفراز احمد اشہری

پروف ریڈنگ: محمد حسان ملک نوری (خادم: دارالعلوم نوریہ اہل سنت بدرالاسلام برہان پور)

مولانا محمد منصور رضا نوری (مدرس: دارالعلوم ہذا)

عمران رضوی، رفیق احمد، عرفان رضا، حیدر رضا، نفیس احمد، سید صادق،

معراج احمد (طلبائے دارالعلوم ہذا)

اشاعت : بموقع ۹۷ واں عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴۳۷ھ

ناشر : رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی

مشمولات

صفحہ نمبر

مقدمہ

عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دل سے ماننا ''ایمان'' ہے اور ان سے اعراض وانکار کرنا ''کفر'' ہے...... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی تعظیم ''ایمان کی جان'' ہے...... کائنات میں ان سے زیادہ عزت ووجاہت والا، رفعت وبلندی والا، حسن وجمال والا، بخشش وعطا والا کوئی نہیں...... وہ اپنی امت پر ماں باپ، رشتے دار اور مہربان حاکم سے بڑھ کر لطف وکرم کرنے والے ہیں...... حتیٰ کہ قبر کی وہ اندھیری کوٹھری جہاں جان چھڑکنے والے اپنے جگر کے ٹکڑوں، آنکھوں کے نور کو بے یار ومددگار چھوڑ کر چلے آتے ہیں وہاں بھی وہ مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لاکر اپنے نورانی متبسم چہرۂ مبارک سے ایسی دل موہتی روشنی بکھیر دیتے ہیں جس سے ساری ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں...... بے چینیاں رخصت ہو جاتی ہیں......اور ان کے غلام کو وہ سکون ملتا ہے جو اسے زندگی میں کبھی نہ ملا۔

میرے بھائی! ایسے مہربان، ہمدرد، غم خوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت مومن کے دل میں سب سے زیادہ ہونا لازم وضروری ہے۔ وہ شفیعِ گنہگاراں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود ہی ارشاد فرماتے ہیں:

''لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین'' (بخاری ۱/۷)

''تم میں اس وقت تک کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میری محبت اس کے دل میں ماں، باپ، اولاد اور

سارے لوگوں سے زیادہ نہ ہو''

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

......''اس (حدیث) نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے...... ہرگز مسلمان نہیں''......(تمہید ایمان، ص ۹، مطبوعہ رضوی کتاب گھر)

وہ صحابہ جنہوں نے اپنے ماتھے کی نگاہوں سے اس جمال جہاں آراء کا دیدار کیا......جن کی صحبتِ عالیہ کی برکتوں نے سب میں کم درجے والے صحابی کو بھی بعد کے اکابر اولیاء سے درجوں اونچا کر دیا......جن کی عدالت وثقاہت پر ترجمانِ وحیِ الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی مہر تصدیق ثبت فرمادی اور انہیں امت کی ہدایت کا روشن مینار بنادیا، فرماتے ہیں:

''الصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم''

''میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے، ہدایت پالوگے''

ان راہبر وراہنما صحابہ نے ''تحفظ ناموس الوہیت ورسالت'' کی ایسی انمٹ روش اپنائی جو رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لئے ''**اصول وقانون**'' کی حیثیت رکھتی ہے۔

آیئے انہیں ضیابار میناروں سے ہم بھی روشنی حاصل کریں۔

☆ جب کہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان نہ لائے تھے انہوں نے ایک بار اپنے صاحبزادے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان اقدس میں کچھ نازیبا کلمات کہے جس پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس زور سے تھپڑ مارا کہ وہ منھ کے بل گر پڑے اور پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر سارا ماجرہ عرض کردیا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب ایسا نہ کرنا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں:

''والذی بعثک بالحق نبیا، لو کان السیف منی قریبا لقتلته''

(یارسول اللہ!) قسم اس کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا اگر تلوار میرے قریب ہوتی تو میں ضرور

اسے (اپنے والد کو) قتل کردیتا۔

(تفسیر قرطبی از:۔امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر القرطبی ۲۰/۳۲۹،مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ اے ابوبکر یہ تم نے ناقابل معافی جرم کردیا ہے یا حرام کردیا، نہ ہی قرآن پاک کی کسی ایسی آیت کا نزول ہوا بلکہ جو ایمان افروز آیت نازل ہوئی، وہ یہ ہے

"لَاتَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآئَھُمْ اَوْاَبْنَآئَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْعَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْاعَنْہُ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"

(پ:۲۸،سورہ مجادلہ/۲۲)

ترجمہ:۔"تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) سے مخالفت کی ......چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں...... یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کردیا......اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی......اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں......اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی......یہی لوگ اللہ والے ہیں......سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔

☆ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عبداللہ بن ابی منافق کے یہاں تشریف لے گئے تو اس بدبخت نے کہا: دور رہئے کہ آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے ۔اس پر ایک جاں نثار انصاری صحابی [حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ] نے اسے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"واللہ لحمار رسول اللہ ﷺ اطیب ریحا منک"

خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گدھے کی بو تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے

(بخاری ۱/ ۳۷۰، مطبوعہ مجلس برکات، مبارک پور اعظم گڑھ)

اور مفسر قرآن حضرت علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ''روح البیان'' میں اس سے بڑی بات نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''واللہ ان بول حمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اطیب رائحۃ منک''

قسم خدا کی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(تفسیر ''روح البیان'' مترجم ۱۳/ ۴۰۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

انہیں صحابہ کے نقش قدم کو اپنا کر امت کے غیور اولیاء، علماء، مشائخ اور مسلمانوں نے ''تحفظِ ناموس رسالت'' کی خاطر ہمیشہ اپنا سب کچھ داؤں پر لگا دیا حتیٰ کہ ''ناموسِ رسالت'' کی حفاظت وصیانت میں انہوں نے اپنی جان اور عزت وآبرو تک کی پرواہ نہ کی۔

بارہویں صدی ہجری میں اسلام دشمن عناصر کے ایماء پر دور رسالت کے منافقوں اور حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے عہد کے خارجیوں کے ہم مشرب و ہم مذہب ''وہابیت'' کا چولہ پہن کر سامنے آئے۔

امت کے غیور علماء نے بروقت ان کا تعاقب کیا اور ان کی بد مذہبی کو واضح وآشکار فرما دیا۔ ان جاں باز سپاہیانِ تحفظِ ناموس رسالت میں مجاہد آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اور آپ کے رفقائے کار...... امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور آپ کے عظیم تلامذہ علیہم الرحمۃ والرضوان کے مقدس نام سرفہرست ہیں۔

جب پیشوایان وہابیہ، دیابنہ اور قادیانیہ نے

ہر عیب سے پاک خدائے سبوح وقدوس پر امکان کذب کی تہمت لگائی (۱)

ساری دنیا کو اگلی پچھلی تمام باتیں بتانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ''علم غیب'' کا

انکار کیا (۲)

بلکہ آپ کا علم ابلیس لعین سے بھی مانا (۳)

قصر نبوت کو مکمل فرمانے والے خاتم پیغمبراں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آمد بہتر از ہر نعمت کے بعد بھی کسی نئے نبی کا آنا ممکن جانا (۴)

وہ انبیاء **علیہم الصلوٰۃ و الثناء** جن کا کہا ہوا ہر ہر لفظ ہمیشہ سچ ہوتا ہے ان میں سے ۴۰۰/ انبیاء کرام کی پیشین گوئی کو جھوٹا کہا (۵)

اپنے آپ کو توالد وتناسل سے پاک خدائے واحد کی اولاد کی جگہ کہا (۶)......(معاذ اللہ)

تو پھر اُن سپاہیانِ تحفظِ ناموس رسالت نے اپنی غلامی کا حق اور اپنے منصب کا فرض پورا کرتے ہوئے ان کور باطنوں کا بھرپور ردو ابطال فرمایا اتنا ہی نہیں مجدد وقت امام اہل سنت نے ان کے کفر کی تصدیق وتوثیق اس وقت کے حرمین طیبین کے ۳۳/ مقتدر علماء کرام (۷) سے بھی کراوائی وہ تصدیقات مبارکہ ''**حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر و المین**'' کے نام سے کئی بار شائع ہو چکی ہیں (۸)۔

جس سے یہ بالکل روشن ہو گیا کہ واقعی پیشوایان وہابیہ ایسے کافر ہیں کہ جو ان کے کفر پر آگاہ ہونے کے بعد بھی ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے اس کے باوجود یہ لایعنی اعتراض ہوتا رہا کہ دیوبندیوں کو صرف اعلیٰ حضرت اور ان کے عقیدت کیش ہی کافر کہتے ہیں باقی تو کوئی نہیں کہتا؟

اللہ رب العزت شاگردِ اعلیٰ حضرت شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی حشمت علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی تربت انور پر اپنی رحمت ورضا کی تجلی فرمائے جنہوں نے اس اعتراض کے جواب میں ایک، دو نہیں بلکہ ہندو پاک کے چودہویں صدی ہجری کے ۲۶۸/ اکابر علماء ومشائخ سے ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' پر تصدیقات کروایا اور اسے شائع بھی کر دیا۔ اس طرح تصدیقات کی مجموعی تعداد ۳۰۱/ کو پہنچ جاتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ ان

پیشوایان وہابیہ، دیابنہ قادیانیہ کا کفر ایسا قطعی ہے کہ کیا عربی کیا عجمی سبھی نے ان اقوال کو کفر اوران کے قائلین کو بالاتفاق کافر کہا۔

یہاں اس بات کا ذکر بالکل برمحل ہوگا کہ مدینۃ الاولیاء دارالسرور برہان پور کے اجلہ، اکابر علماء ''تحریک ردفرقہائے باطلہ'' بالخصوص ''تحریک ردنجدیہ وہابیہ'' میں علمائے اہل سنت کے دوش بدوش رہے جن کی تحریرات رفتہ رفتہ ماضی کی گرد جھاڑ کر ہماری نگاہوں کو خیرہ کررہی ہیں ان سے جہاں قافلۂ عشق رسالت کی وارفتگی دوبالا ہورہی ہے وہیں حالات کا رخ دیکھ کر پلٹا کھانے والے حرص وہوا کے پرستاروں کا حال بے حال ہورہا ہے۔

راقم السطور ''تحریک تحفظِ ناموس رسالت'' کے ان عظیم جرنیلوں سے آپ کو متعارف کرانا چاہتا ہے۔آیئے آپ بھی ان ستاروں کی چمک دمک سے اپنی ایمانی وفکری دنیا میں چار چاند لگایئے

(۱) حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمٰن برہان پوری علیہ الرحمہ:

آپ نے محی الدین لاہوری نامی غیر مقلد کے رد میں ''**فتح المجتھدین**'' اور مسئلہ استواء میں رد وہابیہ پر ''**صفات متشابھات** '' تصنیف فرمایا آپ کی ان دونوں کتابوں کو حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی (ناسک) رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع الفتاویٰ'' جلد۳؍ میں ''رد وہابیہ'' میں شمار فرمایا ہے۔ملک العلماء حضرت علامہ ظفرالدین بہاری علیہ الرحمہ نے ''حیات اعلیٰ حضرت'' میں ''ردندوہ'' میں اعلیٰ حضرت کے ہمدم وہم قدم علمائے اہل سنت کی جو فہرست دی ہے اس میں بھی آپ کا مبارک نام موجود ہے۔

آپ ''**صفات متشابھات** '' میں تحریر فرماتے ہیں:

......''غیر مقلدین جو کہ شفاعتِ حضرت سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں...... اور تعصب بے نہایت رکھتے ہیں کہ ائمۂ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی اہانت کرتے ہیں ......اور تقلید اور تعیینِ مذہب کو شرک کہتے ہیں ......اور اہل سنت وجماعت کو مشرک وکافر کہتے ہیں......ان کی اقتداء نماز میں جائز نہیں ہے......اور ایسے

لوگوں کی نماز جنازہ میں شریک ہونا نہیں چاہیئے"......(ص ۲۹)

(۲) حضرت علامہ مولانا حافظ سید اکرام اللہ بخاری برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

(سابق خطیب و امام شاہی جامع مسجد برہان پور)

(۳) حضرت علامہ مولانا سید محمد سعادت میر صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

(۴) حضرت علامہ مولانا قاضی حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ ارشد حضرت علامہ مولانا مفتی سید شاہ دیدار علی صاحب قبلہ محدث الورِی علیہ الرحمۃ نے "معمولاتِ اہل سنت" (جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، قیام بوقت سلام، نذر و نیاز، استمداد وغیرہ) کے ثبوت میں ایک لاجواب کتاب تصنیف فرمایا "رسول الکلام فی بیان المولد والقیام" جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

......"واعظ اور مفتیوں پر لازم ہے کہ اس (وہابی) جماعت سے نفرت دلائیں جس کی زبان اور قلم سے توہین رسول نکلی اور نکلتی رہتی ہے"......(ص ۸۸)

اس مبارک کتاب کی تصدیق وتائید برہان پور کے مذکورہ بالا تینوں علماے باوقار نے فرمائی ہے۔ ہم ان کی عربی تصدیقات کا ترجمہ بالترتیب پیش کرتے ہیں۔

(الف) حضرت علامہ مولانا حافظ سید اکرام اللہ بخاری برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

......"یہ سب دلائل مُدّعاے قیامِ تعظیمی (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ولادت کے ذکر کے وقت صلاۃ وسلام پڑھنے کو) ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں، ان میں کوئی شک وشبہہ نہیں۔ اسے لکھا فقیر رحمت الٰہی کے امیدوار علماء کے خادم **سید اکرام اللہ** باشندۂ شہر برہان پور نے۔ اللہ اس کی مغفرت کرے"......

(ب) حضرت علامہ مولانا سید محمد سعادت میر صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

......"فاضل دریاے علم، بہت عطا فرمانے والے رب تعالیٰ کی جانب سے توفیق یافتہ حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ نے بیشک عین حق وصواب رقم فرمایا اور کتاب وسنت سے کانٹے کی تول دلیل قائم

فرمائی جیسا کہ ہر اس شخص پر ظاہر ہے جو اس سلسلے میں تھوڑی بہت سوجھ بوجھ اور غور وفکر رکھتا ہے۔ اسے لکھا علماء کے معمولی خادم سید محمد سعادت میر برہان پوری نے، من جانب اللہ، اس کی بخشش ہو''......

(ج) حضرت علامہ مولانا قاضی حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

......''یہ سب حق ودرست ہے۔ محمد حبیب الرحمٰن برہان پوری''......

(رسول الکلام، ص ۱۵۶)

(۵) حضرت علامہ الشاہ سید ابوالبرکات چشتی برہان پوری علیہ الرحمۃ

آپ حسینی سادات سے ہیں آپ کا سلسلۂ نسب ۲۰ ویں پشت میں حضرت مخدوم چرم پوش تیغ برہنہ رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے آپ کا وصال ۲۶ رشوال ۱۳۱۶ھ میں ہوا۔ آپ نے عقائد ومعمولات اہل سنت میں ایک اہم کتاب ''**چراغ حق**'' تصنیف فرمایا مگر افسوس یہ ابھی تک شائع نہ ہوسکی۔ اس کتاب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

......''جو لوگ کہ ان چاروں [یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین] کی تقلید سے باہر ہیں وہ مسلمان نہیں اگر چہ خلق اللہ [مخلوق] کے روبرو [سامنے] کلمہ گو اور مسلمان اور مصلّی [نمازی] ہیں مگر عند اللہ وعند الرسول [اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نزدیک] مسلمان نہیں ......عقیدہ ان کا اچھا نہیں...... وہ اپنے کو موحدین شمار کرتے ہیں اور در پردہ دعویٰ نبوت کا بھی ہے......ان کے کفر میں کیا شک ہے......**انہیں کو وہابی کہتے ہیں**...... وہابی (اسے) کہتے ہیں کہ جس کو تقلید عبدالوہاب نجدی کی ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی کی بھی ہے ......سوا، اس کے حضرت کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ...... وہ بھی ایک بشر ہیں جیسا کہ میں ہوں''......(ص ۴۴، ۴۵)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

......''فرقۂ وہابیہ [کہ] ان کے ساتھ ہزاروں جاہل بھی بگڑے ہوئے ہیں......جاہل کیا......اچھے اچھے عالم اور مشائخ اور حافظ اور قاری کہ رات دن کلام مجید ان کی زبان پر ہے......ان کے دلوں پر

غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے‘‘......(ص ۱۳)

(۶) حضرت علامہ مولانا سید نصیر الدین عبید اللہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

آپ سادات حسینی سے ہیں صاحب تصانیف بزرگ ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم منامی پر حرمین طیبین گئے بعد حج ۱۵؍محرم ۱۲۹۳ھ کو مدینہ منورہ میں سفر آخرت پر روانہ ہوئے مسجد نبوی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع مدفن بنا۔

آپ **الحب لله و البغض لله** کی عملی تفسیر تھے خصوصاً توہین خدا ورسول کی بنا پر فرقۂ وہابیہ سے انتہائی بیزار تھے جیسا کہ آپ کی تصانیف کے نام سے ظاہر ہے۔ چند نام آپ بھی ملاحظہ کریں۔

(۱) صاعقة الرابية على الفرقة الوهابية الكذابية (۲) براهين الساطعه فى اثبات مذهب اهل السنة اللامعة (۳) ساطع الانوار من كلام سيد الابرار (۴) ايذاح الارتداد (۵) لباب النقائح فى احكام الذبائح۔

افسوس صد افسوس کہ اب تک یہ کتابیں راقم کو دست یاب نہ ہو سکیں، تلاش جاری ہے۔ قارئین سے بھی التماس ہے کہ اگر کسی صاحب ذوق کو سراغ ملے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ البتہ ’’**لباب النقائح**‘‘ فارسی قلمی کے ۹؍صفحات ضرور ہاتھ آئے ہیں راقم اس کی ایک عبارت پیش کرتا ہے۔

......’’بعضے کساں کہ در سخن فہمی بہرۂ وافی وحظ کافی نداشتند افراط وتفریط مزید بعمل آوردند وعلانیہ برملامی گویند کہ جانورے کہ برائے فاتحۂ یازدہم ودوازدہم وغیرہ فاتحہ بزرگاں شہرت یافتہ گوشت او مطلق حرام ومردار است......وبعضے ازاں زیادہ تر غلو برپا کردہ فتویٰ دادند کہ اطعمۂ نذور بزرگان حرام......ونذور منجر بشرک اند......واز مسئلہ ہدیۃ الاحیاء الی الاموات غافل اند......یا منکر...... باوجودیکہ از احادیث صحیحہ ثابت است واتفاق علماء واجماع امت **من لدن الصحابة الى هلم جرا** برآں ست‘‘......(ص ۶)

ترجمہ:۔ بعض لوگ کہ بات سمجھنے کا ملکہ تامہ راسخہ نہیں رکھتے (راہ توسط واعتدال کو چھوڑ کر) افراط وتفریط پر عمل کرتے ہیں کھلّم کھلّا کہتے ہیں کہ گیارہویں، بارہویں اور بزرگوں کی فاتحہ کا کھانا

......اس کا گوشت مطلقاً حرام ہے......اور بعض لوگ اس میں غلو کر کے فتویٰ دیتے ہیں کہ......
بزرگان دین کی نذر ونیاز کا کھانا حرام اور شرک تک پہنچانے والا ہے......حالاں کہ یہ لوگ زندوں
کے اموات کو ہدیہ وتحفہ پہنچانے کے مسئلے سے یا تو غافل ہیں......یا (سرے سے اموات کو ہدیہ وتحفہ
پہنچنے کے) منکر ہیں......باوجودیکہ یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے......اور اس پر صحابہ سے
آج تک کے علماء کا اتفاق اور امت کا اجماع ہے۔

میرے بھائی! اس تفصیل سے آپ پر سپاہیان تحفظ ناموس رسالت کی روش، ان کا
جذبہ عشق نبوی اور اس کے اصول وآداب بخوبی واضح ہو چکے ہوں گے۔اب آیئے! قافلۂ عشق
کے سالاروں کی مزید سرفروشیاں دیکھنے کے لئے ورق الٹئے اور ۲۶۸/ جاں بازوں کے تیور عشق
والفت سے اپنے ''جذبۂ حُبِّ نبوی'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جلا بخشیے۔

میرے بھائی! یہ دنیا نہ کسی کی ہوئی ہے نہ کبھی ہوگی جو بھی یہاں آیا ہے ایک نہ ایک دن
اسے جانا ضرور ہے۔کامیاب وہی ہوگا جو ''چراغ حب نبوی'' اپنے دل میں روشن کر کے آخرت
کے پہلے پڑاؤ میں داخل ہوگا۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھے چراغ لے کے چلے

میرے بھائی! ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اگر رات نہ ہو تو دن کی شناخت نہ ہوگی۔
ٹھنڈک نہ ہو تو گرمی کا پتہ نہ چلے گا۔یوں ہی بلاشبہہ عشق رسالت بھی ایک انمول دولت ہے اس میں
ہماری صداقت کا حال بھی اسی وقت کھلے گا جب اس بے بہا دولت کے دشمن سے سامنا ہوگا۔اس
وقت عقل سو سو بھیس بدل کر سامنے آئے گی اور تمہارے عشق رسالت کو مات دینا چاہے گی۔مگر یاد رکھو

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی نبیاد رکھ

میرے بھائی! ایسے موقع پر گھبرانا مت بلکہ ایک نظر اٹھا کر ہدایت کے روشن میناروں

''صحابہ'' کو دیکھ لینا ان سے نگاہیں چار ہوتے ہی تمہارے ڈگمگاتے قدم جم جائیں گے......تمہارا اضطراب ختم ہو چکا ہوگا......دشمن فرار کی راہ لے گا......عشق کامیاب ہو چکا ہوگا......اور کسی بلندی پر کھڑا مسکرا رہا گا......اور پھر تم بھی اس بات کا اقرار کرتے نہیں تھکو گے کہ......ہاں ہاں واقعی رب ذوالجلال اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کے دیوانوں کی مدد فرماتا ہے......اور وہ بھی حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے۔

میرے بھائی! میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا بس میری ایک آخری بات سن لو......اور وہ بھی امام اہل سنت کی زبان میں......اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصد بنالو۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اللہ پاک ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سچا عشق عطا کرے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله واصحابه واهل بیته اجمعین وبارک وسلم وبحرمة السید الاکرم الغوث الاعظم ابی محمد عبدالقادر الجیلانی البغدادی رضی الله تعالیٰ عنه

فقط والسلام

دعا گو، دعا جو

محمد حسان ملک نوری برہان پوری

خادم: دارالعلوم نوریہ اہل سنت بدرالاسلام

۳۴/۱۳۰ نعمت پورہ جیستم وارڈ برہان پور (ایم۔ پی)

موبائل نمبر: 09179505610

حواشی

(۱) فتاویٰ رشیدیہ کامل ۱/ ۹۶، از مولوی رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ درسی کتاب گھر، دہلی

(۲) حفظ الایمان، ص ۱۵، از مولوی اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دار الکتاب، دیوبند

(۳) براہین قاطعہ، ص ۵۱، مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مصدقہ مولوی رشید گنگوہی

(۴) تحذیر الناس، ص ۴۳ مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی، مطبوعہ دار الکتاب، دیوبند

(۵) ازالۂ اوہام، ص ۶۲۹ مرزا قادیانی بحوالہ بہار شریعت ۱/ ۱۹۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، دہلی

(۶) ازالۂ اوہام، ص ۶۸۸، از مرزا غلام احمد قادیانی بحوالہ بہار شریعت ۱/ ۱۹۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ

(۷) علمائے حرمین کے مبارک نام، ص ۳۰ سے ملاحظہ کریں۔

(۸) ۱۴۳۰ھ میں فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ اور آپ کے تلمیذ ارشد فقیہ مبصر حضرت علامہ مفتی اسرار احمد نوری برہان پوری صاحب قبلہ دام ظلھما علینا نے قدیم و جدید نسخوں کو سامنے رکھ کر ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' کی تصحیح فرمائی اور حضرت فقیہ مبصر نے ''تابش شمشیر حرمین'' کے نام سے ایک جامع اور وقیع مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے حسام الحرمین کی استنادی حیثیت پر کھڑے کئے جانے والے بے سروپا اعتراضات جو تحقیقی محاسبہ فرمایا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تصحیح شدہ نسخہ ۱۴۳۰ھ میں رضا اکیڈمی سے شائع ہو چکا ہے اور اس بار وہی نسخہ کمپیوٹر کتابت کے ساتھ دربارہ شائع ہو رہا ہے۔

الصوارم الهنديه
علىٰ
مكر شياطين الديوبنديه
۱۳۴۵ھ

مرتب

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابوالفتح
محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر شکن دیو مرید ورجیم

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے مکہ معظّمہ کو اپنا شہر فرما کر اسے دنیا کے سارے شہروں پر فضیلت بخشی ۔اور درود وسلام کا تحفہ اس کے حبیب روف ورحیم کو جس کے پیارے قدموں نے مکہ معظّمہ کو وہ عزت دی کہ قرآن پاک نے اس کی قسم کھائی......اور مدینہ طیبہ کو وہ دل آویزی ونزہت وبرکت عطا فرمائی کہ وہ پیاری بستی حرم رسول کہلائی اوس کے گلی کوچوں پر فدا ہونے کو بہار فردوس آئی وہ مقدس بستی جس نے خدا کے محبوب کی خوابگاہ بننے کی عزت پائی اس نبی والی بستی کی پیاری قسمت پروہ خدا والی بستی رشک لائی **فالحمداللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ اما بعد**

سگ آستانۂ نبوی وبندۂ سرکار قادری وگدائے بارگاہِ رضوی فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی **غفرلہ ولابویہ ربہ المولی القوی**

برادران دین وملت اخوانِ اہل سنت کی خدمت میں بعد تحیۂ مسنونہ عرض کرتا ہے کہ یہ ہندوستان کے علمائے اہل سنت کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس میں ان حضرات نے متفق اللفظ و یک زبان ہوکر کتاب مستطاب ''حسام الحرمین شریف'' کی تصدیق وتوثیق وتصحیح اورطوائف قادیانیہ ودیوبندیہ ووہابیہ وقاسمیہ وگنگوہیہ وتھانویہ وانبیٹھیہ کی تضلیل وتکفیر وتفضیح وتقبیح فرمائی ہے ۔اس سے مقصود......دوامر محمود

امر اول:۔ یہ کہ بعض جہال بکا کرتے ہیں کہ یہ تو بریلی ودیوبند کے جھگڑے ہیں علمائے بریلی کے سوا دیوبندیوں کو کوئی کافرنہیں کہتا......وہ دیکھیں کہ جس قدر علمائے اہل سنت ہیں وہ سب دیوبندی گروہ کی تکفیر میں علمائے بریلی سے متفق ہیں۔

امر دوم:۔ بعض شیاطین دیو بندیہ جب حسام الحرمین شریف کا کوئی جواب نہیں لاسکتے تو یوں مکروفریب کر کے عوام کو دھوکے دیتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علماء اردوزبان سے ناواقف تھے ان کے سامنے دیو بندی مولویوں کی عبارتوں کے غلط ترجمے عربی میں پیش کیے گئے انہوں نے ہماری اصل اردوزبان نہیں سمجھی اور کفر کے فتوے دیدیے۔

حالاں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کوئی دیو بندی قیامت تک نہیں بتاسکتا کہ عربی ترجمہ میں کون سا لفظ غلط ہے......مگر اب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا ہندوستان کے تمام علماء بھی اردو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ سب متفق ہوکر دیو بندیوں کو کافر کہہ رہے ہیں......کیا دیو بندی اردو کوئی جنگلی یا پہاڑی اردو ہے جسے سمجھنے والا دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ **لعنة الله علی الکا ذبین۔**

اب میں اس تمہید کو ختم کرتا اور اس مجموعۂ فتاویٰ کا تاریخی نام

......"**الصوارم الهندية علی مكر شياطين الد يوبندية**"(۱۳۴۵ھ)......دھرتا ہوں۔

و با لله التو فيق والا عتصا م

والسلام مع الا كرام علی جميع اهل الا سلام

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم

خلاصه استفتاء

سلام ہماری طرف سے مکہ معظّمہ کے عالموں اور مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر

آپ کی جناب میں عرض یہ ہے کہ

"غلام احمد قادیانی" نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا...... پھر وحی کا اِدّعا کیا...... پھر لکھ دیا کہ......"اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا"......

پھر اپنے کو بہت انبیاء علیہم السلام سے افضل بتانا شروع کیا......اور کہا:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے"

اور کہا کہ:......"عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ معجزے مسمریزم سے دکھاتے تھے میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا"......

اور لکھا:......"پہلے چار سو انبیاء کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں۔ اور سب سے زیادہ جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں"......

اور تصریح کر دی کہ......"یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم ہرگز ان پر رد کر سکتے ہیں"......

اور تصریح کر دی کہ......"عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلان نبوت پر قائم ہیں۔ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کر دیا ہے"......

ان کے سوا اُس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔

''قاسم نانوتوی'' نے ''تحذیر الناس'' میں کہا:

......''بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''......(صفحہ۱۴)

......''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''......(صفحہ۲۸)

......''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں''......(صفحہ۳)

''رشید احمد گنگوہی'' اپنے ایک فتوے میں لکھ گیا کہ:

......''جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں۔ جیسا اس نے کہا اور بس۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی''......

اور اسی گنگوہی اور ''خلیل احمد انبیٹھوی'' نے اپنی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں تصریح کی کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا بُرا قول خود اس کے بدالفاظ میں یہ ہے

......''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''......

اور اس سے پہلے لکھا کہ:

......''شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے''......

''اشرف علی تھانوی'' نے چھوٹی سی رسلیا (''حفظ الایمان'') میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار

پائے کو حاصل ہے۔ اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے

......'' آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے'' ......

آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں؟......اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں......تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے؟ جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا:

......'' جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے'' ......

جیسا کہ شفاء السقام و بزّازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے۔

اور جو اِن میں شک کرے......یا انہیں کافر کہنے میں تأمل کرے......یا ان کی تعظیم کرے ......یا ان کی تحقیر و توہین سے منع کرے......تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

ہمیں جواب افادہ کیجیۓ اور بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ سے بہت ثواب لیجیۓ۔

خلاصہ فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین شریف

مسمیٰ بنام تاریخی

فوائد فتاویٰ کا خلاصہ

۱۳۴۵ھ

علمائے حرمین نے قادیانیوں، دیوبندیوں پر کیا احکام لگائے

ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے، اشقیا، سب کے سب مرتد ہیں...... باجماع امت اسلام سے خارج ہیں...... بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر فاجر......سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔

ملحد، کذاب، بددین، زیاں کار، گمراہ، ستمگار، خارجی، دوزخ کے کتے، شیطان کے گروہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں......دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں، جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں، کافروں کے راز دار ہیں، دین کے دشمن ہیں۔

ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال......ان میں کوئی دین متین کو پھینکتا ہے......کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے......اسلام میں ان کا نام نشان کچھ نہ رہا، مفتری، ظالم ہیں، وہابی ہیں، ان سے بڑھ کر ظالم کون، اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔

اپنی خواہش کو خدا بنالیا......ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ......تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے......حد سے گزرے ہوئے ہیں، توبہ سے محروم ہیں، اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔

مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک دین سے نکل گئے جیسے بال آٹے سے...... جب تک اپنی بد مذہبی نہ چھوڑیں، ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں، یہ اپنی سرکشی میں اندھے ہورہے ہیں۔

اہل بطلان، اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان ،عقلاء میں رسوا، ان کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے۔

وہ، وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، انہیں بہرا کردیا، ان کی آنکھیں اندھی کردیں، ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انہیں اللہ نے گمراہ کیا، ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگادی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔

سو (۱۰۰) کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے کہ عالموں، فقیروں، نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل اِن خباثتوں سے بھرا ہوا۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے۔

بد مذہب، گھنونی گندگیوں میں لتھڑے، کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق، بیدین دہریے ہیں، الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ ان پر وبال اور ذلت لازم ہوچکی ہے۔

وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے، زہر دیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر زیادتی کی...... چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے برا مانیں کافر۔

شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ ﴿اے نبی! ان سے فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد﴾

شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا، ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا، طرح طرح کے کفران کے لئے گڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے...... اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو...... کافر ہے، گمراہ ہے...... دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

علمائے حرمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعائیں فرمائیں

الٰہی! ان پر اپنا سخت عذاب اتار، اور انہیں اور جو اِن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود الٰہی...... ان سے شہروں کو خالی کر...... انہیں تمام خلق میں نکٹا کر...... انہیں عاد و ثمود کی طرح ہلاک کر...... ان کے گھر کھنڈر کردے۔

خدا اِن پر لعنت کرے...... ان کو رسوا کرے...... ان کا ٹھکانہ جہنم کرے...... ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے...... اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے...... انہیں ہلاکی ہو...... خدا اِن کے اعمال برباد کرے ...... ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت...... اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی...... اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

علمائے حرمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا

بیشک ''بزّازیہ'' اور ''درر وغرر'' اور ''فتاویٰ خیریہ'' اور ''مجمع الانہر'' اور ''درمختار'' وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ:

......'' جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد...... ان کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے..... خود کافر ہے''......

شفا شریف میں فرمایا:

......''ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے...... یا ان کے بارے میں توقف لائے ......یا شک لائے''......

ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے......ان کے جنازے کی نماز پڑھنے......ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے......ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے......ان کے پاس بیٹھنے......ان سے بات چیت کرنے......اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے، جو مرتد کا ہے۔

یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں جیسا کہ ہدایہ......غرر...... ملتقٰی ......درمختار ......مجمع الانہر...... برجندی......فتاویٰ ظہیریہ...... اور طریقۂ محمدیہ حدیقہ ندیہ......فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں تصریح ہے۔

ہاں ہاں احتیاط احتیاط! کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ......لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے ......ان کے فاسد راستوں، باطل عقیدوں کی برائی بیان کرے...... ہر مجلس میں ان کی تحقیر وتوہین واجب......ان کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو اور ان کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔

وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزا وار تذلیل ہیں......کافروں سے ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ کھلے کافروں سے عوام بچتے ہیں......اور یہ تو...... عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں تو عوام ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے......اور ان کا باطن جو اِن خباثتوں سے بھرا ہے وہ اسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے ......اور جو کفر اُن سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے۔ خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں۔

ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے......اور جس سے ہو سکے کہ ان کو ذلیل کرے ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے......اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجالائے......جو ان کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت۔

ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے......مشہور علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے......ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بد مذہبیاں مٹانے میں کوشش کریں......کہ شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔

اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا امیدوار ہو کہ......ان لوگوں سے پرہیز کرے اور ان سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے......کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے......اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔

واجب ہے کہ منبروں پر......اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے......تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے......کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایتِ عقائد سے بچائے آمین۔

اسمائے مبارکہ مفتیان حرمین طیبین

جن کی تصدیقیں حسام الحرمین پر ہیں

(۱) شیخ علمائے مکہ معظّمہ مفتی شافعیہ مولانا شیخ محمد سعید بابصیل

(۲) شیخ الخطباء والائمہ بمکہ معظّمہ مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد

(۳) ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مولانا علامہ شیخ صالح کمال

(۴) صاحب رفعت وافضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

(۵) بقیۃ الاکابر عمدۃ الآواخر جلوہ گاہ نور مطلق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی

(۶) محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل

(۷) صاحب علم محکم مولانا علامہ سید ابوحسین مرزوقی

(۸) سرشکن اہل مکروکید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید

(۹) سابق مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی

(۱۰) فاضل، ماہر، کامل مولانا شیخ علی بن حسین مالکی

(۱۱) ذوالجلال والزین مولانا شیخ جمال بن محمد بن حسین

(۱۲) نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف

(۱۳) نکوئی روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان

(۱۴) مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی

(۱۵) اجل خلفائے حاجی امداد اللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ

(۱۶) عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط

(۱۷) والامنزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل

(۱۸) صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی

(۱۹) فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

(۲۰) فاضل کامل حضرت مولانا حامد احمد محمد جداوی

(۲۱) مفتی حنفیہ حضرت سیدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ

(۲۲) عمدۃ العلماء افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی

(۲۳) فاضل کامل شیخ مالکیہ سید شریف مولانا سید احمد جزائری

(۲۴) صاحب فیض ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی

(۲۵) صاحب خوبی ونکوئی شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید

(۲۶) عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری

(۲۷) ماہر علامہ صاحب عز وشرف حضرت مولانا سید عباس بن جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

(۲۸) فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی

(۲۹) فاضل کامل عالم عامل مولانا سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

(۳۰) مدرس حرم مدینہ طیبہ مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری

(۳۱) مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی شافعی

(۳۲) فاضل نامور حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

(۳۳) شیخ فاضل مولانا عبدالقادر توفیق شلبی

رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین

فتاوائے علمائے اہل سنت وجماعت ہند

در تصدیق حسام الحرمین شریف

الاستفتاء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی حبیبہ الکریم

کیافرماتے ہیں علمائے اہل سنت مفتیان دین وملت کثرھم اللّٰہ تعالیٰ و ایدھم اس مسئلہ میں کہ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصّلاۃ والسلام کی سخت توہینیں اور گستاخیاں کیں۔

رشید احمد گنگوہی نے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔

اور اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپاؤں کے علم کی طرح لکھا۔

اور قاسم نانوتوی نے حضور آخرالانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔

ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام ومفتیان عظام سے استفتاء کیا گیا۔

ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب کافر ومرتد ہیں......

اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

ان فتاوائے مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی ''حسام الحرمین'' کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں؟......اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم و ضروری ہے یا نہیں؟

اظہار حق فرمایئے اور اللہ عزوجل سے اجر پایئے۔ **بینوا و توجروا.**

المستفی : عرب حسن بن احمد مصری عفی عنهما

از گونڈل کاٹھیاوار۔ رسالدار پنشنر ریاست جونا گڑھ۔

فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

(۱) **الجواب اللهم هداية الحق والصواب**

بیشک فتاویٰ مبارکہ ''**حسام الحرمين على منحر الكفر و المين** ''حق و صحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ نا قابل توجیہ و تاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتاء اور مجموعہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے ضرور کفار، مرتدین، ملعونین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اِن کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔

مسلمان پر احکامِ حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری......اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی، لازم حتمی۔ **واللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده اتم و احكم۔**

كتبه الفقير اولادرسول محمد میاں **القادری البرکاتی عفی عنه**

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ۸ ر جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

(۲) **الجواب صحيح ۔** فقیر اسماعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی

جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کا فتویٰ

(۳) کتاب لا جواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بیشک وارتیاب حق وصواب ہیں۔ بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریات واضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک، ذرا تأمل، کچھ تردد، تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ......جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے......یوں ہی کفر کو کفر ماننا۔

کفر ضد ایمان ہے اور ''**الاشیاء تعرف باضد ادھا**'' جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا۔ اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلے گا۔ تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقیناً وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنی ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکم قرآن کفر و ایمان دونوں کی پہچان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿**فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللّٰہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی**﴾

جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بیشک مضبوط گرہ تھامی۔

تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اسے ہر مسلمان ضرور کفر جانتا ہے۔ اور جو اسے کفر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا اور انکار ختم نبوت، قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعویٔ ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو۔ وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

''افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض''

قادیانی اپنی نبوت کا مُدَّعِیْ ہے۔ جو جھوٹا نبی بنے وہ **مفتری علی اللّٰہ کافر باللّٰہ** ہے ......قادیانی حضرت روح اللہ وکلمۃ اللہ و نبی اللہ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلاۃ والسلام کی توہین کرتا ہے ......یوں ہی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی...... بلکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی۔ اور جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ **ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ**

اس کے کفریات اس قدر ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ اور گنتی کیا درکار ہے کہ...... جو ایک ہی وجہ سے کافر ہو، انہیں کفار کی طرح مبتلائے قہر قہار، مستوجِبِ غضبِ جبار، مستحقِ سخت عذابِ نار، لائقِ لعنتِ حضرت کردگار ہے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العزیز الغفار**

یوں ہی قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی لِم لگائی، جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پھر صحابہ کرام، تمام ائمہ عظام وعلمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص وعوام کو نافہم و خطا کار ٹھہرایا...... جس نے وضاحت سے ختم نبوت کا انکار کیا۔ **وغیر ذلک من الھزلیات۔**

یوں ہی رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی جنہوں نے شیطان کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ عظیم سے زائد بتایا...... جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننے کو شرک جانا اور خود شیطان کے لئے علمِ محیطِ ارض مانا اور یوں ابلیس کو خدا کا شریک جانا...... جنہوں نے مجلس میلاد مبارک کو کنھیا کے جنم سے بدتر کہا۔ گنگوہی نے تصریح کی کہ

......''میلاد مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز و بدعت ہے''......

جس نے صاف منہ بھر کہا کہ:

......''وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے''......

یعنی معاذ اللہ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہولیا۔

یوں ہی اشرف علی تھانوی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان رفیع میں وہ سخت گندی ناپاک گالی بکی۔

ضرور یہ سب کے سب بے شبہ ایسے ہی کفّار مرتدین ہیں۔جن کے کفر میں ذرا شک کرنے والا بھی کافر ہے۔مجمع الانہر، درمختار وغیرہما معتمدات اسفار میں ہے

''من شک فی کفره و عذابه فقد کفر'' والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اور ان کے مطابق عمل فرض ہے۔

واللّٰہ سبحانه و تعالیٰ اعلم قاله بفمه و امر برقمه

الفقیر مصطفیٰ رضا القادری النوری عفی عنہ (حضور مفتی اعظم ہند)
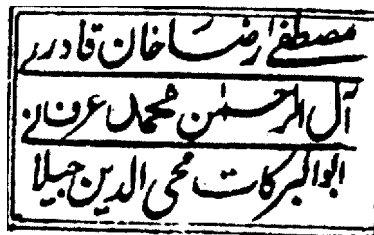
(۴)هذا هو الحق و الحق بالا تباع احق ۔

حرره الفقیر الی رحمة ربه و نعمةحبّه محمّدالمد عو بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی حماه ربه من کل شر مزوی وسقاه من نمیر منهل کرمه المروی آمین

(۵) لقد اصاب من اجاب ۔رحم الٰہی غفرلہ (صدرالمدرسین: دارالعلوم اہل سنت و جماعت)

(٦) الجواب صحیح ۔الفقیر القادری محمد عبدالعزیز عفی عنہ (مدرس دوم: دارالعلوم منظر اسلام)

(۷)ذلک کذلک ۔خویدم الطلبه محمد حسنین رضا القادری البریلوی

(۸) للّٰہ در المجیب ۔محمد ابراہیم رضا رضوی عفی عنہ (مہتمم: دارالعلوم منظر اسلام)

(۹) الجواب صحیح ۔سردار علی البریلوی عفی عنه

(۱۰) لقد اجاد المجیب و افاده ۔

محمد تقدس علی قادری رضوی غفرلہ (نائب مہتمم: دارالعلوم منظر اسلام)

(۱۱) ذلک هو الحق و بالقبول احق

فقیر احسان علی عفی عنہ مظفر پوری (مدرس چہارم: منظر اسلام)

(۱۲) **الجواب صحیح** ۔محمد نور الہدیٰ حیات پوری

(۱۳) **الجواب صحیح** ۔عبد الرؤف عفی عنہ فیض آبادی

(۱۴) **انه لجواب صحیح لایأتیه الباطل من بین یدیه و لامن خلفه .واللّٰه تعالیٰ اعلم**
راقم سب سنّیوں کا خادم فقیر سید غلام محی الدین بن السید مولانا المولوی رحمت اللہ قادری راندیری عفی عنہ

(۱۵) **هذا هو تحقیق الحق الحقیق والحق بالاتباع یلیق .**

العبد المسکین غلام معین الدین **اللکھنوی**

(۱۶) **الجواب صحیح** ۔فقیر محمد صدیق اللہ بنارسی

(۱۷) **الجواب نور والمجیب منصور** ۔محمد نور **عفا الله عنه** آروی

(۱۸) **صح الجواب واللّٰه اعلم بالصواب** ۔مختار احمد عفی عنہ بہاری

(۱۹) **ذلک کذلک انا مصدق لذلک واللّٰه خیر مالک** ۔

فقیر غلام جیلانی اعظمی قادری برکاتی **غفرله ماتقدم من ذنبه وما سیاتی**

(مدرس: دار العلوم منظر اسلام بریلی)

(۲۰) **الجواب صحیح** ۔ابوالانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی غفرلہ

(۲۱) **هذا الجواب صحیح** ۔فقیر حسین الدین قادری رضوی فرید پوری

(۲۲) **الجواب صحیح و المجیب نجیح** ۔

فقیر عبد العزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفر پوری ثم الگورکھپوری

غفرله ذنبه المعنوی والصوری

(۲۳) **الجواب صحیح** ۔محمد شاہد الحق عفی عنہ قادری

(۲۴) **صح الجواب۔ والله تعالیٰ اعلم** ۔

فقیر ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری عفا اللہ تعالیٰ عن ذنبہ الجلی و الخفی
(مفتی دارالافتاء جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی)

(۲۵) حسام الحرمین حسام و ھوا حق بالاتباع واللّٰہ ولی الانعام و ھو اعلم نمقہ۔
عبدالعاصی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ

(۲۶) حسام الحرمین شمشیر براں ہے جس کی دھار مخالفین بیدین کے گرانے سے گرنہیں سکتی۔
فقیر ہیچمداں وزیر احمد خاں محمدی سنی حنفی قادری ابوالحسینی رضوی غفرلہ

(۲۷) اصاب المجیب نمقہ
الفقیر ابوالفرح عبیدالحامد محمد علی السنی القادری الحامدی الآنولوی غفرلہ ذنبہ الجلی والخفی مولاہ العلی القوی آمین

(۲۸) الجواب صواب والمجیب مثاب و علی من خالفہ اشد العذاب و سوء العقاب۔
فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ربہ القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اس میں جن اشخاص کی بابت فتویٰ کفر ہے وہ صحیح ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے مانیں اور اس پر عمل کریں۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔
الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرلہ الولی

فتویٰ آستانہ کچھوچھہ مقدسہ

(۳۰) الجواب بعون اللّٰہ الوھاب اقول وباللہ التوفیق

بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعویٔ نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی و اشرف علی تھانوی و قاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔

علمائے حرمین طیبین نے جوفتویٰ ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر، مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مُدّعِیٰ ہو اس پر فرض ہے کہ ان گستاخان بارگاہ محبوب ذی الجلال و الجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ ''من شک فی کفره و عذابه فقد کفر'' فقہائے کرام کا قانون ہے۔

هذا ما عندی و العلم عند اللّٰه سبحانه و تعالیٰ و علمه اتم و احکم و صلی اللّٰه تعالیٰ علی خیر خلقه و نور عرشه سیدنا محمد افضل العالمین.

کتبه العبد المسکین محمد المدعو بافضل الدین البہاری **غفرله اللّٰه الباری**

امین الافتاء فی الجامعۃ الاشرفیۃ الکائنۃ بحضرہ کچھوچھہ المقدسۃ ضلع فیض آباد۔

(۳۱) نعم الجواب و حبذ التحقیق و بالقبول والاتباع حری و حقیق واللّٰه تعالیٰ اعلم

وانا العبد الفقیر السید احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجیلانی **کان له ا لفضل الربانی**

(۳۲) لاریب ان فتاوی علماء الحرمین المحترمین فی تکفیر هولاء المذکورین صحیحة

وانا الفقیر ابوالمحامد السید محمد الاشرفی الجیلانی **عفا عنه الله الصمد** (حضور محدث اعظم ہند)
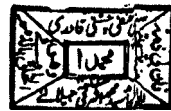
(۳۳) انا مؤید لما اجاب فان هؤلاالذین ذکروا قد ارتد وا بعد ایمانهم کافرین وماافتی به علماء نامن الحرمین المنورین صلی اللّٰه تعالیٰ علی منور هما وآله و صحبه وبارک وسلم فهو حق صحیح لانشک فیه اصلا ولا ینبغی ان یریب فیه

احد بعد ان شهد ان لا اله الا اللّٰه و ان محمدا رسول اللّٰه کیف لا و انهم کذبوا اللّٰه و رسوله فهم الذین امنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم وماقد روا اللّٰه حق قدره فختم اللّٰه علی سمعهم و علی ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظیم.

قاله بفمه وحرره بیده الفقیر معین الدین احمد غفرله الاحد

صدر المدرسین فی الجامعة الاشرفیة

(۳۴) للّٰه در المجیب المصیب فی ما اظهر الحق و بین ان اولئک المذکورین قد کفروا باللّٰه العظیم فلا اعتذار لهم بعد ان کفروا بعد ایمانهم و هذا اعتقادنا انهم اتبعوا الشیطان فامتثلوا ما امرهم واتخذوه ولیاً ومن یتخذ الشیطان ولیاً فساء ولیا.

قاله بفمه وحرره بید العبد المسکین ابوالمعین السید محی الدین الاشرفی الجیلانی المتوطن فی الکچھوچھہ ا لمقدسة.

(۳۵)الجواب صحیح ۔سید حبیب اشرف

(۳۶)الجواب صحیح ۔فقیر محمد سلیمان اگر پوری

فتوائے حضرات جبل پور

(۳۷) فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق وصواب، مطابق سنت وکتاب ہے۔اس کا ماننا اس کے ارشادات جلیلہ کو عینِ مطلوبِ شرعِ مطہر......اوراصول ومقاصدِ مذہبِ حق سے جاننا......اس کے مطابق عقیدہ رکھنا، عمل کرنا مسلمانوں پر فرض......اوران کے کامل الایمان، صحیح الاعتقاد سچے پکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل......اورفرمان الٰہی جل وعلا ﴿فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا﴾(سورہ نساء/ ۵۹) کی عین تعمیل ہے۔

اوراس کا انکاراس سے انحراف...... مذہب حق وہدایت اورعقائد اہل سنت واجماع ائمہ ملت سے انحراف......اورحدیث شریف ''اتبعوا السواد الاعظم'' کے صریح خلاف......اور

تہدید نبوی ''من شذ شذ فی النار'' اور وعید شدید قرآنی ﴿وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَ نُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَ تْ مَصِیْرًا﴾ (سورہ النساء/۱۱۵) کے تحتِ حکم اپنے داخل ہونے کا اعتراف ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ عز مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ

(۳۸) الجواب صحیح۔ محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبل پوری غفرلہ
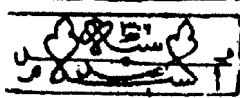
فتوائے دربار علی پور شریف

(۳۹) حسام الحرمین کے فتاوے حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کو ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہ راست سے دور ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان مبارک میں جو شخص عمداً و سہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر اور بے ایمان کو مسلمان سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ ''اھانۃ الانبیاء کفر'' عقائد کا صریح مسئلہ ہے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے۔ جیسا کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین مرقوم ہے۔

اس لیے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات و التسلیمات کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی امر ہے۔

الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب۔

(۴۰) الجواب صحیح۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں

(۴۱) جواب صحیح ہے۔ محمد کرم الٰہی، بی۔اے، سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیداں

(۴۲) **الجواب حسن**۔ العاصی خان محمد بقلم خود مدرس اوّل مدرسہ اسلامی ٹولہ ضلع اٹک۔

(۴۳) **الجواب صحیح**۔ محمد کامران بقلم خود

فتوائے سرکار اعظم اجمیر مقدس

(۴۴) یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں۔ ایسوں کے بارے میں ارشاد ہوا کہ "**من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر**" جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ فتاوائے علمائے حرمین کریمین بلاشبہ حق ہیں۔ ان کی اتباع اہم الفرائض اور ان کا ماننا نہایت ضروری۔ **واللّٰہ تعالیٰ اعلم**

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی **عفی عنہ** (صدر الشریعہ صاحب بہار شریعت)

(۴۵) بیشک دعویٔ نبوت کفر اور گستاخیاں، شان اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کفر اور ارتداد ......اور خدائے عز و جل صادق وسبحان کو کذب کا عیب لگانا کفر صریح ...... **علٰی ھذا** علم اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتانا موجب لعنت و کفر...... نیز حضور اقدس و انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اعلیٰ کو مذکورہ اشیاء کے علم سے تشبیہ دینا توہین علوم نبوی...... اور موجب ارتداد و کفر۔

اور ان کفریات کا قائل اور یہ اشخاص جن کی کتب مطبوعہ سے اس قسم کے عقائد ثابت ہیں حسب فتاوائے علمائے حرمین شریفین نہ محض بے ادب اور گستاخ...... بلکہ خدا اور رسول کے دشمن اور بقاعدہ شرعیہ کافر و مرتد ہوئے۔ **واللّٰہ تعالیٰ اعلم**

امتیاز احمد انصاری مفتی دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۶) بیشک ان اقوال کا قائل ومعتقد کافر ہے اور فتاوائے حرمین حق ہیں۔

محمد عبد المجید عفی عنہ مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۷)ان کان ذلک فذلک۔عبدالحی عفی عنہ مدرس دارالعلوم عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۸) الجواب صحیح۔فقیر غلام علی عفی عنہ

(۴۹) لاریب فیما صرح فی کتاب حسام الحرمین المکرمین الشریفین فالعمل به واجب ۔فقیر محمد حامد علی عفی عنہ

(۵۰) جواب صحیح ہے۔غلام محی الدین احمد عفی عنہ بلیاوی

(۵۱) جواب صحیح ہے۔فقط احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(۵۲)الجواب صحیح۔قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ شریف

(۵۳) ما اجاب به المجیب اللبیب فهذا هو الحق الصریح ۔

احمد مختار الصدیقی صدر جمعیت علمائے صوبہ بمبئ

(۵۴)الجواب صحیح۔ابوالہدیٰ محمد عظیم اللہ علمی عفی عنہ

(۵۵)اصاب من اجاب۔ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری الوری

(۵۶) اصاب من اجاب۔خادم الفقراء ظہور حسام غفرلہ

(۵۷)ختم نبوت کے بعد دعویٰ نبوت کفر،توہین سرکار رسالت کفر بلکہ اعظم الکفریات والعیاذ باللّٰہ

حررہ الفقیر محمد عبدالقدیر قادری (بدایونی فرزند حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ علیہ)

(۵۸)اشخاص مذکورہ مرتد وکافر اور فتاویٰ حسام الحرمین واجب العمل۔

فقیر سید غلام زین العابدین سہسوانی

(۵۹)حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب برحق ہے۔فقیر محمد محسن عفی عنہ

(۶۰)جواب صحیح ہے۔فقیر اسد الحق مرادآبادی عفی عنہ

(۶۱) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشک صحیح اور اس پر عمل لازم۔

فقیر محمد فخر الدین بہاری پورنوی غفرلہ

(۶۲)فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشبہ حق ست وبران عمل کردن از ضروریات دین ست۔

فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنه الباری

(۶۳) من اعتقد او تفوه بقول من الاقوال المذکورة فهو کافر بلاشبهة و من شک فی کفره فقد کفر و حسام الحرمین صحیح حق و العمل به واجب و اللّٰه اعلم.

الفقیر الحافظ عبدالعزیز المرادآبادی غفرله اللّٰه ذو الایادی

(۶۴) فتاویٰ حسام الحرمین بلاشبہ حق ہے اور اس پر عمل واعتقاد اهم الفرائض۔

غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی المتعوذ باللطف الرحمانی علی گڑھی

فتوائے دارالافتاء مرادآباد

(۶۵) ''حسام الحرمین'' ہندوستان کے فخر وعزت حضرت عظیم البرکۃ خاتم الفقهاء شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خان صاحب قدس سره العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے۔جس میں بید ینان ہند کے کفر کا حکم فرمادیا ہے۔حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیقیں فرمائی ہیں۔براہین ساطعہ و حجج واضحه سے مؤاثق مؤید ہے۔اہل حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غراء مصطفویہ کا۔ علی صاحبها الف الف صلاة وسلام و تحیة و اللّٰه سبحنه اعلم .

کتبه العبد المعتصم بحبله المتین محمد نعیم الدین عفا عنه المعین۔(صدرالافاضل صاحب تفسیر خزائن العرفان)

(۶۶) ما اجاب به سیدی فهو حق صراح۔عمر النعیمی

(۶۷) الجواب صحیح۔محمد عبدالرشید غفرله المجید

فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۶۸) حسام الحرمین جو فتوی علمائے حرمین شریفین ہے۔وہ سرتاپا حق وبجا ہے اور جن اقوال پر فتویٰ دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کر کے دیکھنا کافی ہے اور

معاند کو تمام قرآن بھی پڑھ لے، نفع نہیں بخشتا۔ اللہ جل شانہ مسلمانوں کو توفیق انصاف دے اور ان بیدینوں سے اپنی امن میں رکھے۔

فقط ابومحمد دیدار علی عفا اللہ عنہ

(۶۹) نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم: لاریب حسام الحرمین مجموعہ فتاوائے علمائے حرمین طیبین زاد اللّٰہ لھما تعظیما و شرفا حق و بجا ہے۔ اور جملہ مسلمانان عالم کا فرض اولین ہے کہ اس کو مانیں اور حق جانیں۔

قالہ بفمه و نمقه بقلمه العبد الراجی رحمة ربه القوی ابوالبرکات سید احمد سنی حنفی قادری الوری۔ مدرس دار العلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۷۰) الجواب صحیح۔ سید فضل حسین نقشبندی قادری مجددی گجراتی

(۷۱) الجواب صحیح۔ سید عبدالرزاق نقشبندی مجددی حیدرآبادی

(۷۲) ذلک کذلک انا مصدق لذلک۔ نور محمد قادری دولوی شیخوپوری

(۷۳) ھذا الجواب صحیح۔ مفتی محمد شاہ پونچھوی

(۷۴) الجواب المذکور صحیح۔ عبدالغنی ہزاروی کارکری

(۷۵) الجواب صحیح۔ محمد مقصود علی عفی عنہ

(۷۶) الجواب صحیح۔ خاکسار حاجی احمد نقشبندی عفی عنہ

(۷۷) ھذا الجواب صحیح۔ محمد عبدالغنی لاہوری

فتوائے مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۷۸) بلاشبہ ایسے عقائد والے کافر و مرتد ہیں۔ اس لئے کہ ان میں توہین و تنقیص شان اللہ و رسول ہے یہ لوگ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں

﴿قل اباللّٰه و اٰیته ورسوله کنتم تستهزؤن. لا تعتذرو اقد کفرتم بعد ایمانکم﴾

یعنی کہہ دیجئے اے نبی! ان سے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

عالمگیری میں ہے: "**یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص**" الخ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

"اِعلام" میں ہمارے علمائے اَعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ہے:

"**من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) و کذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر**"

جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا، اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے گا۔

میں نے حسام الحرمین کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے۔ جو کچھ اس میں ہے صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد ابراہیم عفی عنہ آروی حنفی قادری رضوی مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۷۹) بیشک ایسے عقائد کفریہ کے قائل کافر ہیں، میں نے حسام الحرمین کو دیکھا ہے صحیح ہے۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیے۔

فقط محمد عبد الغفور عفی عنہ مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۸۰) صح الجواب۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ ضلع شاہ آباد

(۸۱) صح الجواب۔ محمد نور القمر عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۸۲) الجواب صحیح۔ فقیر محمد حنیف حنفی آروی عفی عنہ

(۸۳)الجواب صحیح۔سلطان احمد آروی عفی عنہ

(۸۴)الجواب صحیح۔محمد نعیم الدین عفی عنہ آروی

(۸۵) اصاب من اجاب ۔عبدالحلیم آروی عفا اللہ عنہ

(۸۶)الجواب صحیح۔فقیر محمد عبدالمجید غفرلہ الحمید رضوی آروی

(۸۷)الجواب صحیح۔عبدالرحمٰن دربھنگوی

(۸۸) اصاب من اجاب۔محمد حنیف مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۸۹)اصاب من اجاب ۔محمد نصیرالدین آروی عفی عنہ

(۹۰)الجواب صحیح۔محمد غریب اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ۔

فتوائے بانکی پور پٹنہ

(۹۱)　فتاویٰ حرمین طیبین ضرور حق ہیں۔جن کی حقیت میں اصلاً شبہ نہیں اس کی حقیت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت ہی کیا بلکہ حکم میں اتفاق کیا جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام''**الختم علی لسان الخصم**''دیوبند میں چھپ چکا ہے۔جس میں ان لوگوں نے تصریح کی کہ بے شک ایسے اعتقاد وخیال واقوال والے کافر ہیں۔

رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی واہالی دیوبند کفر کا فتویٰ ہے۔ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے جن کا حوالہ''حسام الحرمین''میں ہے۔جسے چھپے ہوئے بیس سال ہوگئے۔کیا قادیانیوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار وسوال کی ضرورت ہے۔واللہ اعلم

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

فتوائے سیتاپور

(۹۲) صورت مسئولہ میں جن لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ ہر ایک شخص اپنے اقوال کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور جو شخص ان کے اقوال پر واقفیت تامہ رکھتے ہوئے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں جانتا یا کچھ شک رکھتا ہے وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین الشریفین قطعی حق ہے اور علمائے حرمین شریفین نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ اس حسام الحرمین کو غلط نہ جانے گا مگر وہ شخص جو اپنی پیاری جان سے زیادہ عزیز ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔ اس فتاویٰ مبارکہ کے حق ہونے میں اور اس کے مسائل کے حق ہونے میں شک کرنا سراسر ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ومحبوب طالب ومطلوب دانائے کُل غیوب کے صدقہ اور طفیل میں ہر ایک مسلمان کو اس مبارک فتوے پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور عامہ مسلمین کو ان عقائد باطلہ سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اور ان دشمنان دین کے ظاہری تقویٰ و طہارت پر والہ وشیدا ہونے سے بچائے۔

یہ اشخاص مذکورہ بالا اسلام سے کوسوں دور ہیں ان کی نماز وروزہ سب نامقبول اور عنداللہ تعالیٰ یہ مشرکین ونصاریٰ سے بدتر۔ **واللہ الموفق للحق و الصواب وما علینا الا البلاغ**

فقیر سید ارتضا حسین قادری برکاتی خادم سجادہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ وارد حال ضلع سیتاپور، اودھ

فتوائے ریاست جلال آباد

(۹۳) مجموعہ حسام الحرمین یقیناً حق اور درست ہے۔ اور اس کی تصدیقات میں علمائے آفاق کا اتفاق اس کی حقانیت پر آفتاب سے زیادہ روشن برہان ہے۔ صرف چند نجدی خیالات والے توہّم پرست اگر انکار کریں تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادمان والا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتا۔

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مجموعہ حسام الحرمین پر عمل کر کے سچے پکے

مسلمان اور صاحب ایمان رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسمٰعیل محمود آبادی مفتی ریاست جلال آباد ضلع فیروز پور پنجاب

فتوائے پوکھریرا ضلع مظفر پور

(۹۴) **رب زدنی علما** حسام الحرمین ایک معتبر اور مستند، واجب العمل فتویٰ ہے۔ اس کے مفتی علاّم، وحید العصر، فرید الدہر، مفتی اسلام، مرجع عام، امام انام، بیخ کن نجدیاں، صف شکن بد مذہباں ہیں اور اس کے مصدقین عالی مقام ومُقَرِّظِینِ اَعلام علمائے بلد اللہ الحرام اور ساکنان بلدۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ **جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنا و عن سائر المسلمین.**

ان خبثائے مذکورین فی السوال کے اقوال ملعونہ ان کی خباثت باطنی کا نمونہ ہیں۔

اے اللہ مجھے اور میرے سب سنی بھائیوں کو ان کے کید سے بچانا۔ **بجاہ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین یارب العلمین۔**

حسام الحرمین سنی مسلمانوں کا دستور العمل ہے۔ ہر سنی اس کو اپنا دستور العمل بنائے اور جس سے بچنے اور دور رہنے کو یہ رسالہ کہتا ہے اس کو اپنے سے دور کردے گو اپنا ہی کیوں نہ ہو۔ **ھذا بیان للناس وھدی و موعظۃ و بشری للمؤمنین واللہ تعالیٰ اعلم وعندہ ام الکتاب۔**

خادم مفتی الاسلام ابوالولی محمد عبدالرحمٰن مُحِبّی ناظم نور الاسلام پوکھریرا

ومحلّہ نور الحلیم شاہ۔ شریف آباد ڈاکخانہ رائپور ضلع مظفر پور۔

(۹۵) **الجواب صحیح و المجیب نجیح۔**

فقیر رشید احمد عرف صاحب جان مکیاوی در بھنگوی **کان اللہ ورسولہ لہ**

(۹۶) زہے کتاب مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ دران لغو و دروغ بنظر نمی آید مگر کسے را کہ قائل کذب خدائے قدوس باشد وصف حقانیت او از من مپرسید۔ بر حقیّت او گواہ عادل کلام اہل حرم را بہ بیبند۔

محمد عطاء الرحمٰن **المتخلص** بعطا عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۹۷) حسام الحرمین کتاب لاریب فیه هدی للمتقین قهر رب العالمین علی المرتدین من الوهابیین و النجدیین و القادیا نیین خذلهم الله انی یوفکون۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی حلیمی مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۹۸)صدق المجیب۔

محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی **کان الله له** مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۹۹)**الجواب حق و المجیب محق**۔شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کومان۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے۔واللہ اعلم بالصواب

محمد رحیم بخش قادری رضوی عفی عنہ

(۱۰۱) فتاویٰ حرمین شریفین **زاد هما الله شرفاو تعظیما** کا ہر فتویٰ محقق وواجب العمل ہے۔رہے مخالفین تو ﴿**لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الاخرة عذاب عظیم مهین**﴾ ہیں۔

محمد حبیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے۔ فقیر عبدالکریم بلیاوی عفی عنہ

(۱۰۳) حسام الحرمین ”صارم ہندی بر گردن بد مذہبی“ ہے۔فقیر عبدالحفیظ در بھنگوی غفرلہ

(۱۰۴)**الجواب لاریب فیه** ۔فقیر ابوالحسن مظفر پوری عفی عنہ

فتوائے ریاست بہاولپور

(۱۰۵) **بسم الله الرحمن الرحیم**

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علیٰ رسوله الکریم سیدنا و مولانا محمد معدن الجودو الکرم و اله و صحبه اجمعین الی یوم الدین. اما بعد

اشخاص مذکورین فی السوال اعنی مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل

احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی بلاشک وشبہ اپنے اقوال ملعونہ خبیثہ مجموعہ کفر وضلال کے باعث یقیناً کافر ومرتد ہیں......اور جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر، مرتد ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیما کے جو فتاویٰ مبارکہ مقدسہ ہیں، وہ بالکل حق وصحیح ہیں اور مسلمانوں کو ان کا ماننا اوران کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

ذلک ما عندی واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم و الصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ الاکرم سیدنا و مولانا محمد معدن الجود و الکرم وا لہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین.

کتبہ عبدہ المذنب الفقیر ابو محمد محمد الموعو بغلام رسول البہاولفوری **عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی و الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم و سلم .**

فتوائے گڑھی اختیار خان بہاولپور

(۱۰۶) حسام الحرمین استفتاء کا کافی جواب اور سراسر حق وصواب ہے۔اور میں نہ عالم ہوں اور نہ مفتی،صرف سرکار ابدقرار مظہرِ اتم **لاسم اللہ الاعظم** سمیع بصیر علیم خبیر ہر غائب وحاضر در ہر زمان و مکان حاضر وناظر سید المرسلین محبوب رب العٰلمین قاسم ارزاق اولین وآخرین **المنزہ عن ادناس البشریۃ و الماء و الطین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم الیٰ یوم الدین کا نعت خوان اور سگ آستان حضرت حسان ہوں۔ **الحمد للہ علی احسانہ۔**

توہین انبیاء ومرسلین **صلوات اللہ علیھم اجمعین** متفق علیہ کفر ہے۔

حضرت مولانائے روم **رحمہ القیوم** کے ایک شعر پر جو مثل شیر نر حملہ آور ہے۔ختم کرتا ہوں:

کیست کافر غافل ازایمان شیخ
کیست مردہ بےخبر ازشان شیخ

ایک دو، اور بھی سن لیجئے:

کافراں دیدند احمد را بشر
چوں ندیدند از وے انشق القمر
ہاں و ہاں ترک حسد کن بامہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

فقط عبد النبی المختار محمد یار فریدی محمدی معینی چشتی قادری بقلم خود۔ از گڑھی اختیار خاں ریاست بہاولپور۔

فتوائے کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۱۰۷) **الجواب وبالله التوفیق :** فتاوی حسام الحرمین میں نے دیکھا مفتیان عظام نے جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح و درست۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

کتبہ ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوتلوی عفا الله عنه

(۱۰۸) حسام الحرمین میں جو فتوے مندرج ہیں وہ حق اور صواب ہیں جو ان کو نہ مانے وہ خود کافر اور بیدین ہے۔

ابوالیاس امام الدین حنفی قادری رضوی عفی عنہ از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

(۱۰۹) **الجواب صحیح۔** ابوصالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

فتوائے کھڑوٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

(۱۱۰) حسام الحرمین نہایت صحیح فتاویٰ کا مجموعہ ہے علمائے حرمین کی اتباع ضروری ہے۔ جو نقائص

سوال میں درج ہیں وہ واقعی کفریات ہیں خداوند قدوس پر جھوٹ کی تہمت لگانا صریح کفر ہے۔ **العیاذ باللہ .**

علی ھذا القیاس حضور پرنور شفیع یوم نشور صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی توہین خواہ کسی طرح ہو کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

الفقیر السید فتح علی شاہ القادری عفی عنہ من مقام کھڑوٹہ من مضافات سیالکوٹ

فتوائے چتوڑ۔ راجپوتانہ

(۱۱۱) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین حق ہیں اوران میں جن جن کو کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہیں۔ ہر مسلمان کو ان کا ماننا ضروری ہے۔ بلکہ ان کا کفر ایسا کھلا ہوا ہے کہ بقول علمائے کرام ان کے اقوال سے واقف ہو کر بھی جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور حسام الحرمین میں تو ان خبثاء کے اقوال کی عبارتیں ان کی اصل کتابوں سے صفحہ بصفحہ نقل کردی گئیں جن کو دیکھ کر ہر منصف حق و باطل میں تمیز کرسکتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے خبثاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ **ھذا ھو الحق الصریح و خلافه باطل قبیح** واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر عبدالکریم غفر له المولی الرحیم چتوڑی

فتوائے مفتی لدھیانہ

(۱۱۲) بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد:

استفتاء میں جو کچھ درج ہے وہ سب صحیح ہے۔ تمام مسلمانان اہلسنت و جماعت کو کتاب مستطاب حسام الحرمین کے مندرجہ فتاویٰ کو مان کر ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔

اس کے سوا ایک دیگر کتاب "**تقدیس الوکیل عن توھین الرشید و الخلیل**" مصدقہ علماء مفاتی ائمۂ اربعہ حرمین شریفین **زادھما الله شرفا و تعظیماً** میں بھی اسی طرح لکھا

ہے جیسے کہ کتاب حسام الحرمین۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد واقوال مندرجۂ استفتاء کلمات کفریہ ہیں۔

پس تمام مسلمانان اہل سنت و جماعت کو حدیث شریف'' **فایاکم و ایاھم** ''اور آیات ﴿**واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین**﴾اور﴿**ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار**﴾ پر عمل کر کے ان مذکورۂ بالا اشخاص اوران کے پیروؤں سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے جب تک کہ وہ علی الاعلان تحریری توبہ نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لدھیانہ پنجاب۔

فتوائے دہلی

(۱۱۳) اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے حرمین شریفین کے مخالف لب کشائی کر سکے ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق وواجب العمل ہے۔

فقط محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی

فتوائے مزنگ لاہور

(۱۱۴) **باسمہ سبحنہ ۔ الجواب بعون الملک الوھاب:** فتاویٰ حسام الحرمین شریفین **زادھما اللہ تشریفاً و تکریماً** حق ہیں۔ **و الحق احق و احری بالقبول**

اہل اسلام کو ان کا ماننا لازم بلکہ اَلزَم ہے۔ اوران پر عمل کرنا لابدی امر ہے۔ مذکورۃ الصدر اشخاص **ذیاب فی ثیاب** ہیں۔ ان سے اجتنابِ کُلی ضروری ہے۔ **ھذا ما عندنا و اللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم و احکم.**

وانا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابورشید محمد عبدالعزیز **عفا اللہ عنہ**

خطیب: جامع مسجد مزنگ لاہور متصل چاہ چنڈالہ۔

(۱۱۵) فتاویٰ حرمین میں جو کچھ ہے چاہے کسی شخص یا کسی قول یا فعل کی بابت بیان اور حکم ہے، وہ سب مسلمانوں کو ماننا لازم اور واجب ہے۔ جیسا کہ مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔

گل محمد امام: مسجد مرزا احمد دین۔ محلہ چاہ بچھواڑہ۔ مزنگ لاہور

فتوائے سہاور ضلع ایٹہ

(۱۱۶) اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سب متبع ہیں اور اس بارے میں ان کی تصریحات وتحقیقات بلیغ کی طرف رجوع کرنا بہت کافی ووافی، بہ نسبت اس کے کہ اب کسی سے جدید فتوے حاصل کئے جائیں۔ **والسلام علی من اتبع الھدی۔**

فقط رقیمہ ہیچمدانِ بلید محمد عبدالحمید عفی عنہ۔

فتوائے مدراس

(۱۱۷) حسام الحرمین کے فتاوے حق ہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم اور ضروری اور واجب العمل ہے۔ ان فتاویٰ کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم

فقیر محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری حنفی رضوی مقیم مدراس۔

فتوائے بھین ضلع جہلم

(۱۱۸) **باسمہ سبحٰنہ:** حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے عین حق ہے۔ دیوبندی جن کے سرگروہ خلیل احمد ورشید احمد ہیں...... نجدی گروہ متبعین محمد بن عبدالوہاب نجدی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں کیوں کہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانانِ مقلدین سے الگ تھلگ ہو گئے مسلمانوں کو ان کے عقائد خبیثہ سے آگاہی ہوگئی اور ان سے **مُجتَنِبُ** ہو گئے۔ لیکن ''دیوبندی، حنفی نما وہابی'' حنفی مسلمانوں سے شیر وشکر ہو کر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک کر رہے ہیں۔ **اعاذنا الله منهم......** اور اب تو

ابن سعود نجدی کے مدّاح بن کر عملاً مسلمانوں سے انہوں نے علاحدگی اختیار کر لی ہے۔ بہر حال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا اور رسولِ خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔

امکانِ کذبِ باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہینِ ذاتِ باری کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان میں مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا علم **معاذ اللہ** حیوانات اور مجانین کی طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا...... میلاد النبی کو کنھیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد کرنے والوں کو مشرک کہا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ'' **لا یومن احد کم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین** ''اور چوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں حبّ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذرہ بھی موجود نہیں۔ اس لئے یہ خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علمائے حرمین شریفین کا مدلل و مفصل فتویٰ ان کی نسبت صادر ہو چکا ہے۔ والسلام۔

خاکسار ابوالفضل محمد کرم الدین عفا اللہ عنہ　از:۔ بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

(۱۱۹) **الجواب صحیح**۔ احمد دین واعظ الاسلام　از:۔ بادستھائی ضلع جہلم

(۱۲۰) **صح الجواب**۔ محمد فیض الحسن عفا عنہ (مولوی فاضل)

مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول چکوال ضلع جہلم

فتوائے سنبھل ضلع مراد آباد

(۱۲۱)　مجموعۂ حسام الحرمین میں نے از اول تا آخر دیکھا اس کے سب فتاویٰ حق اور اقوال معتبرہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اس میں ان علمائے کرام کی تحقیقات کے دریا اُمنڈ رہے ہیں **جن کو علاوہ فضل و کمال کے فیض حضوری کا بھی شرف حاصل ہے۔**

واقعی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکورہ بالا اقوال کی بنا پر کافر، مرتد خارج از اسلام ہیں اور ان اقوال کی کفری مراد ایسی ظاہر ہے کہ ان

میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں جس سے ان کا اسلام ثابت ہو سکے۔ لہٰذا جو شخص باوجود اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کتبہ محمد اجمل القادری مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیۃ، من سنبھل

فتوائے دادوں ضلع علی گڑھ

(۱۲۲) **الجواب وھو الموفق بالصدق والصواب:** کتاب حسام الحرمین بیشک درست اور بالکل صحیح اور بلا ریب قابل عمل ہے۔ جن جن اشخاص پر جو جو حکم بتایا گیا وہ میرے نزدیک یقیناً حتماً جزماً حق وصواب ہے۔ اور وہ اشخاص بحکم شریعت غرائے محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ صاحبہا وآلہ وبارک وسلم وکرم ایسے ہی ہیں۔ اور جو شخص ان ملاعنہ کے اقوال خبیثہ پر یقینی اطلاع پا کر ان کو مسلمان جانے وہ کفر میں ان کا ساتھی ہے۔ **العیاذ باللہ العلی العظیم** ان کی یہ بھیانک کالی بلا اس کو بھی لپٹ گئی۔ **واللہ سبحانہ و تعالیٰ بالصواب اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔**

وانا الفقیر القادری محمد المدعو بعماد الدین الجمالی غفرلہ

(۱۲۳) میں مجیب کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ فقیر غلام محی الدین قادری جمالی غفرلہ

فتوائے شاہجہاں پور

(۱۲۴) بیشک مرزا غلام احمد قادیانی مرتد ملعون نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں اور دریدہ دہنیاں کی ہیں......اور نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا......اور رشید احمد گنگوہی نے امکان کذب باری کو تسلیم کیا...... بلکہ محمود حسن دیوبندی نے جسے وہابیہ ''شیخ الہند'' کا خطاب دیتے ہیں ہر عیب کا ذات باری میں امکان مانا......اور خلیل احمد انبیٹھوی نے کتاب براہین قاطعہ مصدقہ رشید احمد گنگوہی میں علم اقدس کو شیطان کے علم سے کم بتایا......اور اشرف علی تھانوی نے کتاب حفظ الایمان میں علم

اقدس کو بچوں پاگلوں وغیرہ کے علم سے تشبیہ دی......اور بہت کچھ خرافات بکے۔

جس کی بناء پر علمائے حرمین طیبین زادھما اللہ شرفا نے کفر کے فتوے دیئے جو حسام الحرمین میں سب موجود ہیں۔ حسام الحرمین کے فتاوے کے موافق ہر مسلمان کو عمل کرنا چاہیے بلا ریب یہ سب فتوے درست اور صحیح ہیں اور ان کے حق ہونے میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔

خادم الاطباء فقیر سلامت اللہ قادری رضوی عفی عنہ از:۔رنگین چوپال شاہجہان پور

فتوائے نکودر ضلع جالندھر

(۱۲۵) کتاب براہین قاطعہ مؤلفۂ مولوی خلیل احمد ومصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ۲ میں لکھا ہے ''امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے اور اس پر طعن کرنا مشائخ پر طعن کرنا ہے۔اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے''

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں امکان کذب کے قائل ہیں۔اسی کتاب کے صفحہ۵۱ میں ہے:

''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نصِ قطعی ہے''

صفحہ۵۲ میں ہے:

''ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ''

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔حضرت کی وسعت علم قرآن سے ثابت نہیں۔

دوسری عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت کے برابر بھی نہیں زیادہ ہونا تو علاحدہ ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی حفظ الایمان صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں

''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔

یہ اقوال باطلہ ہیں اور گمراہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر مومن مسلمان کو ایسے بدعقیدے سے توبہ کرنی چاہیے۔ ان اقوال کا قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے۔ حسام الحرمین کے فتاوے صحیح ہیں اور علمائے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ براہین قاطعہ کے دیگر مقاموں پر فاتحہ علی الطعام ومیلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بیہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تو فتاوائے مطبوعہ کثرت سے ہیں۔ جن میں اس کو قطعی کافر لکھا گیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر ضلع جالندھر

فتوائے مئو ضلع اعظم گڑھ

(۱۲۶) فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین بہت درست اور حق ہیں۔ صحیح العقائد مسلمانوں کو اس کا ماننا ضروری ہے۔ بدباطنوں کا ذکر نہیں۔

ابوالمحامد احمد علی از:۔ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ

ملخص از فتوائے معسکر بنگلور

(۱۲۷) اہل ایمان کے لئے رسالہ قاہرہ حسام الحرمین حجت قوی ہے......اہل سنت اس رسالہ متبرکہ کے مطیع وفرمانبردار ہیں......اس رسالہ بارقہ کا منکر وہابی دیوبندی قادیانی ہے......اس کے مصنف مجدد مائۃ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ امام الحنفیہ شیخ الاسلام بحرالعلوم علامہ زخار مولانا شاہ احمد رضاخان صاحب قادری حنفی سنی بریلوی قدس سرہ ہیں......اس رسالہ پر ہم اہل سنت کو عمل کرنا

واجب ہے کیونکہ وہ ہم اہلسنت کے امام تھے۔

پس اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ پر اور آپ کی تصانیف پر اعتراض کرنے والا وہابی خبیث ہے اور وہابیہ کے لئے علمائے عرب بالخصوص مفتیان حرمین طیبین کا یہ فتویٰ ہے:

''من لم یکفر النجدیة الوھابیة فھو کافر''

جو شخص نجدیوں اور وہابیوں کو کافر نہ کہے تو وہ کافر ہے اور کفر بھی ایسا سخت کہ

''من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر''

یعنی جو شخص وہابیوں و دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر ہونے میں شک کرے تو وہ خود کافر ہے۔

فتاوی الحرمین اور افتائے حرمین کا تازہ عطیہ ملاحظہ ہو کہ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ کو علمائے عرب و مفتیان حرمین طیبین نے کن خطابات سے یاد کیا اور آپ کی ذات بابرکات کو مغتنمات سے جانا اور آپ کے وجود پر افتخار فرمایا۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم حررہ الراجی لطف ربہ القوی عبد النبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی بھڑوالہ **المقیم فی معسکر** بنگلور۔

فتوائے امروہہ ضلع مرادآباد

(۱۲۸) ان اقوال کے کفریہ ہونے میں جو حکم فتاویٰ حسام الحرمین میں دیا گیا ہے حق ہے۔ مسلمانوں کے لئے واجب الاعتقاد، واجب العمل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد خلیل عفی عنہ مدرس: مدرسہ اہل سنت و جماعت مسماۃ بمدرسہ محمدیہ حنفیہ، امروہہ

(۱۲۹) علمائے حرمین شریفین کی رائے سے میں متفق ہوں۔ سید محمد عبد العزیز

(۱۳۰) **الجواب صحیح**۔ سید سعید احمد عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۳۱) **الجواب صحیح والمجیب مصیب۔**

عبدالحمید بقلم خود عفی عنہ مدرس دوم: مدرسہ محمدیہ حنفیہ، امروہہ

ملخص از فتوائے کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور

(۱۳۲) جو کچھ حسام الحرمین میں لکھا ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم بلکہ الزم ہے۔ مسلم مع نووی جلد ا صفحہ ۱۰ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

......"**یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباوکم ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لا یفتنونکم**"......

آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکے باز، بڑے جھوٹے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے، ان سے دور بھاگو انہیں اپنے پاس سے دور کرو، وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حررہ الراجی لطف ربہ القوی امجد علی غفرلہ الولی۔ مقام کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور پنجاب۔

فتوائے دیگر از لاہور

(۱۳۳) **حامداً او مصلیا**: جو شخص گنگوہی و تھانوی و دیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ بھی ضرور وہابی کافر مرتد ہے۔ اس کی کلمہ گوئی و قبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ قولہ تعالیٰ ﴿**و من الناس من یقول امنا باللہ و بالیوم الآخر وما ھم بمؤمنین**﴾ کا مصداق ہو کر اہل اسلام سے خارج ہو گیا۔ گو بظاہر مسلمان کہلائے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے آیات منافقین میں تمام گمراہ گر بد مذہب

شامل فرمائے ہیں۔مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

دیو بندی علماء''آدم نما ابلیس''ہیں۔مسلمانوں کی بولی بول کر کافر بناتے ہیں۔جیسے مثنوی میں فرماتے ہیں:

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر

تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

ان لوگوں کا کفر و الحادان کی تصنیفات مردودہ سے اظھر من الشمس ہے۔مسلمانوں پر حجت قائم ہوگئی۔اہل اسلام ایسے ڈاکوؤں سے ایمان بچائیں اور ان کی چرب لسانی و وساوس شیطانی اور دھوکوں سے بچیں۔

کتاب حسام الحرمین شریف ایسے ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے بلکہ سپرِ ایمان ہے۔مسلمانوں کو اس پر عمل فرض ہے۔اور جو شخص اس کو برا کہے اسے مردود وہابی دیوبندی سمجھیں۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے رسالت کھلم کھلا کیا۔اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین کی،اس کے کفریات لاتعد ولا تحصی ہیں جو شخص ایسے ملحدوں کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

فقیر صانہ القدیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کان اللہ لہ

(۱۳۴) واقعی کتاب حسام الحرمین شریف پر عمل کرنا اہل سنت وجماعت کے لئے ایمان کی سپر ہے جو اسے برا کہے وہ کاذب اور گمراہ گر ہے۔ سید مختار علی شاہ حال لاہوری

(۱۳۵) حسام الحرمین واقعی صحیح کتاب ہے۔فی زمانناد رستی ایمان کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کا خلاف ضلالت در ضلالت ہے۔ محمد فضل الرحمٰن عفی عنہ

فتوائے وزیر آباد

(۱۳۶) واقعی ایسے عقائد والے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا ایسے شخصوں کے ساتھ اہل اسلام کو مؤانست ومؤاکلت ومشاربت ومجالست کرنا شرعاً حرام ہے۔ چاہے دیوبندی ہو چاہے قادیانی ہو۔﴿واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم و من یضللہ فلا ہادی لہ﴾اور کتاب حسام الحرمین کو بندہ نے غور سے پڑھا ہے اور مطالعہ کیا ہے۔ جوابات صحیح اور درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

ابوالمنظور خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری عفی عنہ

حال وارد وزیر آباد دروازہ موجدین۔

فتوائے رامپور

(۱۳۷) فتاویٰ حسام الحرمین یقیناً قابل عمل ہے اور صحیح ہے۔

محمد ریحان حسین العمری المجد دی مدرس: مدرسہ ارشاد العلوم

فتوائے کان پور

(۱۳۸) فتاوائے حسام الحرمین واقعی علمائے حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً** کے دستخط کردہ شدہ اور مصدقہ اور تحریر کردہ ہیں۔ ان علماء میں سے اکثر کو میں جانتا ہوں۔ اس زمانہ میں جب کہ ابن سعود نا مسعود کے جور وتشدد کا زمانہ آیا تو ہندوستان کے غیر مقلدین ووہابیین کی بن آئی، انہوں نے اپنی ریشہ دوانی سے ان علماء سے جو بچے رہ گئے تھے ان کو اپنے دستگیر ابن سعود کے ذریعے سے انواع واقسام کی تکالیف دلوائیں یہاں تک کہ بہت سے اہل مکہ وعلمائے مکہ طائف میں شہید کردیئے گئے اور بہتوں نے حجاز کو چھوڑ دیا کوئی افریقہ میں اور کوئی یمن میں اور کوئی ملک جاوا میں جا کر امن پذیر ہوا۔ ان فتاویٰ پر ہر مسلمان اہل سنت وجماعت کو عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جو مسلمان

بعد اطلاع کے عمل نہ کرے گا۔ یا شک کرے گا؟ اُنہیں وہابیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ **وما علینا الا البلاغ** ہر سنی مسلمان کا فرض ہے کہ ان فتاوے کے مطابق عمل کرے۔

واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم. واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد مشتاق احمد عفا عنہ الصمد سابق مدرس: مدرسہ شمس العلوم بدایوں حال نزیل کان پور مسجد رنگیاں مدرسہ دار العلوم۔

(۱۳۹) **الجواب صحیح و المجیب مصیب**

العبد فقیر محمد غفرلہ الصمد مدرس: مدرسہ احسن المدارس، کانپور

(۱۴۰) جواب صحیح ہے اور مجیب نجیح ہے۔ واقعی ان فتووں پر عمل کرنا ضروری ہے اور امور بالا کے معتقد کافر اور مرتد ہیں۔ کتبہ محمد سلیمان عفا عنہ ذنوبہ خادم آستانہ احمدیہ دار العلوم کانپور

(۱۴۱) **الجواب حق لا شک فیہ۔**

خادم العلماء ابو المکرّم محمد وسیم خان **عفا عنہ المنان** مدرسہ دار العلوم کانپور

فتوائے آنولہ ضلع بریلی

(۱۴۲) **نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ و اصحابہ اجمعین**

کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ رضی اللہ عنہ حق اور بلا ریب حق اور عین حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحاتِ پُر ضیا سے ظاہر، اس کی رفعتِ مکان اس کے اوراق پُر فضا سے باہر ......جن علمائے اعلام ومقتدایان انام کے زرّین دستخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لئے مایۂ ناز ہیں......اور ان کے مواہیر ہی اس کی تصدیق کے لئے مہر ہیں۔ جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے وہ بالکل واقع کے مطابق، مسائل شرعیہ کے موافق ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعوئ نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا......خلیل احمد انبیٹھی

نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں جس کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی۔رب ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا......سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان و ملک الموت کی وسعت علم سے کم بتایا......اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور کے علم کو زید وعمر واور صبی ومجنوں و حیوانات و بہائم کے علم کے برابر لکھا۔

ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ ایمان بھی ہوگا۔وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کر لیگا کہ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہیں یا نہیں؟......انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کے فتوے دیئے تا کہ مسلمان ان کی ظاہری صورت کو دیکھ کر ان کے مکر وکید سے محفوظ رہیں۔

حررہ الفقیر القادری محمد عبدالحفیظ الحنفی السنی عفی عنه ابن الحضرة عظیم البرکة مولنا المولوی الحافظ الحکیم الحاج محمد عبدالمجید القادری الآنولوی البریلوی ادام الله علینا ظلاله

(۱۴۳) الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الایمان و وقانا من شر الفرقة الضالة المضلة الوهابیة وجمیع المرتدین و اهل الطغیان و افضل الصلاة و اکمل السلام علی النبی العالم مایکون وما کان المنزه من کل عیب و نقصان وعلی آله و صحبه رفیع المکان و اولیاء امته و علماء ملته ذوی الفضل و الاحسان آمین

بیشک کتاب لاجواب حسام الحرمین حق وصواب اور اہل سنت وجماعت کی جان کا ایمان اور ایمان کی جان، دلوں کا سرور، آنکھوں کا نور......اور اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابرار جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سروں پر غیظ وغضب کا پہاڑ، ان کی آنکھوں میں غصہ وغم کا جلتا کھٹکتا انگار اور خار، اور دلوں میں رنج والم کا خنجر آبدار ہے۔لاریب اس میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما الله شرفاً وتعظیماً نے ان سرگروہ وہابیہ ملاعنہ مذکورین فی السوال اور غلام احمد مرزا قادیانی خذلهم الله تعالیٰ فی الدنیا و الاخرة پر ان کے عقائد خبیثہ فاسدہ و

اقوال کفریہ باطلہ کے سبب فتوائے کفر وارتداد دیا اور صاف صاف بالاتفاق فرما دیا اور حکم شرع سنا دیا کہ ''من شك فی كفره و عذابه فقد كفر'' جوان خبثائے ملاعنہ کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے۔ وہ بھی انہیں جیسا کافر، مرتد ہے۔

اس لیے کہ اس نے اللہ عزوجل کی جلالت وعزت، محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کو ہلکا جانا اور ان بدگویوں کو کافر نہ مانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

كتبه الحقير الفقير الى جناب القدير **محمد عبداللطيف** القادری الحنفی السنی الآنولوی البریلوی عفی عنه وعن والدیه بمحمد النبی الرؤف الرحیم علیه و علی آله و اصحابه افضل الصلاة والتسلیم اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔

فتوائے ہلدوانی ضلع نینی تال

(۱۴۴) حسام الحرمین شریف کے فتاویٰ سراسر حق و ہدایت ہیں۔ ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازم وضروری ہے ان کا خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بددین بندہ شیاطین۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

حررہ **ابوالفیاض عبدالحی علیمی** غفرلہ خادم: **مدرسہ معین الاسلام ہلدوانی۔**

(۱۴۵) هذا الجواب صحيح۔ والله تعالیٰ اعلم و علمه اتم۔ كتبه محمد اسمٰعيل

فتوائے مان بھوم

(۱۴۶) علمائے حرمین شریفین نے ان کے اقوال پر مطلع ہو کر فتویٰ دیا اور ان کو حق تھا کہ ایسے اقوال ملعونہ کہنے والے کے لئے اللہ اور اس کے رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم صاف صاف بیان فرمادیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو بہتر جزا دے آمین۔ حسام الحرمین شریفین کے فتاویٰ بیشک حق ہیں ان میں شک کرنے والے وہی ہیں جو اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔

کل مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقیر ابو الکشف محمد یحییٰ العلیمی غفرلہ ذنوبہ

مدرس: مدرسہ اسلامیہ کنواڈمہ ضلع مان بھوم

فتوائے حیدر آباد دکن

(۱۴۷) ان سب (قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی) کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی و بے ادبی کا دندان شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔ فتاویٰ حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبر لی گئی ہے۔ ہدایت پر آنے والوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے۔ البتہ جن کے قلب پر قساوت کی مہر لگادی گئی ان کے لئے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ رسولوں کی تبلیغ ﴿ **ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ** ﴾

علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جو اِن کی کتابوں سے برپا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہوں مختلف پایا ساتھ ہی اس کو کافر ٹھہرایا ان کی اس کوتاہ نظری اور کافرگری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند حواریوں کے سوا باقی روئے زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں۔ **العیاذ باللہ** جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہو کہ مسلمانوں کو کافر بنایا کرے ان کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے۔ اور ان کی اس کافرگری کے سبب علمائے حرمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ سراسر حق ہے اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کافرگروں کے شرور و آفات سے مامون و مصون رکھے۔

المجیب الفقیر الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکہ مسجد۔ حیدرآباد دکن

(١٤٨) **الجواب صحیح**۔ احمد حسین

(١٤٩) **المجیب الحبیب لبیب مصیب**۔ السید وحید القادری الموسوی

(١٥٠) **نعم الجواب لاریب فیہ**۔ محی الدین قادری سید شاہ لطیف

(١٥١) **المجیب مصیب** جو شخص ان حضرات وہابی اعتقاداً و حنفی فروعاً کی کتابیں دیکھتا ہے تو پاتا ہے کہ ہر قدم پر اہل حق کی تکفیر اور حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی دانست میں تحقیر کرتے ہیں اور رات دن اسی فکر میں اپنی عمر گذارتے ہیں اور روز ایک نیا مسئلہ اسی مقصد کا نکالتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ فوارۂ تکفیر ہیں کہ

از وی خیز دو بروی ریزد

یہ لوگ غیر مقلدین سے بدتر ہیں کہ ان کو ائمہ سے اختلاف ہے اور ان حضرات کو حبیب خدا سے عناد ہے ﴿**یریدون لیطفؤ انور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون**﴾

الفقیر عبد القادر قادری حیدرآبادی سینئر پروفیسر شعبہ دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد دکن)

فتوائے سورت

(١٥٢) کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف بیشک حسام اہل اسلام ہے اس کتاب فیض نصاب میں حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً کے اکابر علمائے کرام و مفتیان عظام نے قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی پر نام بنام فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے عقائد خبیثہ و کفریات ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج، کافر، مرتد، بددین، گمراہ، گمراہ گر ہیں۔ جو شخص ان کے عقائد کفریہ سے واقف ہو کر باوجود علم اور سمجھنے کے ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد، گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح اور قابل عمل ہیں۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ المسکین سید غیاث الدین بن مولانا حافظ سید غلام محی الدین سنی حنفی قادری نقشبندی غفرلہ و لوالدیہ فی الحال مقیم سورت

(۱۵۳) الجواب صحیح۔ غلام محی الدین قادری غفر اللہ ذنبہ

(۱۵۴) الجواب صحیح۔ سید احمد علی عفی عنہ

(۱۵۵) الجواب صحیح۔ غلام محمد

(۱۵۶) الجواب: بیشک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح ودرست اور بجا وحق ہے اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ ہے وہ یقیناً کافر، مرتد ہیں اور جو ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر ومرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد ہے۔ تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا شرعاً فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی غفرلہ، از مقام سورت

فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔ اس کتاب میں قاسم نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، قادیانی اور ان کے ہم خیال شخصوں پر مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص ان کے اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے۔ تب سے تو آج تک شاید کوئی ان کے عقیدہ والا ہی ان کو مسلمان جانتا ہوگا۔ ان کا کفر روشن اور سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کی کتابوں سے بھی ان کے کفریات کا پورا روشن ثبوت ہے۔ فقط

الفقیر بندہ عباس میاں ولد مولوی علی میاں صاحب صدیقی از:۔ بھروچ لال بازار

فتوائے بمبئی و بدایوں و دہلی و برہان پور

(۱۵۸) الجواب واللہ الملھم للصواب اللھم صل و سلم وبارک علی من اوتی علوم الاولین و الاخرین و علی الہ و صحبہ اجمعین

بیشک دعویٰ نبوت یا کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کا وجود جائز بتا کر ختم نبوت کا بحال رہنا تسلیم کرنا...... یا خدائے قدوس جل جلالہ کو بالفعل یا بالقوہ کاذب جاننا...... یا حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطلق علم غیب سے انکار...... یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم مقدسہ غیبیہ کو بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح جاننا یا تشبیہ دینا یا معاذ اللہ...... حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم کہنا...... یہ جملہ امور بوجہ تنقیص شان اقدس سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر صریح ہیں۔

پس علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین محترمین متعنا اللہ تعالیٰ بعلومھم کا ان امور اور ان کے قائلین ومعتقدین کے متعلق کفر کا فتویٰ دینا حق وبجا اور کتاب حسام الحرمین جو ان فتاویٰ کا مجموعہ مع مزید توضیحات ہے صحیح وزیبا ہے۔

ہر مسلم پر واجب ہے کہ مذکورہ بالا لغویات سے مجتنب اور مفتیان عظام حرمین محترمین وعلمائے کرام اہل سنت وجماعت کے ارشادات عالیہ کا معتقد وملتزم رہے سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں غایت ادب کو اصل توحید اور اسی کو اہل حق کا مسلک سدید اور موہبتِ رب مجید ومثمر فضل مزید تصور کرے۔ و نعم ما قیل وللہ درقائلہ

شعر

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

و اللہ لموفق للخیر والمسؤل حسن الختام.

حررہ افقر الوری **میرزا احمد القادری** کان اللہ لہ، **ناظم سنی کانفرنس صوبہ بمبئی**

(۱۵۹) جواب صحیح ہے، مولیٰ تعالیٰ مجیب لبیب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

شیخ نور الحق نذیر احمد خجندی مدیر غالب بمبئی

(۱۶۰) بیشک جن لوگوں کا ذکر استفتا میں کیا گیا ہے ان لوگوں کے اقوال سے اہل اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔لہٰذا علمائے حرمین شریفین نے اور حضرت مجیب نے فتویٰ ہذا میں جو لکھا ہے بجا ہے ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ہرگز جائز نہیں جب تک وہ علی الاعلان توبہ نہ کریں۔

ابوالسعود محمد سعد اللہ مکی خادم: مسجد زکریا بمبئی

(۱۶۱) **الجواب صحیح**۔محمد ابرار الحق غفرلہ

(۱۶۲) **اصاب من اجاب**۔حافظ عبد المجید دہلوی عفی عنہ

(۱۶۳) **ذلک کذلک انی مصدق لذلک**

محمد جمیل احمد القادری البدایونی امام مسجد اہل سنت خوجہ محلّہ بمبئی

(۱۶۴) **لاشک فی ان الجواب صحیح و المجیب مصیب و اعتقادہ لازم علی کل المسلمین** ۔ خادم العلماء محمد معراج الحق صدیقی عفی عنہ

(۱۶۵) **اللہ اکبر ۔ما افتی بہ العلماء الکرام جزاھم اللہ خیر الجزاء فی حسام الحرمین فھو موافق و مطابق للاصول و حری بالقبول واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم**

احقر الطلبہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایوانی غفرلہ

(۱۶۶) مجیب کا جواب نہایت صحیح ہے اللہ پاک مجیب کو اجر عظیم عنایت فرمائے۔

غلام محمد لکھنوی عفی عنہ

(۱۶۷) **بسم اللہ باذن رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اشاعت عقائد فاسدہ اور تبلیغ کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ ارباب حق اظہار حق وصدق سے گریز کرتے سیف برّاں حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ وبن سے اکھاڑنے والی وہ مدلل بہترین اور زبردست کتاب ہے جس کو ترتیب دینے کے بعد مؤلف مبرور نے نہ صرف حق اسلام ادا کیا بلکہ

وارفتگان اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اس کا حقیقی شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔ مجیب لبیب نے سوال بالا کا جو جواب ارقام فرمایا ہے وہ عین مشرب اہل سنت و جماعت ہے۔ مالک عالم جل جلالہ ان کو جزا عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو توفیق یقین وعمل نصیب کرے۔

حررہ الفقیر محمد المدعو بعبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ

(۱۶۸) **الجواب صحیح۔**

احقر العباد کمترین خاکپائے اَنام محمد فضل کریم دہلوی امام: مسجد رنگاری محلّہ۔

(۱۶۹) **ذلک کذلک**۔ عبد الحلیم النوری الشاہجہان پوری

(۱۷۰) بیشک حسام الحرمین عقائد باطلہ کے بطلان کے واسطے شمشیر بُرّاں ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کے لئے بہترین کتاب ہے۔ خداوند عالم مجیب کو اظہار حق پر جزائے خیر دے۔

محمد شمس الاسلام خلف مولوی عبد الرشید مرحوم مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی

(۱۷۱) حضرت مجیب صاحب دام فیضہ کا جواب صحیح ہے۔ بیشک مرزا غلام احمد قادیانی، ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی وخلیل احمد کے اقوال جوان کی تصانیف میں موجود ہیں قطعاً یقیناً وہ اقوال کفریہ ہیں بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے" **من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر**" اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بد مذہبوں کے عقائد سے بچائے۔ آمین ثم آمین

حررہ محمد عبد الحلیم امام: مسجد دھوبی تالاب

(۱۷۲) **اصاب من اجاب**۔ حافظ عبد الحق عفی عنہ امام: مسجد قبرستان خورد بمبئی

(۱۷۳) **الجواب صحیح و المجیب نجیح ۔ حررہ العبد الآثم** محمد عبد اللہ عفی عنہ

(۱۷۴) **صحّ الجواب**۔ محمد عبد الخالق عفاعنہ الرازق پیش امام: مسجد حجرہ محلّہ

(۱۷۵) بیشک حسام الحرمین بیماران عقیدہ کے لئے ایک معجون شفاء ہے۔

خادم الطلباء محمد احمد خان دہلوی

(۱۷۶) الحمد للہ مجھ خاکسار کا بھی یہی عقیدہ اور اسی پر اتفاق ہے۔ **الجواب صحیح۔**

عبدالرحیم بن محمد علی دھلوی عفی عنہ۔

(۱۷۷) کتاب حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے علمائے وہابیہ دیوبندیہ پر جوفتویٰ دیا ہے۔فقیر کواس سے اتفاق ہے۔ فقیر سید احمد علی برہان پوری عفی عنہ

(۱۷۸) فتاویٰ حسام الحرمین حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ کا ایک حق اور صحیح فیصلہ مذہبی ہے کہ حضرت مرحوم نے علمائے حرمین شریفین کے روبرو رکھ کر مسلمانان اہل سنت کے لیے مستند ومعتبر فتاویٰ شرعی مرتب کردیا ہے۔اور یہ امر ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اہانت خواہ وہ کنایۃً ہی ہو کفر ہے۔لہٰذا فتاویٰ مذکور موافق کتب شرعیہ اور مطابق مسلک حنفیہ ہے۔اس سے انکار کفر وضلالت ہے۔فقط

محمّد عبدالغفار حنفی حوض قاضی دہلی۔

فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۷۹) فتاویٰ حسام الحرمین نہایت صحیح وحق و مدلل ہیں ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ غیر مقلدین ووہابیہ ونجدیہ **خذلھم اللہ الی یوم التناد** سے اجتناب کرے۔اوران کے اقوال وعقائد پر لاحول بھیجے۔**وما علینا الا البلاغ المبین**

کتبہ الحقیر الفقیر الی اللہ المتین المدعو بمحمد امین القادری الچشتی الاشرفی عفی عنہ بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۸۰) بلاریب جمیع اہل سنت و جماعت کو ان عقائد باطلہ سے اجتناب ضروری ہے اور قائلین ان کے بلاشک کافر اور مرتد ہیں۔جس کا مفصل حال وکیفیت حسام الحرمین میں مندرج ہے، جو بالکل صحیح ہے۔

راقم الحروف حقیر فقیر محمد جسیم امام:مسجد مرغی محلّہ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ساکن بھیمڑی

(۱۸۱) **الجواب صحیح۔**

محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی قادری اشرفی عفی عنہ (شافعی) خطیب جامع مسجد بھیمڑی

(۱۸۲) اصاب من اجاب۔ محمد یٰسین مدرس: مدرسہ نجم الاسلام بھیمڑی

(۱۸۳) صحّ الجواب۔

فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفر له ذنبه المعنوی و الصوری

فتوائے جام جودھپور کاٹھیاواڑ

(۱۸۴) الجواب و منه هداية الحق و الصواب: بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی و خلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی ورشید احمد گنگوہی اپنے اقوال کفریہ وعقائد مردودہ کے سبب کافر، مرتد ہیں اور جو شخص ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر اس کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے بلا ریب وہ بھی کافر مرتد ہے۔

ان لوگوں کے متعلق مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ زادهما الله تعالىٰ شرفاً و تكريماً کے مفتیان کرام وفضلائے عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جس کا مجموعہ حسام الحرمین کے نام سے طبع ہو کر شائع ہو گیا ہے۔ حق ہے اور تمام امت مصطفویہ علیٰ صاحبها الصلوة والسلام پر اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا فرض قطعی ہے: وما ذا بعد الحق الا الضلال هذا ما عندی والله اعلم بالصواب واليه المرجع و المآب۔

كتبه العبد المفتقر الى مولاه **محمود جان** السنی الحنفی القادری الفشاوری ثم الجام جو دهفوری الكاتهياواری

(۱۸۵) مذکورین فی السوال قادیانی، دیوبندی، گنگوہی، انبیٹھوی، نانوتوی، تھانوی نہ صرف مسائل فرعیہ اجماعیہ اہل سنت میں مخالف ہیں بلکہ اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اولیائے کرام سے بدظن حتیٰ کہ مسائل تنزیہ وتقدیس باری وتکریم رسالت پناہی میں جو اعلیٰ واہم واقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں۔ ابن عبد الوہاب نجدی قرن الشیطان و من تبعه کے ہم عقیدہ ہیں

جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضہ پاک سرور انبیاء صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صنم اکبر کا خطاب دیا۔ **قبحھم اللہ تعالیٰ و خذ لھم** پس ان کا حکم وہی ہے جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیان حرمین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ العبد العاصی غلام مصطفےٰ السنی الحنفی القادری عفی عنہ

فتوائے دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۸۶) مذکورین گروہ کے عقائد باطل اور مردود ہیں اور عقیدہ اہل سنت و جماعت سے مطرود ان لوگوں کے کفر میں کچھ شک نہیں مطلق کافر ہیں **الحق**! علمائے محققین ومفتیان فاضلین حرمین شریفین نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا اظہار حق کا فرض ادا کیا اور حضرت مولانا **بالعزو الفخر اولنا** حامی ملت ودین **سیف الحق علی اعناق المنکرین** مقبول بارگاہ یزداں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین ہر ایک مسلمان کے لئے تحفۂ دارین ہے۔ ہر شخص مومن کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضرور اور فرض ہے۔ اگر اصلاح اسلام ودین اور قوت ایمان ویقین چاہتا ہو تو اس کتاب پر عمل کرے اس کو اپنا وظیفہ کر لے جس کا ہر ایک کلمہ وسطر **مجلی نظر** وسیح اثر ہے۔

واللہ یھدی الی سواء السبیل واللہ اعلم

الساطر الخاطی خادم العلماء عبدالکریم بن المولوی حامد صاحب المرحوم متوطن دھوراجی

(۱۸۷) کتاب مستطاب حسام الحرمین وہ کتاب ہے جس پر کامل اعتقاد رکھنا اور پورا عمل کرنا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے، یہ کتاب لاجواب باصواب برحق ہے۔ **واللہ اعلم وعلمہ اتم**

راقم آثم عبدالحلیم بن حاجی مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی کاٹھیاواڑ۔

(۱۸۸) جواب برحق ست۔ طالب العلماء خادم الفقراء احقر حاجی نور محمد بن ایوب صاحب

(۱۸۹) **الجواب صواب**۔ خادم العلماء صالح محمد بن احمد میاں مرحوم بقلم خود

(۱۹۰) **المجیب مصیب فی جوابہ**۔ سعید الدین مدرس: مدرسہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۱) جو جناب مولانا عبدالکریم صاحب نے استفتاء کا جواب باصواب تحریر فرمایا ہے۔ اس پر تمام اہل سنت و جماعت کو عقیدت مند ہونا چاہیے اگر ذرا لغزش ہوئی شیطان کی طرح مارا گیا۔

بندۂ حقیر فقیر حکیم محمد عبدالرشید خاں بدایونی وارد حال دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۲) حسام الحرمین شریف میں جو فتاوے ہیں وہ موافق کتب صحیحہ معتبرہ مذہب اہل سنت کے درست بلکہ بہت ہی اصح ہیں۔ لہٰذا اُس کا خلاف، مذہب اہل سنت کا خلاف ہے۔

فقیر حقیر خاکسار بے مقدار محمد علی بن ابراہیم علی حال مقیم یتیم خانہ اسلامیہ دھوراجی

(۱۹۳) کتاب مستند حسام الحرمین میں بیدین مرتد وہابیہ کے بارے میں قرآن شریف وحدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق کفر کا حکم فرمایا ہے بیشک وہ حق اور سچ ہے۔ جو شخص ان بیدینوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

راقم آثم خادم العلماء محمد میاں بن حاجی صالح میاں ساکن دھوراجی

تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ

(۱۹۴) حضرت مجیب مد ظلہم الاقدس نے جواب سوال میں جو کچھ افادہ فرمایا وہ حق وصواب بلا ارتیاب ہے۔ سوال میں جن اکابر وہابیہ کے نام درج ہیں ان کے متعلق حسام الحرمین میں جو احکام تحریر فرمائے ہیں ان پر اعتقاد جازم لازم وواجب العمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء الدین المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العالمین

(۱۹۵) جواب سوال میں جو کچھ حضرت مجیب زیدت فیوضھم و دامت برکاتھم نے تحریر فرمایا ہے وہ عین حق ہے۔ بیشک یہ سب اشخاص مندرجہ سوال موافق فتاوائے حسام الحرمین کافر ہیں ان کے کفر میں شک وشبہ کرنے والا خود کافر ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبدالحیٔ قادری رضوی پیلی بھیتی بقلم خود

(۱۹۶) کتاب حسام الحرمین میں جن کی تکفیر کی گئی وہ حق ہے۔ وما ذا بعد الحق الا الضلال و

الحق احق ان یقبل ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد شمس الدین قادری رضوی ناگوری غفرلہ

(۱۹۷) حسام الحرمین جس میں ان ملعونین مذکورین فی السوال کی تکفیر علمائے کرام وساداتنا العظام نے فرمائی ہے۔حق اور صواب ہے بلکہ ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہوکر تکفیر نہ کرنے والا بھی قطعاً انہیں میں سے ہے۔کتب فقہ اس مسئلے سے مملو ہیں کہ ”من شک فی کفرہ فقد کفر“

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔فقیر ابوالضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی قادری رضوی غفرلہ

(۱۹۸) حضرت سیدی شاہزادہ خاندان برکات مولوی سید محمد اولاد رسول محمد میاں صاحب مدظلہم العالی نے جواب باصواب تحریر فرمایا وہ بلاشک حق ہے۔قادیانی، گنگوہی، تھانوی، انبیٹھوی، نانوتوی مذکورۃ فی السوال یقیناً مرتد ہیں۔فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین قطعاً حق ہے۔

العبد ابوالمرتضیٰ مطیع الرضا امیر حسن عفی عنہ مرادآبادی

(۱۹۹) قبلہ عالم حضرت شاہ محمد میاں صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔

فقط خاکسار ابوالارشاد سید سجاد حسین متوطن قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی

(۲۰۰) الجواب صحیح۔خادم العلماء غلام احمد فریدی رضوی بقلم خود

(۲۰۱) الجواب صحیح ۔فضل احمد عفی عنہ

(۲۰۲) الجواب حق مدلل بالاصول و الحق احق بالقبول و ان انکرہ الجاھد الضلول ۔

و انا العبد الغریب السید محمد حسن عرب المدنی المغربی السنوسی القادری النقشبندی الفضل الرحمانی عفی عنہ

(۲۰۳) الجواب صحیح و المنکر فضیح۔بشیر حسن دہلوی قادری رضوی عفی عنہ

فتوائے پیلی بھیت

(۲۰۴) **الجواب و الله الملهم لصدق و الصواب:** علمائے حرمین طیبین نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ بالکل حق و بجا ہے۔ واجب القبول ولائق عمل ہے۔ حسام الحرمین میں جو شائع ہو چکا ہے یہ فتاوائے اہل حق اور نائبان مختار کل حضرت حق جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراسر حق وصواب ہیں۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ پر اعتقاد رکھنا، عمل کرنا فرض ہے اور جو جان بوجھ کر ان کو نہ مانے وہ مومن نہیں۔

اس کی تصریح و تشریح و تفصیل و توضیح کتب مصنفہ امام العلماء، سید الاولیاء، وارث سید الرسل، نائب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکۃ، روح الملة و الشريعة و السنّة و الطريقة، محی الاسلام والدین مجدد مائۃ حاضرہ عالم دین وسنت امام اہل سنت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضى الله تعالىٰ عنه و نفعنا الله تعالىٰ و المسلمين ببركاته فى الدين و الدنيا و الآخرة میں خوب روشن وواضح طور پر موجود ہے۔

اس فقیر ناکارہ وطالب علم ناسزا کا بھی بحمدہ اللہ تعالیٰ وہی مذہب ومسلک و دین وایمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسی پر رکھے اسی پر مارے اسی پر اٹھائے جو اس کے خلاف چلے اور مخالف بتائے وہ پکا بدمذہب و بے دین گمراہ وگمراہ گر ہے۔ جو اس کو صحیح نہ مانے وہ بھی جہنمی ہے۔ اہل اسلام کو اگر اپنا دین وایمان درست رکھنا منظور ہو تو ان (اعلیٰ حضرت) کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کریں۔

افسوس کہ اب اہل اسلام کی یہ حالت ہوگئی اور نوبت بایں جا رسید کہ ان کی تحریروں اور فتوؤں کے متعلق سوال کرنے لگے یہ کمزوری ایمان ہے۔ تمام دنیا کو آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرنا چاہیے۔ میرے نزدیک ہندوستان بھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ان سے افضل واعلیٰ ہو جس سے ان کی بابت سوال کیا جائے، یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اعلیٰ حضرت فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل وسید الکل ہیں تو کیوں صاحب یہ بات صحیح وقابل عمل ہے۔

استغفر الله اللهم احفظنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلىٰ العظيم. و صلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه و نور عرشه سيدنا ومولانا محمد و علىٰ آله و اصحابه و علماء امته

و اولیاء ملته وعلینا معهم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین الی یوم الدین آمین

فقیر قادری ابوالفضل محمد عبدالاحد حنفی رضوی غفرلہٗ ابن حضرت ولی باخدا مولانا شاہ وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العالی

ناظم: مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت مشہور بسلطان الواعظین صانه الله تعالیٰ عن شر کل حاسد اذا حسد و شر کل ماردوعفریت۔

فتوائے آگرہ

(۲۰۵) الجواب وھو الموفق للصواب: اقوال مذکورہ فی السوال میرے والد بھی نعوذ بالله کہتے تو بھی ان پر توہین کی وجہ سے کفر عائد ہوتا۔

قرآن میں ہے: ﴿ والله و رسوله احق ان یرضوه ان کانوا مؤمنین ﴾

یعنی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی رکھنے کے لئے کوشش چاہیے اور وہی اس کے مستحق ہیں کہ راضی کیے جائیں ان کے مقابلہ میں کسی کی کیا ہستی ہے۔

جو فتویٰ موسوم بہ حسام الحرمین ہے۔ مدلل بدلائل شرعیہ ہے اس کو جاہل بے علم گمراہ بد مذہب نہ مانے تو نہ مانے، سنی مسلمان تو مجبور ہے ماننے کے لئے، واللہ اعلم وعلمہ اتم

نثار احمد عفا اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ

فتوائے پبّی ضلع پشاور

(۲۰۶) الجواب من وجه الکتاب قال صاحب الهدایه فی باب التراویح عادة اهل الحرمین الشریفین و توارثهم دلیل شرعی فاجما عهما دلیل شرعی بالطریق الاولیٰ فالعمل بحسام الحرمین المکرمین واجب قطعاً وایضا اذا طبع فارسل الیّ امام اهل السنة والجماعة المرحوم البریلوی فطالعت فوجدته صحیحا

مطابقا للاصول الشرعية فيعمل به من له العقائد الاسلامية

اگر نام مبارک حسام الحرمین درمیان نبودے من از کتب معتبرہ کفر اشخاصے کہ عقید ہائے مزبورہ داشتہ باشند و نیز عدم قبول توبہ ایشاں بلاقتل تحریر کردمے۔ لکن بخیال ادب حسام الحرمین چیزے نہ نوشتم۔ عقیدہ ہمہ اہل السنۃ والجماعۃ بلکہ عقیدہ ہمہ مومنان و مسلمانانِ ہمیں ست کہ در حسام الحرمین مذکور ست۔

العبد خادم الشريعة المحمدية والطريقة القادرية المحمودية الى الله عز شانه شيخ الاسلام ابو النصر كمال الدين الحاج الخليفة المولوى حمد الله القادرى المحمودى۔

خلیفہ خاص بغداد اشرف البلاد و مہتمم مدرسۂ قادریہ محمودیہ عالیہ ساکن پبّی ضلع پشاور

فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں

(۲۰۷) بیشک اللہ پاک کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے اور یقیناً اہانت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور نیز ختم نبوت سے انکار اور جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہ ماننا اور ان کے بعد دعویٰ نبوت یا رسالت موجب کفر ہے جس شخص کے عقائد اس قسم کے ہوں اس کے کفر کا فتویٰ واجب الاشاعۃ ہے۔

عبد السلام عفی عنہ مدرس اول: مدرسہ شمس العلوم واقع بدایوں

فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنؤ

(۲۰۸) صورت مسئولہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا یا سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنا حد کفر کو پہنچا تا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عبد القادر عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ

فتوائے سراج گنج بنگال

(۲۰۹) فتاویٰ علمائے کرام ومفتیانِ عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیماً جو مدت سے بنام حسام الحرمین مطبوع ہوکر ملک میں شائع ہورہے ہیں وہ بیشک حق ہیں اور تمام مسلمانوں پر ان کے حکموں کو حق جاننا اوران فتوؤں کے مطابق عمل درآمد کرنا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے۔

مذکورہ بالا فتاویٰ میں جن لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا گیا ہے، فی الواقع وہ لوگ ان اقوال کفریہ اور عقائد باطلہ وفاسدہ کی وجہ سے ضرور بالضرور کافر ہوگئے اور جو لوگ ان کے ان اقوال پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر ہونے میں شک کریں، وہ بھی کافر ہیں کیوں کہ ان لوگوں نے اللہ و رسول سے بے ادبی اور گستاخی کی ہے اوران کی شان گھٹائی ہے اور اللہ ورسول سے بے ادبی وگستاخی کرنے والا البتہ کافر ہوجاتا ہے اوراس کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اعمال نیک ضائع اور بیکار ہوجاتے ہیں۔اس کی تفصیل قرآن پاک کی سورۂ حجرات کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الخراج'' میں فرماتے ہیں:

''اَیُّمَا رَجُل مُسْلِمٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَوْ کَذَّبَہُ اَوْ عَابَہُ اَوْ تَنَقَّصَہُ فَقَدْ کَفَرَ بِاللہِ تَعَالیٰ وَبَانَتْ مِنْہُ امْرَاتُہٗ۔''

یعنی جو شخص مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ بیشک کافر ہوگیا اوراس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔

درمختار میں ہے:

''اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا وَمَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ.''

یعنی جو شخص کسی نبی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ بھی کسی طرح

قبول نہیں اور جو شخص اس کے مستحق عذاب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

پس تمام مسلمانوں پر لازم بلکہ الزم ہے کہ ایسے بدعقیدے والوں سے اپنے کو کوسوں دور رکھیں اور ان گندم نما جوفروش لوگوں کے دھوکے اور فریب سے اپنے عقائد اور دین وایمان کی حفاظت ونگہبانی کریں۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم والسلام علی من اتبع الھدی۔

راقم بندہ آثم ابوناظم محمد کاظم رحمتی چشتی۔ سراج گنج بنگال

فتوائے پارہ ضلع اعظم گڑھ

(۲۱۰) بیشک بیشک بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق وصحیح ودرست وصواب ہے اور بلاریب جن لوگوں پر اس میں کفر کا فتویٰ ہے ان میں سے ہر ایک کافر، مرتد، مستحق عذاب ہے ایسا کہ جو اس کے کفری قول بدتر از بول پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ کہے وہ بھی خارج از اسلام اور دو جہاں میں روسیاہ وخانہ خراب ہے۔

جس قدر احکام حسام الحرمین شریف میں ان مرتدوں پر فرمائے ان سب پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض بلاشک وارتیاب ہے۔ جو اِن پر عمل کرے گا، اس کے لئے نور ونجات وثواب ہے اور جو اِن پر عمل نہ کرے اس کے واسطے ظلمت وہلاک وعقاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نور محمد اعظمی قادری برکاتی رضوی غفرلہٗ

ساکن موضع پارہ ڈاک خانہ سورہن ضلع اعظم گڑھ

فتوائے کرمبر ضلع بلیا

(۲۱۱) لاشک ان ما افتی بہ علماء الحرمین المحترمین فی الکتاب المستطاب المسمی بحسام الحرمین علی منحر الکفر والمین فھو حق وصواب و صحیح و

کل واحد من الذین افتی العلماء بکفرھم من القادیانی و النانوتوی والگنگوھی والانبیٹھی والتھانوی کافر مرتد فضیح ومن شک فی کفر احد من ھولاء الخمسة بعد اطلاعه علی اقاویلھم الکفریة فھو خارج من الاسلام داخل فی الکفر القبیح ومن عمل بالا حکام المصرح بھا فی حسام الحرمین فھو ناج مثاب نجیح لان کلھا حق صراح .واللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجدهٗ اتم و احکم۔

فقیر ابوالمسعود فرقان الحق محمد عبدالعظیم قادری رشیدی علیمی شاہدی عفی عنہ

ساکن موضع کرمبر ڈاک خانہ جیگرسنڈھ ضلع بلیا۔

فتوائے فتح پور ہسوہ

(۲۱۲) بیشک حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام مکہ مکرمہ ومدینہ محترمہ نے جو کچھ تحریر فرمایا سب حق و درست اور سراسر نور ہے۔قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی، تھانوی جن پر کتاب مذکور میں کفر کا فتویٰ دیا ان میں سے ہر ایک ضروریات دینیہ اسلامیہ کا منکر اور کافر مرتد اور اسلام سے نفور ہے۔

حسام الحرمین کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض وضرور ہے،حق سے اندھی باطل بیں آنکھیں اگر اس کی حقانیت کا انکار کر جائیں تو اس میں کتاب موصوف کا کیا قصور ہے۔"ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم و علی ابصارھم غشاوة"فرمان رب جبار وغفور ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد عبدالعزیز خاں قادری چشتی اشرفی عفی عنہ ساکن محلہ زیدوں فتح پور ہسوہ۔

(۲۱۳)الجواب صحیح و صواب ومن خالفه یستحق سوء العقاب واللہ اعلم ورسوله جل جلاله وصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

فقیر محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنبھلی عفا اللہ عن ذنبه الخفی والجلی

(۲۱۴) الجواب ھو الحق الحقیق بالقبول ولا ینکره الا المرتد الجھول۔

فقیر احمد یار خاں قادری بدایونی عفی عنہ

(۲۱۵) **الجواب صحیح والمجیب نجیح وخلافه باطل وانا العبد الفقیر ابو الاسرار.**

محمد عبد اللہ المراد آبادی **غفر لهٔ الله ذو الایادی**

فتوائے ریاست رام پور

استفتاء

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت **کثرهم الله تعالیٰ و نصرهم.** ان مسائل میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں سخت سخت گستاخیاں کیں اور دعوئ نبوت کیا۔

ایک مولوی (قاسم نانوتوی) نے اپنی کتاب (تحذیر الناس) کے صفحہ ۳ پر لکھا:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ''**ولکن رسول الله و خاتم النبیین**'' فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی''۔

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا: ''بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تأخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا''

صفحہ ۴ پر لکھا: ''سوا اِسی طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہے''۔

صفحہ ۱۴ پر لکھا: ''اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔

صفحہ ۲۸ ر پر لکھا'' بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

ایک دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) سے استفتا کیا گیا کہ: دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے ایک کی طرفداری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا کہ ''میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں'' یہ قائل مسلمان ہے یا کافر بدعتی ضال ہے یا اہل سنت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری کو؟

اس دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے فتویٰ دیا ''اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے کیوں کہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے خلف وعید خاص ہے۔ اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سووہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے لہٰذا وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوت دلیل اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کرسکتا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے''

اسی دوسرے مولوی نے ایک تیسرے مولوی (خلیل احمد انبیٹھوی) اپنے شاگرد کے نام سے ایک کتاب (براہینِ قاطِعہ) لکھی اور خود اپنے دستخط سے اس کے حرف بحرف کی تصدیق آخر

کتاب میں چھاپی اس کے صفحہ ۵۱ پر لکھا:

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

ایک چوتھے مولوی (اشرف علی تھانوی) نے اپنے ایک رسالہ (حفظ الایمان) کے صفحہ ۸ پر لکھا:

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی و غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے''

ان پانچوں اشخاص کے ان اقوال کے متعلق علمائے کرام مکہ معظّمہ و مفتیان عِظام مدینہ طیبہ سے استفتاء کیا گیا ان حضرات کرام نے ان پانچوں آدمیوں پر نام بنام بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال کی وجہ سے کافر ہیں اور جو شخص ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور ان لوگوں پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔ ان فتاویٰ کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین شریف کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امید کہ حق ظاہر فرمائیں

گے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیں گے۔ بینوا توجروا

راقم سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہٗ محلّہ بوہرواڑ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

(۲۱۶) الجواب واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ ہو الموفق للصواب

حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور صواب ہیں۔فانها مشيدة بدلائل جليلة جليةمن الايات الظاهرة الزاهرة القطعية والا حاديث الصحيحة الصريحة الباهرة البهية.

لہٰذا اہل اسلام پر عموماً علمائے حقانیین اور بالخصوص علمائے حرمین شریفین اہل سنت و جماعت کا اتباع ان کے اوامر ونواہی کو ماننا ان کے فتوؤں پر عمل کرنا ضروری فانهم اهل الحق و الامر والدين .وقدقال الله سبحانه وتعالىٰ فى الكتاب المبين

﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم﴾ الآية

والمراد باولى الامر فى الآية العلماء فى اصح الاقول اه ردالمختار عن شرح الكنز للعلامة البدر العينى وهم السواد الاعظم وحزب الله المكرم وهم اهل السنة والجماعة وهم ورثة الانبياء فمن اقتفى اثرهم وابتع امرهم فقد نجاواهتدى ومن حادعنهم فقد تاه وغوى.

والله سبحانه وتعالىٰ من كل اعلم علمه احكم الراجى رحمة رب النشأتين ۔

کتبه العبد محمد نورالحسین الرامفوری کان الله لهٗ
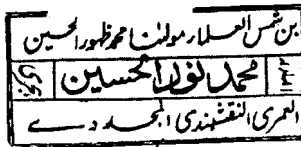
فتوائے ارشاد العلوم رامپور

(۲۱۷) المجیب مصیب ان اقوال منقولہ کی نسبت علمائے اہل سنت کی طرف سے قاہر تصانیف بحمد اللہ تعالی کثیر ہوچکی ہیں جو مؤید ببراہین شرعیہ ہیں مزید سوالات انہیں امور سے کرنا بیکار ہے۔

حسام الحرمین نے جن لوگوں کے عقائد پر حکم کفر کیا ہے وہ حکم نقل کیا ہوا کتب فقہیہ حقہ حنفیہ کا ہے جس کا ماننا ایک مقلد مذہب حنفی کے لئے لازم ولابدی ہے پس حسام الحرمین کے احکام حسب نقول صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع ہیں۔ولله درھم و الله اعلم وعلمه اتم و احکم۔

العبد محمد معوان حسین العمری المجددی الرامفوری مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۸) الجواب صحیح۔محمد شجاعت علی عفی عنہ مدرس: مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۹) الجواب صحیح۔محمد سراج الحسین عفی عنہ

(۲۲۰)الجواب حق و صواب۔العبد عبد اللہ البہاری عفاعنہ الباری مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۲۱) یہ اقوال موجب کفر ہیں۔العبد محمد عبد الغفار عفی عنہ

(۲۲۲) الجواب صحیح۔سید یار محمد دہلوی بقلم خود

(۲۲۳)الجواب صحیح و المجیب نجیح ومن انکره فهو کافر مرتد فضیح

کتبه الفقیر محمد عمر القادری الرضوی اللکھنوی غفرله ابن حضرة اسد السنة سیف الله المسلول مولانا المولوی محمد ہدایت رسول علیه رحمة الرب و رضوان الرسول

فتوائے کان پور

(۲۲۴) هو الموفق للحق کسی ایک عالم حقانی ناقد بصیر فقیہ کے فتوے پر عمل کرنا لازم وواجب ہے نہ کہ جم غفیر علمائے حرمین شریفین کے فتاوی پر جو حسام الحرمین میں مذکور اور مؤید بحجج ظاہرہ و براہین باہرہ ہیں۔

قال العلامة ابن نجیم فی الاشباہ: فتوی العالم للجاهل بمنزلة اجتهاد المجتهد فی وجوب العمل اھ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم

عبدالغنی غفرلہٗ ربہ الولی مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ واقع مسجد بکرمنڈی قلی بازار کان پور

(۲۲۵) صح الجواب والله اعلم بالصواب

الحقیر الفقیر ابوالقاسم محمد حبیب الرحمٰن کان الله لهٗ خادم خانقاہ کشفی کان پور

(۲۲۶) الجواب صحیح .والله تعالیٰ اعلم ۔محمد عبدالکریم عفی عنہ

(۲۲۷) ماقال المجیب فهو حق واحق ان یتبع۔محمد آصف عفی عنہ

(۲۲۸) الجواب صحیح والمجیب نجیح وجاحده فضیح

نمقه العبد الفقیر عبد الغنی العباسی نسبا و الحنفی مذهبا و القادری المعینی الاشرفی مشربا و الهزاروی مولداً المدرس فی المدرسة دار العلوم فی کانفور

(۲۲۹) هذا الجواب صحیح نمقه محمد عبدالرزاق عفا عنه ۔المدرس بمدرسہ امدادالعلوم کان پور

(۲۳۰) الجواب صحیح و المجیب نجیح۔

نمقه ابوالمظفر شاکر حسین غفرله فی الدارین

فتوائے جاورہ

(۲۳۱) مولوی قاسم نانوتوی ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی خلیل احمد انبیٹھوی ومولوی اشرف علی تھانوی کے جو اقوال استفتا میں نقل کیئے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث وتمحیص ہوکر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو ان کو کافر نہ کہے اس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے۔

رسالہ حسام الحرمین طلب کر کے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رہیں۔ المجیب محمد مصاحب علی

فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

(۲۳۲) بیشک ان عبارات مذکورہ میں ضرور تکذیبِ خدائے قدوس جل جلالہ، وتوہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکار ضروریات دین ہے (اور تکذیبِ خدا وتوہینِ رسول وانکار ضروریاتِ دین قطعی اجماعی کفریات ہیں جن کے مرتکب کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر مرتد ہے)۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں سے اوران کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمود زیدی حسینی الوری

(۲۳۳) هذا الجواب صحيح و مطابق المذهب اهل السنة و الجماعة

كتبه الفقير الى الله السيد محمد ميراں الشافعي كان الله له.

المدرس بمدرسہ نجم الاسلام الواقعۃ فی بلدۃ بھیمڑی من مضافات تھانہ۔

(۲۳۴) الجواب صحیح۔ فقیر نثار احمد ناگوری

(۲۳۵) هذا الجواب حق۔ فقیر شمس الدین احمد جونپوری

(۲۳۶) الجواب صحیح۔

فقیر محمد حامد علی فاروقی عفی عنہ مہتمم مدرسہ اِصلاح المسلمین رائپورسی۔ پی

(۲۳۷) الجواب صحیح۔ حبیب الرحمٰن غفرلہ

(۲۳۸)الجواب حق و صواب۔

سید رشید الدین احمد غفرلہ الصمد بریلوی، الحال وارد دارالخیر اجمیر شریف۔

تصدیقات بر ہمیں فتویٰ حاصل کردہ

از علمائے کرام واردین بمبئی بماہ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ

(۲۳۹) الجواب صحیح۔محمد عبداللطیف اجمیری

(۲۴۰)الجواب صحیح۔عبدالمجید القادری الآنولوی

(۲۴۱) من اجاب فقد اصاب ۔محمد زاہد القادری (دریا گنج دہلی)

(۲۴۲)الجواب صحیح۔محمد احمد دہلوی

(۲۴۳)الجواب صحیح۔صوفی ظہور محمد سہارنپوری

(۲۴۴)الجواب صحیح و المجیب نجیح ۔محمد عارف حسین قریشی علی گڑھی

(۲۴۵) حضرت والا مرتبت عالی منزلت گل گلزار جیلانی گلبن خیاباں سمنانی مولانا سید شاہ ابواحمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

پہلا مفاوضہ عالیہ

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالی !فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

بعد دعائے درویشانہ سلام خوب کیشانہ، دعا نگار ہے۔تمہارا کارڈ جوابی آیا خوشی حاصل ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جد اعلیٰ قدس سرہ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانی تک سورت میں آؤں گا۔اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں۔

اور فرقہ گاندھویہ کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے۔اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالم اہل سنت کے فتوؤں پر عمل کرنا واجب ہے۔کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اور ہمارے جملہ مریدان ومحبان اور جمیع پرسان حال کوسلام ودعا کہنا۔۲۱/ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

دوسرا مفاوضہ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابو احمد المدعو علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبان خاندان اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسن جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین سہیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر ان سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کرلو۔

اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطہ خصوصیت ہے یعنی حضرت مولانا سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔

بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورت نفاق پیدا ہو۔اور میں عنقریب بمبئی سے سورت میں آؤں گا۔ جملہ مریدان ومحبان کو فقیر کی طرف سے سلام ودعا پہنچے۔

عبدہ الفقیر السید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

فتوائے ننگل ضلع حصار

(۲۴۶) کتاب حسام الحرمین نہایت صحیح اور عمدہ کتاب ہے جو وہابیہ کے دام سے بچنے کے لئے ایک نایاب خزینہ ہے۔

فقیر ابوالفیض چشتی سلیمانی عفا اللہ عنہ، ساکن ننگل ضلع حصار، ڈاکخانہ رتیا

فتوائے گونڈل کاٹھیاواڑ

(۲۴۷) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین الکریمین نہایت حق وصحیح وقابل قبول مسلمان ہے۔

خادم الطلباء قاسم میاں رضوی عفی عنہ ساکن گونڈل کاٹھیاواڑ

فتوائے جوناگڑھ کاٹھیاواڑ

(۲۴۸) کتاب حسام الحرمین کو اس فقیر نے بغور دیکھا۔ یہ کتاب جمیع اہل سنت و جماعت کے لئے واجب العمل بلکہ تمام اسلامی مدارس میں زیر تعلیم رکھی جانے کے قابل ہے خدا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ اس کے مصنف کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

احقر العباد خادم قوم محمد قاسم ہاشمی قادری عفی عنہ خطیب: جوناگڑھ اسٹیٹ کاٹھیاواڑ

(۲۴۹) کتاب حسام الحرمین الشریفین نہایت صحیح ومعتبر ہے۔

احقر محمد عبد الشکور گیسو دراز سنی حنفی قادری اویسی ساکن دھوراجی عفا اللہ عنہ نزیل جوناگڑھ کاٹھیاواڑ

فتوائے جلال پور جٹان پنجاب

(۲۵۰) حقیقت امر یہ ہے کہ جماعت وہابیہ دیوبندیہ نے اسی کا بیڑا اُٹھایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو معاذ اللہ حضور کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے...... کسی نے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سب کو برابر کہا...... کسی نے حضور کا تصور گاؤ خر سے بدتر سمجھا...... کسی نے شیطان کے علم سے کمتر آپ کا علم بتایا...... کسی نے صبی ومجنون و بہائم کا ہمسر ٹھہرایا۔ (معاذ اللہ)

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ کتنے دشمنان خدا ورسول غارت وتباہ **خسر الدنیا و الآخرة** ہوگئے اور جو ہیں ان کا حشر بھی وہی ہونا ہے "**انّ شانئک هو الا بتر**"

اے لوگو! آخر تمہیں مرنا ہے اور خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہے۔ خداوند عالم

نے تم کو جو حکم فرمایا ہے کہ ’’ و تعز روه و تو قروه ‘‘ اس حکم کی تعمیل یوں ہی کی جاتی ہے؟...... کیا اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ حضور کی توہین کرو؟...... کیا تم اس حکم سے مستثنیٰ ہو کہ ’’ان تحبط اعمالکم ‘‘ ؟...... ہرگز نہیں۔ جبکہ ادنیٰ رفعِ صوت وہ بھی بقصد اہانت نہیں، موجِب حبطِ اعمال ہو، تو جو شخص بالقصد حضور کی شان میں بے ادبی و دریدہ دہنی کرے وہ کیوں کر اس وعید سے بَری ہوسکتا ہے۔

جن اشیاء کو حضور کی ذات مقدس سے نسبت ہے ان کی توہین موجب کفر ہے۔

......’’**لو قال** محمد درویشک بود **او قال** جامۂ پیغمبر ریمناک بود۔ **او قال قد کان طویل الظفر اذ قال علی وجه الا هانة کفر** ‘‘......(ہدایہ۔ عالمگیری)

جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرے اور کلمات گستاخانہ بلکہ ملحدانہ بکے اور اسی کو اپنا دین و ایمان سمجھے وہ کب مومن رہ سکتا ہے۔ کیا ایمان اسی کا نام ہے کہ حضور کی شان والا میں زبان دارزی کرے؟

دیکھو عاص بن وائل جس کی ادنیٰ گستاخی پر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل فرما کر اپنے محبوب پاک کی کس قدر دلداری فرمائی اور اس کافر بدنصیب کو کیا کچھ نہ کہا اسی خبیث نے حضور کی شان اقدس میں لفظ ’’ابتر‘‘ استعمال کیا تھا اب کہ ایمانداروں کی زبان سے جو کلمات سرزد ہورہے ہیں کیا وہ عاص بن وائل کے قول سے کمتر ہیں؟...... نہیں اس سے بدر جہا بڑھ کر پھر باوجود ان کفریات کے یہ مومن ہی رہے۔ استغفر اللہ

یہ لوگ قہر الٰہی کے مستحق و سزاوار ہیں اگر جناب رحمۃ للعالمین کا واسطہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں عتاب الٰہی ہوتا یہ حضور ہی کا طفیل ہے کہ یہ یہاں مصون و محفوظ ہیں مگر آخرت میں ’’**ان شانئک هو الابتر** ‘‘ کے زمرے میں ہونگے۔

درمختار میں ہے: ’’**الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته، مطلقا و من شک فی عذابه و کفره کفر** ‘‘

جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ بھی قبول نہیں

اور جو شخص اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

جو صاحب دیوبندیوں کے کفر پر فتاویٰ مع مواہیر دیکھنا چاہیں تو علمائے حرمین طیبین سے بڑھ کر کہاں کی ہوگی جہاں سے دین کا آغاز ہوا۔لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کے لئے اعلان ہے کہ کتاب ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' منگا کر دیکھیں۔جس کے ہر صفحہ پر اصل کتاب کی عربی عبارت اور اس کے مقابل سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے کوئی شہر کوئی محلّہ کوئی مکان اہل سنت و جماعت کا اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیے۔کیوں کہ ہر جگہ دیوبندیوں نے شور مچا رکھا ہے یہ مبارک کتاب بوقت ضرورت تیز حربہ کا کام دے گی۔

فقیر پر تقصیر حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ واعظ الاسلام قادری جلال پوری عفی عنہ

فتوائے عالی جناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودی

سند یافتہ مدرسہ دیوبند وسابق مفتی سورتی مسجد رنگون

(۲۵۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ پر لکھا

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔

ملاحظہ ہو علم غیب کی دو قسمیں کیں۔علم کل اور علم بعض۔علم کل کا انکار کیا اور علم بعض کو جانوروں پاگلوں کے علم کی طرح بتایا۔**العیاذ باللہ تعالیٰ** اس عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وبے ادبی ہے یا نہیں؟......اور شریعت مطہرہ کی رو سے مولوی صاحب موصوف کافر ہیں یا مسلمان؟ بینوا وتوجروا

(۲) رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا کہ ایک شخص خواب میں **لا الہ الا**

اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے جاگتا ہے تو بیداری میں ہوش کے ساتھ **اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی** پڑھتا ہے اور بیکار عذر یہ کرتا ہے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ اور دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے پھر مولوی اشرف علی تھانوی کو اس کی اطلاع دیتا ہے تو مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ ''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے''

سوال یہ ہے کہ بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر غیر نبی کو جپنے والا اور اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانے والا شرع مطہر کے حکم سے کافر ہے یا نہیں؟

(۳) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی (و مولوی رشید احمد گنگوہی) نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا:

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

عرض یہ ہے کہ تمام زمین کا علم محیط شیطان کے لئے نص سے ثابت ماننا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط ماننے کو شرک کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور اس کا قائل کافر ہے یا نہیں؟

(۴) مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

ملاحظہ ہو خاتم النبیین کا انکار کرنیوالا کافر ہے یا نہیں؟ جو شخص ان اقوال کے قائلین کو ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے یا نہیں؟۔ بینوا توجروا۔

المستفتی بوہرہ سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ

از:۔ مقام پادرہ ریاست بڑودہ

الجواب و ھو الموفق الصواب

الحمد لو لیه و الصلاۃ و السلام علی نبیه ورسوله و حبیه اما بعد

(۱) حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰت واتم التسلیمات کا علم شریف وہ بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار ہے جس کی کوئی حدو غایت نہیں آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔ حدیث مقدس ''**علمت علم الاولین و الآخرین**'' (او کما قال) اس کے لئے دلیل ناطق وشاہد صادق ہے۔

ہاں حق سبحانہ وتعالیٰ کا علم اور آپ کا علم مساوی اور برابر نہیں دونوں میں فرق بین ہے۔ علم باری تعالیٰ محیط اور علم حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محاط...... وہ علم قدیم یہ حادث...... وہ ذاتی یہ عطائی ...... اور پھر کمیت و مقدار کا فرق بھی موجود یعنی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف حق سبحانہ و تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ۔

لیکن مخلوقات میں کوئی آپ کے علم کے برابر نہیں یہاں تک کہ انبیاء سابقین علیٰ نبیّنا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کو جس قدر بھی علم عطا ہوا وہ آپ کے علم شریف کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ۔ چنانچہ روح المعانی میں قولہ تعالیٰ **ولا یحیطون بشئ من علمه** کے تحت میں مرقوم ہے۔

''**علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلة قطرة من سبعة البحر و علم الانبیاء من علم نبیناء محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بهذا المنزلة و علم نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من علم الحق سبحنه بهذا المنزلة**''

قصیدہ بردہ میں ہے۔

فان من جودک الدنیا و ضرتها
ومن علومک علم اللوح و القلم

غرض یہ کہ بہ نسبت مخلوقات کے آپ کے علم کی کوئی انتہا و غایت نہیں ہے:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ایسے علم شریف ناپیدا کنار کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح تحریر کرنا اور اس کے ساتھ تشبیہ دینا صراحۃً کفر و جہالت اور کھلی حماقت و نادانی ہے۔اور نبی برگزیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے اور آپ کی شان اقدس میں ایک شمہ برابر گستاخی کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔ **اللھم احفظنا**

(۲) حضرات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی غیر پر استقلالاً صلوٰۃ بھیجنا ہرگز جائز نہیں خواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں یا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ ہاں طبعًا جائز ہے۔چنانچہ تفسیر احمدی میں آیت کریمہ ''ان اللہ و ملائکۃ۔الآیۃ'' کے تحت میں مرقوم ہے۔

''ثم انہم ذکر و ان الصلوۃ علی غیرہ و الہ بطریق التبعیۃ جائزو بالا ستقلال مکروہ تشبہ بالر وافض''

پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد میں قصد و اختیار کے ساتھ ہوش وحواس کے درست ہوتے ہوئے عمدا کسی غیر کا کلمہ پڑھنا اور اس پر درود پڑھنا جیسا کہ سائل تحریر کر رہا ہے اور پھر اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانا یقینی کفر وارتداد ہے۔

(۳) شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص سے ثابت ماننا اور حضور پرنور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا علم اس سے کمتر بتانا **کما حررہ السائل** یہ یقینی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت ترین توہین اور ایسا تحریر کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی تو وہ شان ہے کہ شیطان تو درکنار اولوالعزم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی اس کے قریب نہیں پہنچتے **کما فی القصیدۃ البردۃ وللہ درہ حیث قال**

فاق النبیین فی خلق و فی خلق

ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

و کلهم من رسول الله ملتمس
غرفا من البحر اورشفا من الدیم
وو اقفون لدیه عند حدهم
من نقطة العلم اومن شكلة الحكم

(۴) حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہ ماننا اور آپ کے بعد میں دوسرے نبی کے وجود کو ممکن اور جائز سمجھنا بلا شک نصوص قطعیہ صریحہ کا انکار ہے جو صراحۃً کفر وارتداد ہے۔ آیۂ کریمہ ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین'' اس کے لئے دلیل قاطع و برہان ساطع ہے۔

تفسیر احمدی میں ہے: ''هذه الآية تدل على ختم النبوة على نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صريحا''

دوسری جگہ ہے: ''و خاتم النبيين اى لم يبعث بعده نبى قط و اذا نزل عيسىٰ فقد يعمل بشريعته ويكون خليفة له ولم يحكم بشطر من شريعة نفسه و ان كان نبيا قبله''۔

(۵) سرور کائنات مفخرِ موجودات علیه افضل الصلوات واتم التسليمات کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی کرنے والا اور شمہ برابر توہین کرنے والا بلا ریب کافر و مرتد ہے۔ اور جو شخص ایسے گستاخ شخص کو اس کے اقوال کفریہ کا علم ہونے کے باوجود کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے کتب عقائد میں صاف و صریح مرقوم و مسطور ہے۔ ''من شک فی کفره و عذابه فقد کفر''

اللهم ارزقنا خير الدارين واسألك اللهم حبك وحب حبيبك صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللهم ارزقنازيارة حرمك و حرمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قبل ان تمتنا و توفنا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا نادمين ولا مفتونين امين يارب العلمين۔

كتبه العبد الفقير الى ربه الغنى محمد صديق البرودى غفر الله له ولوالديه ولمشائخه اجمعين

(۲۵۲) **الجواب صواب و المجیب مصیب۔ الراقم احمد سید خالد شامی عفی عنہ**

(۲۵۳) **ھذا ھو الحق عندی**

احقر الزمان محمد عبداللہ بڑودی غفر لہ الرحمن القوی

فتوائے دیگر از بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یا نہیں اور مسلمانوں کو اس کے احکام کا ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

المستفتی بوہرہ سیٹھ سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔ از پادرہ ضلع بڑودہ الجواب

(۲۵۴) الجواب: الحمد للہ رب المشرقین و المغربین۔ الذی سل حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر و المین۔ و افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام فی النشأتین علی حبیبہ المزین بکل زین۔ والمنزہ من کل عیب و شین، سید الکونین و جد الحسنین، نبی القبلتین، وسلیتنا الی اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ سیدناو مولانا محمد و الہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین فی الملوین ، امین یا خالق الکونین۔ اما بعد

کتاب برکت مآب، کامل النصاب حسام الحرمین شریف از اول تا آخر بالکل درست وصحیح، بجا وحق، واجب العمل، واجب الاعتقاد، واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کو پرکھنے کے لیے سچی کسوٹی اور صحیح معیار ہے۔ اگر اس کے تمام احکام کو بکشادہ پیشانی حق مان کر اُن کے حضور سر تسلیم خم کر دے تو معلوم ہو جائے گا کہ سچا سنی مسلمان ایماندار ہے اور اگر جان بوجھ کر انکار کیا تو کھل جائیگا کہ گمراہ بدمذہب مکار ہے۔

حسام الحرمین ایمان وسنت کا ایک مہکتا گلشن لہکتا گلزار ہے۔ جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبو جس کی بہار چمن طیبہ کی بہار ہے۔ حسام الحرمین جلوہ ''**باطنہ فیہ الرحمۃ**

و ظاھرہ من قبلہ العذاب ‘‘ کا آئینہ دار ہے کہ اہل سنت کے لئے نمونہ ’’**جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر** ‘‘ ہے۔

اور بدمذہبوں منافقوں کے لئے قہر پروردگار ہے...... دینداروں کے لیے نور...... بیدینوں کے لئے نار ہے...... مسلمانوں کے لئے مہکتے ہوئے پھول...... اور بے ایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے...... حسام الحرمین دین وسنت کی سپر...... اور دشمنان دین کے سروں پر شمشیر برق بار ہے...... پاک خدا کے پاک گھر کعبہ معظّمہ کی برہنہ تلوار ہے...... پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینہ طیبہ کی تیغ آبدار ہے...... محمدی فوج ظفر موج مفتیان مدینہ منورہ کا نیزہ کافر شکار ہے...... الٰہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکہ معظّمہ کا خنجر خونخوار ہے...... کہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی گردنوں پر پڑتا وار پروار ہے...... بیدینوں کو چارہ جوئی کا کہاں وار ہے...... حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے...... کہ خدا ورسول جلا جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی کرنے والوں کے سینوں میں غار ہے...... جس کا ہر وار وار سے پار ہے...... اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف محمدی کچھار کا شیر خونخوار ہے...... حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان...... میدان حمایت اسلام کا یکہ تازشہسوار ہے...... جو علمائے کرام کی آنکھوں کا تارا...... مفتیان عظام کے سروں کا تاج...... امت مصطفیٰ کا پاسبان...... حامیان ملت کا سردار ہے...... جس کی بلندی جلالت ورفعت وجاہت علمائے حرمین کے فرمان ’’ **شھد لہ علماء البلد الحرام انہ السید الفرد الامام** ‘‘ سے روشن وآشکار ہے...... جو دین پاک کا مجدد ...... ملت طاہرہ کا مؤید...... علمائے اہلسنت کا امام...... اور پیشوائے نامدار ہے...... سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زندہ کرنے والا ...... دشمنان مذہب اہل سنت کو خاک وخون میں لٹانے والا...... کفر وشرک کو مٹانیوالا...... حمایتِ شریعت وطریقت کا علمبردار ہے...... اس مبارک فتاویٰ پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام...... یا مجاور آستانہ سرکار ابد قرار ہے۔

جو شخص جان بوجھ کر اسے نہ مانے...... وہ کافر ومرتد، عذاب نار کا سزاوار ہے...... مستحق غضب جبار ہے...... لائق لعنت کردگار ہے...... مورد قہر قہار ہے...... اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے۔

کیوں کہ اس نے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت و جلالت و وجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ ان کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا...... اور یہ ظاہر کہ جس طرح اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والا کافر ہے...... اسی طرح جو شخص اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ جانے...... وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے۔

بالجملہ بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق و صحیح ہیں...... اور ان کو ماننے والے...... ان پر سچے دل سے عمل کرنے والے...... سچے پکے سنی مسلمان سعید و نجیح ہیں۔

اور بیشک قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارتھا منقول ہیں...... جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً ناممکن، جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے...... قطعاً یقیناً کافر مرتد ...... لائق تذلیل و توہین و واجب التفضیح ہیں...... اور بے شک جو لوگ ان کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھیں یا ان کو کافر کہنے میں توقف کریں وہ بھی خارج از اسلام، داخل کفر قبیح ہیں۔

اور بیشک ان فتاویٰ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور ان پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ **ھذا ما اقول و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و باللہ التوفیق و علیہ الاعتماد و اللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم.**

کتبہ الفقیر **ابوالفتح عبیدالرضا محمد** المدعو **حشمت علی** القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہٗ ولا بویہ و اخویہ و جمیع اہل السنۃ و الجماعۃ ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین۔
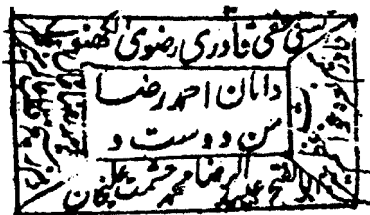
فتوائے علمائے سندھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت کثر الله تعالیٰ امدادهم و کسر اضداد هم دریں مسائل کہ

مرزا غلام احمد قادیانی دعوی نبوت کرد وحضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام را سخت ناپاک دشنامہا داد۔

از مولوی رشید احمد گنگوہی استفتاء کردہ شد کہ

''دو شخص در کذب باری گفتگو میکردند برائے طرفداری یکے شخص ثالث گفت کہ من کے گفتہ ام کہ من قائل وقوع کذب باری نیستم این قائل مسلمان ست یا کافر بدعتی ضال است یا منجملہ اہل سنت با وجودیکہ قبول کرد وقوع کذب باری را''

مولوی رشید احمد گنگوہی فتویٰ داد کہ

اگرچہ شخص ثالث در تاویل آیات خطا کرد مگروے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت زیرا کہ وقوع خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول می کند خلف وعید خاص است وکذب عام است زیرا کہ قول خلاف واقع را کذب می گویند پس آں قول خلاف واقع گاہے وعیدے باشد گاہے وعدہ گاہے خبر، وایں ہمہ انواع کذب است۔ ووجود نوع وجود جنس را مستلزم ست لہٰذا معنی وقوع کذب (از باری تعالیٰ) درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد پس بناءً علیہ ایں ثالث را ہیچ کلمہ سخت نباید گفت کہ دریں تکفیر علمائے سلف لازم می آید۔ حنفی را بر شافعی وشافعی را بر حنفی بوجہ قوت دلیل خود طعن و تضلیل کردن نمی رسد۔ ایں ثالث را، از تضلیل وتفسیق مامون باید کرد۔

مولوی قاسم نانوتوی در کتاب خود مسمّٰی بہ تحذیر الناس بر صفحہ سوم نوشت:

''درخیال عوام خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانہ آنحضرت بعد زمانہ انبیائے پیشین ست وآنحضرت آخرالانبیاء ہست مگر براہل فہم روشن باشد کہ درتقدم یاتأخرزمانی ہیچ فضلیت بالذات نیست پس درمقام مدح و لکن رسول الله خاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد آرے اگرایں وصف راازاوصاف مدح نشمارند وایں مقام رامقام مدح نگردانند پس البتہ خاتمیت باعتبارتاخرزمانی درست می تواند بود مگر من می دانم کہ کسے راازاہل اسلام ایں سخن گوارانخواہد بود''۔

برہمیں صفحہ نوشت

''بلکہ بنائے خاتمیت برامردیگرست کہ ازان تاخرزمانی وسدباب مذکورخودبخودلازم می آید وفضلیت نبوی دوبالا می شود تفصیل ایں اجمال آں ست کہ قصہ موصوف بالعرض برموصوف بالذات ختم می گردد چنانکہ وصف موصوف بالعرض مکتسب از موصوف بالذات می شود و وصف موصوف بالذات ازدیگرے مکتسب ومستعارنمی شود''۔

وبرصفحہ چہارم نوشت

''ہمیں طورخاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتصورفرمائید یعنی آنحضرت موصوف بوصف نبوت بالذات ہستند وسوائے ایشاں دیگرانبیاء موصوف بوصف نبوت بالعرض نبوت دیگرانبیاء فیض آنحضرت ست مگرنبوت آنحضرت فیض دیگرنیست (بہمیں معنی) برآنحضرت سلسلۂ نبوت مختتم می شود''

وبرصفحہ چہاردہم نوشت

''اگراختتام نبوت بایں معنی تجویز کردہ شود کہ من گفتم پس خاتم شدن آنحضرت فقط بہ نسبت انبیائے گذشتہ خاص نہ باشد بلکہ اگربالفرض درزمانہ آنحضرت ہم نبی دیگرشود درآں حال ہم خاتمیت آنحضرت بحال خودباقی می ماند''

وبرصفحہ بست وہشتم نوشت

''بلکہ اگربالفرض بعدزمانہ نبوی ہم نبی دیگرپیداشوددریں صورت ہم درخاتمیت محمدیہ ہیچ

فرقے وخللے نخواہد افتاد"

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کتابے بنام "براہین قاطعہ" نوشت واستاذش مولوی رشید احمد گنگوہی حرف حرف ایں کتاب راتصدیق نگاشت۔ دریں کتاب برصفحہ پنجاہ ویکم می نویسد

"الحاصل غور می باید کرد کہ حال شیطان وملک الموت را دیدہ علم محیط زمین را برائے فخر عالم خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل بمحض قیاس فاسدہ ثابت کردن اگر شرک نیست پس کدامی حصہ ایمان ست برائے شیطان وملک الموت ایں وسعت علم بنص ثابت شد بر وسعت علم فخر عالم کدام نص قطعی ہست کہ باآں ہمہ نصوص را رد کردہ یک شرک ثابت می کند"۔

مولوی اشرف علی تھانوی در کتاب خود مسمی بہ "حفظ الایمان" برصفحہ ہشتم نوشت:

"برائے ذات مقدسۂ آنحضرت علم غیب ثابت کردن اگر بقول زید صحیح باشد پس امر دریافت طلب انیست کہ مراد ازیں غیب آیا بعض غیب ست یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہستند پس دریں علم غیب تخصیص حضور چیست مثل ایں علم غیب برائے زید وعمرو بلکہ برائے ہر صبی ومجنون بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم نیز حاصل ست زیرا کہ ہر کسے را امرے معلوم باشد کہ از دیگرے مخفی است پس باید ہمہ را عالم الغیب گفتہ شد پس اگر زید التزام بکند کہ آرے من ہمہ را عالم الغیب خواہم گفت پس علم غیب را منجملہ کمالات نبوۃ چرا شمردہ می شود وصفے کہ دراں خصوصیت مومن بلکہ خصوصیت انسان ہم نہ باشد او از کمالات نبویہ چگونہ تواند شد۔ واگر التزام کردہ نشود پس درمیان نبی وغیر نبی وجہ فرق بیان کردن ضرور است واگر تمام علوم غیب مراد ہستند بایں طور کہ فردے از افراد علم غیب خارج از علم نبوی نماند پس بطلان ایں، امر بدلیل نقلی وعقلی ثابت است"۔

اکنوں علمائے ربانیین وفضلائے حقانیین براہ ہمدردئ اسلام ومسلمین بلاخوف لومۃ لائم اظہار حق فرمایند کہ آیا از مذکورین

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کافر ومرتد ست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی کہ وقوع کذب باری را درست گفت ۔مرتکب تکذیب

خدائے قدوس وسبوح جل جلالہٗ ہست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۳) مولوی قاسم نانوتوی کہ معنی ختم نبوت راتحریف کردہ خاتم النبیین بمعنی آخرالانبیاء را غلط وخیال عوام گفت ومعنی خاتم النبیین نبی بالذات ساخت وپیدا شدن نبی جدید رابعدزمانہ نبوی ہم تجویز کردآیا منکر مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ہست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۴) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں علم رابرائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید آیا علم شیطان را زائد از علم نبوی گفت یا نے؟ وانبیٹھوی مذکور توہین وتنقیص کنندہ حضور سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۵) مولوی اشرف علی تھانوی کہ علم غیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رامثل علم غیب جانوراں وچارپایگان وبچگان ومجنونان گفت آیا اہانت واستخفاف کنندہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی۔ فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی **غفرلہٗ و ابویہ ربہ القوی** مدرس: مدرسہ اہل سنت وجماعت۔ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات۔

(۲۵۵) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین و الہ و اصحابہ اجمعین:

جواب سوال اول:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہ دعویٔ نبوت ورسالت خود کردہ است چناں کہ از کتب مصنفہ اوظاہرست ہیچ کس رااز اہل اسلام درالحادوزندقہٗ اواختلاف نیست۔

مرزا غلام احمد قادیانی درصفحہ ۱۱ از کتاب خود ''دافع البلا'' اعلان می کند کہ

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''

ودرصفحہ دہم می گوید

''بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیوں کہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے''

ودر صفحہ ۲۱۷ گوید

''اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں''

ودر صفحہ ۲،۳ کتاب ''تریاق القلوب'' می گوید کہ

منم مسیح ببانگ بلند می گویم

منم خلیفہ شاہی کہ بر سما باشد

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ودر کتاب تتمہ ''حقیقۃ الوحی'' صفحہ ۷۴۹ می گوید

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

در حاشیہ مطلب ایں شعر می نوسید کہ

''اکثر نادان اس مصرعہ کو پڑھ کر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں مگر اس مصرعہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسویہ کے مسیح سے افضل ہے''۔

ازیں عبارت مرزا غلام احمد قادیانی صاف معلوم شد کہ مرزا غلام احمد خود را نہ فقط نبی و رسول می گوید بلکہ از انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خود را افضل واعلیٰ می داند و توہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام برملا کردہ۔ ضروریات دین را صریح تکذیب می نماید۔

وصاحب فصول عمادی نوشتہ است کہ

''اگر کسے گفت کہ 'من رسول خدا ہستم' یا ایں لفظ گفت کہ 'من پیغمبرم' کافر می شود اگر کسے از و معجزہ طلب کرد آں ہم کافر ست چرا کہ دعویٰ اورا محتمل صدق دانست واگر بغرض عاجز کردن او می گوید پس کفر نیست''

ولفظه هكذا ''قال 'انا رسول الله' او قال بالفارسية ' من پیغمبرم' یرید به 'من پیغام می برم' یکفر و لو انه حين قال هذا المقالة طلب غيره منه المعجزه قيل يكفر والمتاخرون من المشائخ قالوا ان كان غرض الطالب تعجيزه و افضاحه قيل لا يكفر'' انتهى

وایں مضمون در فتاویٰ ہندیہ و جامع الفصولین ہم مذکور ست و در اشباہ و نظائر در آخر باب ردّہ می نویسد کہ

''اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات ''انتهى۔

یعنی کسے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخریں انبیاء نمی داند کافر ست چرا کہ ایں عقیدہ از ضروریات دین ست۔

و در شفائے قاضی عیاض تصریح فرمودہ است'' و كذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة فى قولهم ان الائمة افضل من الانبياء'' انتهى

وعلامہ قسطلانی در جلد اول ارشاد الساری شرح صحیح بخاری در صفحہ ۱۷۵ می فرماید

'' النبى افضل من الولى و هو امر مقطوع به والقائل بخلافه كافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة ''انتهى

هذا ما ظهر لى فى هذا الباب والله اعلم بالصواب۔

جواب سوال دوم: مولوی رشید احمد گنگوہی سرگروہ علمائے دیوبند در فتویٰ مذکورہ علی الاعلان گفت کہ

''معنی وقوع کذب باری تعالیٰ درست شد اگر چہ در ضمن فردے باشد''

پس بنا برایں عقیدہ بر صدق قرآن شریف کہ اصل اصول اسلام و ایمان ست چہ طور اعتبار و اعتماد خواہد شد چرا کہ اگر کدام یک سخنے کاذب بودن باری تعالیٰ ظاہر شد پس بر دیگر اقوالش چگونہ اعتماد و یقین خواہد شد۔ تعالىٰ الله عما يقولون علوا كبيرا ۔

مطلب ایں است کہ از روئے ایں عقیدہ فاسدہ نہ اسلام باقی می ماند نہ اصول و فروع

آں۔ نعوذ باللہ من ھذا العقیدۃ الشنیعۃ چرا کہ بسبب وقوع کذب باری تعالیٰ از ہمہ ضروریات دین دست شستہ شد نہ بر خدائے تعالیٰ ایمان ماند نہ بر قرآن نہ بر رسالت رسل و نہ بر ملائکہ نہ بر قیامت وحشر ونشر وعذاب وثواب بلکہ ہیچ چیز در دست نماند۔

قدروا اللہ تعالیٰ علی ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ حیث قال جل شانہ و عز برھانہ، و قد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول ا لذی و ایضا قال عزمن قائل ولن یخلف اللہ وعدہ وعیدہ کما ذکرہ الشامی فی رد المختار و ایضا قال اللہ تعالی﴿ و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اولئک یعرضون علی ربھم و یقول الا شھاد ھولاء الذین کذبوا علیٰ ربھم الا لعنۃ اللہ علی ا لظالمین﴾

یعنی کیست ظالم تر از آں شخصے کہ تہمت کذب بر خدائے تعالیٰ می بندد ایں کساں در حضور رب خویش حاضر کردہ خواہند شد و گواہان خواہند گفت کہ ایں آں کساں اند کہ بر رب خویش کذب بستند خبر دار شوید بر ظالمان لعنت خدا است۔

قال الرازی فی التفسیر الکبیر

”قال المحققون اذا ثبت ان من افتری علی اللہ و کذب فی تحریم مباح استحق ھذا الوعید الشدید فمن افتری علی اللہ الکذب فی مسائل التوحید و معرفۃ الذات و الصفات والنبوۃ و الملئکۃ و مباحث المعاد کان وعیدہ اشد و اشق“ انتھی

وظاہر است کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی در فتوائے خود مذکورہ بالا نصوص قطعیہ را غیر صادق و بے اعتبار ساختہ تکذیب آنہا کردہ باب ضلالت والحاد را برائے اغوائے عوام خلق اللہ کشادہ است۔ چرا کہ در جواب خود تصریح نمود کہ

”قائل وقوع کذب باری تعالیٰ را کافر یا فاسق یا ضال نباید گفت“

حالانکہ از عقائد ضروریہ اہل اسلام انیست کہ حق تعالیٰ را از شائبہ جمیع نقائص منزہ و برتر یقین کردہ باید کما صرح بہ فی العقائد العضدیۃ حیث قال

"وهو تعالیٰ منزه عن جميع النقائص كما سبق من اجماع العقلاء على ذلك "انتهی۔

وکسے کہ چنیں عقیدہ ندارد یعنی حق تعالیٰ را از عیوب و نقائص منزہ نگوید آں کس بلا اشتباہ مبتدع وضال ست واز اہل سنت و جماعت خارج ست۔ چنانچہ در فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۵۸ تصریح کردہ است حیث قال

"يكفر اذا وصف الله تعالیٰ بما لايليق به او نسبه الى الجهل والعجز و النقص "انتهی۔

و در جامع الفصولین مطبوع مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ وفتاوی بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ مصری نوسید کہ" لو وصف الله تعالیٰ بمالا يليق به كفر" انتهی

ودریں شک نیست کہ از جملہ عیوب ونقائص کذب ہم یک شنیع وقبیح ترنقص ست كما صرح به فی تفسیر مدارک التنزیل تحت اٰية ﴿من اصدق من الله حديثا﴾

"ای لا احد اصدق منه فی اخباره و وعده و وعيده لا ستحالة الكذب عليه تعالیٰ لقبحه لكونه اخبارا عن الشئی بخلاف ماهو عليه" انتهی

وہم چنیں علامہ قاضی بیضاوی در تفسیر خود زیر آیت مذکورہ می فرماید

"انكار لان يكون احد اكثر صدقا منه فانه لا يتطرق الكذب الى خبره بوجه لا نه نقص و هو على الله تعالیٰ محال" انتهی .

و ايضا قال فی تفسیر خازن تحت الآية المذكورة

"يعنى لا احد اصدق من الله فانه لا يخلف الميعاد ولايجوز عليه الكذب" انتهی.

ازیں عبارات تفاسیر معتبرۂ اہل السنۃ والجماعۃ مبرہن گشت کہ حق تعالیٰ از شائبۂ نقص و کذب منزہ وبرتر ست وکذب از حق تعالیٰ ممتنع ومحال ست۔ وکسے کہ نسبت کذب بہ او تعالیٰ می دہد

ملحد صریح و زندیق قبیح است۔ قبل ازیں در بعض رسائل علمائے دیوبند ایں عقیدۂ امکان کذب باری تعالیٰ بمطالعہ رسیدہ بود مگر از تقیہ ایں قول فاسد اعنی وقوع کذب باری تعالیٰ راانکار می کردند۔

اکنوں معلوم شد کہ امام طائفہ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قائل وقوع کذب باری تعالیٰ را بزور در دائرہ اہل سنت داخل کردہ در تنقیص شان الوہیت سعی بیجا نمودہ واز عقیدۂ امکان کذب او تعالیٰ قدم افزودہ تائید وقوع کذب باری تعالیٰ ہم می نماید **کبرت کلمة تخرج من افوههم ان يقولون الا كذبا** چونکہ اہل ہوا در مسئلہ امکان کذب عوام رافریب دادہ بر ایمان خلق اللہ دست دراز می کنند لہٰذا ضروری شد کہ بطریق اختصار ردِ دلائل واہیۂ اہل توہب نمودہ فریب بازی ایں قوم ظاہر کردہ شود۔

باید دانست کہ وہابیاں ہمیشہ عقیدہ امکان کذب باری تعالیٰ پیش کردہ مردماں راایں فریب می دہند کہ در مسئلہ خلف الوعید علمائے اشاعرہ کہ سلف اہل سنت اند ختلاف می دارند و خلف وعید یک شاخ امکان کذب ست چرا کہ وعید ہم یک خبر است پس خلاف آں کذب خواہد شد حالاں کہ ایں صریح فریب بازی اہل مذاہب باطلہ است کہ خلاف حق را باحق آمیختہ دام تزویر می نہند۔

اکابر اہل سنت در تصانیف خویش ایں حقیقت را مثل آفتاب روشن کردہ اند کہ کسانے کہ خلف الوعید را قائل اند آنہا می گویند کہ خلف وعید چیز دیگرست و کذب چیز دیگر کہ بیک دیگر ہیچ تعلق ندارند چرا کہ وعید انشاء تخویف ست یعنی پیدا کردن خوف۔ و ظاہر ست کہ صدق و کذب بخبر تعلق می دارند نہ بہ انشاء۔

لہٰذا خلف وعید در کذب داخل نخواہد شد باقی خلف وعد کذب ست کہ برخلاف واقع خبر دادن رامی گویند وازیں سبب گفتہ اند کہ خلف الوعید از خدائے تعالیٰ فضل و کرم ست و خلف الوعد از حق تعالیٰ محال و نقص ست۔

كما صرح به فى مسلم الثبوت و شرحه فواتح الرحموت لمولانا بحر العلوم اللكهنوى و نص العبارة هكذا

"الخلف فی الوعید جائز فان اھل العقول السلیمة یعودنه فضلا لا نقصادون الوعد فان الخلف فیه نقص مستحیل علیه سبحٰنه و تعالیٰ وردبان ایعاد اللہ تعالیٰ خبر فھو صادق قطعالا ستحالة الکذب ھناک و اعتذربان کونه خبر المنوع بل ھو انشاء للتخویف فلا باس فی الخلف "انتھی

ازیں عبارت چوں روز روشن ظاہر شد کہ کسانے کہ قائل خلف الوعیدند اوشان ازیں خلف الوعید معنی کذب وخلاف وعدہ ہرگز نمی گیرند بلکہ کذب رانقص ومحال گفتہ حق تعالیٰ را منزہ ومبرا از کذب یقین می کنند نہ مثل وہابیاں خذلھم اللہ تعالیٰ کہ از خلف وعید خواہ مخواہ اِمکان کذب باری تعالیٰ ثابت می کنند کہ صریح نقص وعیب ست۔

صاحب ردالمختار در فصل تالیف الصلاۃ از جلد اول درخلف وعید اختلاف اشاعرہ بیان کردہ می فرماید

"ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر مافی المواقف والمقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازہ لانه لا یعد نقصابل جودا و کرما و صرح التفتازانی بان المحققین علی عدم جوازہ" انتھی

ازیں عبارت معلوم شد کہ محققین اشاعرہ قائل خلف وعید نیستند وغیر محققین نیز آں را کذب ونقص نمی گویند بل جودوکرم می گویند۔

پس حاصل تمامی ایں تحقیق آنست کہ کسے از اہل اسلام خلف وعید را بمعنی کذب نگرفتہ و وہابیاں قاتلھم اللہ تعالیٰ برائے فریب دادن عوام ایں افتراء ایجاد نمودند کہ خلف وعید از افراد امکان کذب ست۔ ھذا ما تیسرلی فی ھذا الباب واللہ اعلم بالحق والصواب۔

جواب سوال سوم: از عبارت کتاب تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند) تصریحالائح گشت کہ

"خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بایں معنی نیست کہ آخرالانبیاء ست و در زمانہ از ہمہ

انبیاء آخر است واز خاتمیت رسول اللہ معنی آخر الانبیاء فہمیدن خیال عوام بے فہم ست'' الخ

حالاں کہ از تمام مفسرین ومحدثین ومتکلمین اہل السنۃ والجماعۃ تواتر ایں معنی یعنی خاتم النبیین بودن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمعنی آخر الانبیاء از صحابہ وتابعین وآئمہ مسلمین رضوان اللہ علیہم اجمعین مروی ومنقول ست وایں معنی گرفتن از ضروریات دین شدہ است۔

چنانچہ در اشباہ ونظائر در آخر باب ردۃ تصریح کردہ کہ

''اگر کسے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخر الانبیاء نمی داند از اسلام خارج ست چرا کہ حضور انور را آخر الانبیاء دانستن از ضروریات دین ست۔

و عبارۃ الاشباہ ھکذا "اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات "انتھی**

مزید عجب از مولوی صاحب نانوتوی ایں ست کہ می گوید

'' معنی خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بمعنی آخر الانبیاء در فضلیت و مدح آنحضرت ہیچ دخل نیست''

حالاں کہ علامہ قاضی عیاض در کتاب شفاء وعلامہ قسطلانی شارح بخاری در مواہب لدنیہ می آرد کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بایں چنیں الفاظ فضائل ومناقب عالیہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد وفات وے بصیغہ ندا بیان فرمودہ اند۔ **حیث قال**

"بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک آخر الانبیاء و ذکرک فی اولھم فقال و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منک و من نوح الایۃ ھٰذا". واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

جواب سوال چہارم: از عبارت کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ومصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاف صاف ہویدا می شود کہ علم شیطان وملک الموت علیہ السلام از فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام وسیع تر ست وایں وسعت از نصوص قطعیہ ثابت است وبرائے فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بقدر وسعت مذکورہ تسلیم کردن شرک و بے ایمانی ست'' الخ

ازیں عبارت چند وجوہ خرابی وفساد عقیدہ اسلامیہ لازم می آیند۔

یکے توہین واستخفاف حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ در مقابلہ علم بے پایاں آں حضور علیہ السلام علم شیطان لعین را زائد گفتہ شد۔

دیگر آں وسعت علمی را کہ برائے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت کردن شرک و بے ایمانی گفتہ است۔ برائے ملک الموت علیہ السلام وشیطان لعین نہ فقط تسلیم کردہ است بلکہ بموجب خیال باطل خود مثبت بنصوص قطعیہ گفتہ است۔

حالاں کہ ایں عقیدہ مسلمہ اہل اسلام است کہ چیزے کہ مستلزم شرک ست آں را برائے ہر کس از ماسوی اللہ تعالیٰ تسلیم کردن شرک وکفر است افسوس کہ مصنف براہین قاطعہ دریں مسئلۂ بدیہہ چہ قدر از راہ حق دور افتادہ کہ اثبات وسعت علمی را در حق فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے ایمانی و شرک می داند و برائے ملک الموت وشیطان لعین عین ایمان می پندارد۔

یا للعجب مصنف صاحب در خمار وہابیت از کجا تا کجا رسیدہ است و بر خود الزام مشرک شدن و بے ایمانی ثابت کردہ است۔ **وللہ در من قالہ**

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر چہ مولوی خلیل احمد صاحب مصنف براہین قاطعہ بلکہ تمامی وہابیاں از وسعت علم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ فقط منکر بلکہ قائل را مشرک و بے ایمان می گویند مگر در حقیقت وسعت علمی سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ چوں روز روشن ظاہر و باہر ست۔ **ولکن الوھابیین لایعلمون۔**

وایں عقیدہ متفقہ اہل سنت ست کہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از علم ہمہ مخلوقات وسیع تر و بے پایاں ست و علم تمامی مخلوقات بنسبت علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جز وست و علم حضور انور

کل...... ومعلومات حضرت سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسبت معلومات خلاق عالم جل شانہٗ یک قطرہ از بحر ناپیدا کنارست ودریں جا بحث از علم مخلوق کہ بعطائے الٰہی شدہ است کردہ می شود وتصریح ایں الفاظ ازیں باعث ضروری افتاد کہ مفتریاں راموقعہ افترا بدست نیاید۔

قال فی تفسیر المدارک تحت آیة﴿ و علمک مالم تکن تعلم﴾

" من امور الدین والشرائع اومن خفیات الامور و ضمائر القلوب و کان فضل الله علیک عظیما فی ما علمک و انعم علیک "انتهی

وایضا قال فی الجلالین

"وعلمک مالم تکن تعلم من الاحکام و الغیب و کان فضل الله علیک عظیما بذلک وغیره "انتهی

وامام زاھدی در تفسیر خود زیر آیت ﴿فاوحی الیٰ عبده ما اوحی﴾ می نوسید:

"ای تکلم ما تکلم "یعنی بگفت با بندۂ خود آنچہ گفت از ابتدا تا انتہا کہ ہمہ انبیاء ورسل وہمہ خلائق عاجز آیند از دانستن۔ تفسیر ایں ما بجز خداوند عزوجل ورسول وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" انتہیٰ

ودر تفسیر روح البیان جلد سادس مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ می نوسید "و کذا صار علمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محیطا بجمیع المعلومات الغیبیة الملکوتیة کما جاء فی حدیث اختصام الملئکة انه قال فوضع کفه علی کتفی فوجدت برد ها بین ثدیی فعلمت علم الاولین و الاخرین وفی روایة علم ماکان وما یکون "انتهی

ودر تفسیر نیشاپوری زیر آیت شریفہ﴿و جئنابک علی هولاء شهیداً﴾فرمودہ کہ

"روح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع ارواح وقلوب ونفوس رامی بیند ومشاہدہ می فرماید لان روحه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شاهد علی جمیع الارواح و القلوب و النفوس"

وحضرت شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ در تفسیر عزیزی در جلد اول زیر آیت شریفہ﴿ ویکون الرسول علیکم شهیداً﴾ جگر اہل توہب را پارہ پارہ می کند ومی فرماید کہ:

''یعنی وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بہ نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دیں من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس اومی شناسد گناہان شماودرجات ایمان شماواعمال نیک و بد شمارا، واخلاص ونفاق شمارا لہٰذا شہادت اودر دنیاوآخرت درحق امت مقبول وواجب العمل ست وآنچہ از فضائل ومناقب حاضر ان زمان خود مثل صحابہ وازواج واہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس ومہدی ومقتل دجال یا از معائب ونقائص حاضران وغائبان می فرماید۔ اعتقاد برآں واجب ست'' انتہی

ودر تفسیر حسینی زیر آیت شریفہ ﴿خلق الانسان علمه البیان﴾ فرمودہ کہ:

''بوجود آورد محمد را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بیاموزانید وے را بیان آنچہ بود وہست و باشد چنانچہ مضمون **فعلمت علم الاولین والاخرین** ازیں معنی خبر می دہد'' انتہی

لہٰذا علمائے اہل سنت تصریح فرمودہ اند کہ در بارۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چنیں گفتن کہ فلاں در علم از آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ است وعلم حضور انور ازاں کس کم ست ناجائز وناروا، و کفر ست کہ بایں گفتن او تنقیص شان رسالت پناہ ومعیوب گردانیدن آنحضرت معلوم می شود اگرچہ تصریحاً سب نداد مگر حکم سب دہندہ وتنقیص کنندہ یک ست۔

قال القاضی عیاض فی الشفاء و العلامة شهاب الدین الخفا جی فی شرحه المسمی بنسیم الریاض

"ان جمیع من سب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او شتمه او عابه و هو اعم من ا لسب فان من قال فلان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و نقصه و ان لم یسبه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق بینهما لا نستثنی منه فصلا ای صورة ولا نمتری فیه تصریحا کان او تلویحا و هذا کله باجما ع من العلماء وائمة الفتوی من لدن الصحابة رضی الله عنهم الی زماننا هذا وهلم جرا" انتهی مختصرا۔

دریں جا شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یاد می آید کہ در مدح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم گفتہ است حیث قال:

خلقت مبرا من کل عیب　　　　کانک قد خلقت کما تشاء
وا حسن منک لم ترقط عینی　　　　واجمل منک لم تلد النساء

سوم از یں عبارت براہین ہویدا شد کہ کسے کہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از علم شیطان لعین و ملک الموت وسیع تر گوید چنانچہ عقیدہ جمیع اہل السنۃ ست، مشرک و بے ایمان ست واین نسبت شرک و بے ایمانی بہ امت مرحومہ دادن صریح ضلالت وخروج از دائرہ اسلام ست۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ در کتاب شفا تصریح کردہ است کہ ما یاں قطعا آں را کافر تسلیم می کنیم کہ در حق امت ایں چنیں لفظ گوید کہ دراں نسبت گمراہی بہ امت باشد۔ حیث قال

" نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل به الی تضلیل الامة" انتهی

پس حاصل ایں ہمہ تحقیق آں ست کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت و اثبات ہمیں را برائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید بلاشک علم شیطان را زائد از علم نبوی گفتہ، توہین وتنقیص شان رسالت نمودہ است۔

وحکم توہین وتنقیص کنندۂ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از عبارت شفائے قاضی عیاض وشرح او مسمی بہ نسیم الریاض ظاہر ست۔

و قد علمت من عبارته المذكورة فيما سبق

"ان من قال فلان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و نقصه "

فما بال من قال ان الشيطان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نعوذ بالله تعالیٰ من امثال هذه الكلمات الكفرية ولقد كان فی زوايا الكلام خبايا من تحقيق وسعة علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تركنا ذكر تفاصيلها مخافة الاطناب.

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

جواب سوال پنجم: از عبارت کتاب حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی چوں روز روشن ایں

امر ہویدا گشت کہ علم غیب را دو قسم ست۔

یک محیط کلی کہ از وہیچ فرد خارج نشد وایں قسم را عقلاً ونقلاً باطل تسلیم کرد لہٰذا ایں قسم علم الغیب برائے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل نہ شد۔

دوم علم غیب جزوی وبعض ایں قسم را برائے فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ مجبوراً تسلیم می کند مگر میگوید کہ دریں تخصیص حضور انور چیست ایں چنیں علم برائے زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم حاصل ست پس دریں علم درمیان نبی وغیر نبی چہ فرق ست۔

ودریں الفاظ ناشایستہ آں قدر سخت استخفاف وگستاخی وتوہین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمودہ است کہ مثل آں از اہل اسلام متصور نیست۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در جلد سوم از رد المحتار در باب المرتد تصریح کردہ کہ

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در کتاب الخراج می فرماید کہ ''اگر کسے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را دشنام داد یا تکذیب کرد یا تعییب یا تنقیص شان حضور انور نمود، کافر گردد''

و نص العبارة هكذا

"ايما رجل مسلم سب رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **او كذبه او عابه او نقصه فقد كفر بالله تعالىٰ و بانت منه امراته" انتهى۔**

ودر قرآن شریف صحابہ کرام را، از لفظ ''راعنا'' گفتن کہ ایہام معنی توہین داشت سخت ممانعت شدہ۔ اگرچہ غرض صحابہ کرام ازیں لفظ گفتن تنقیص شان آں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز نہ بود۔

پس از علمائے وہابیہ افسوس صد افسوس ست کہ دیدہ ودانستہ الفاظ توہین آمیز بر زبان می آرند بلکہ چھاپ کردہ مشتہر می سازند اگر کسے فوٹوے ایں الفاظ گرفتہ درحق مولوی اشرف علی صاحب یا بزرگان واساتذہ کہ دریں قول ہم نوائش می باشند بگوید کہ

مولوی اشرف علی صاحب وعلمائے دیوبند علم محیط کلی ندارند کہ عقلاً ونقلاً غیر مسلم ست باقی

مانند علم جزوی پس دریں تخصیص مولوی اشرف علی وعلمائے دیوبند چیست ایں چنیں علم برائے ہر کناس و چمار بلکہ ہر خروسگ وخنزیر حاصل ست چرا کہ ہر یک گونہ علم مثلاً ایں چیز از خوردنی اوست حاصل ست اگر چنیں نیست پس درمیان علمائے دیوبند و بہائم خروسگ وغیرہ وجہ فرق بیان کردن ضروری ست پس ظاہر آں ست کہ ایں الفاظ مُوَہِّنہ را مولوی اشرف علی صاحب درحق خود واساتذہ خود ہرگز گوارا نکند واگر گوارا فرماید پس اورا مبارک ست.....وبرایں تقدیر اورا می باید کہ چناں ایں الفاظ را در شان سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوشتہ بذریعہ رسالۂ مطبوعہ مشتہر کردہ است ہم چناں برائے خویش و اساتذہ خویش ونیز ایں الفاظ را بصورت اشتہار چھاپ کنانیدہ خود را مشتہر فرماید۔

وقبل ازیں درجواب سوال چہارم وسعت علم حضرت سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از جمیع مخلوقات بدلائل ساطعہ مبین ومبرہن کردہ شد کہ اعادہ آن تحصیل حاصل وتطویل لا طائل ست۔

علامہ ابن جریر در تفسیر خود مطبوع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ از حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شان نزول آیت۔﴿ **ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب قل ابالله و آيته و رسوله كنتم تستهزون. لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم**﴾ (سورہ توبہ) بیان می فرمایند کہ

”ناقۂ شخصے گم شدہ بود پس آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود کہ ناقہ درفلاں وادی ست پس یکے از منافقین گفت کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از غیب چہ داند۔

وعبارة التفسير هكذا” ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادى كذا و كذا وما يدريه بالغيب“ انتهى

ازعبارت ایں تفسیر ظاہر شد کہ درحق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتن کہ اواز علم غیب چہ داند صریح استہزاء وتنقیص شان رسالت ست وتنقیص آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفرست .

كما ذكره فى شفاء القاضى عياض و شرحه نسيم الرياض .

هذا ماظهر لى فى هذا الباب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.

حررہ الفقیر صاحبدادالسندھی السلطان کوٹی غفرلہٗ رب العباد

یوم الاثنین ۱۱/ذی القعدۃ الحرام ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۲/اپریل ۱۹۲۹ء

(۲۵۶)ایں تمامی اجوبہ حق صراح وصدق قراح اند۔ فللہ در الجیب الفاضل و المحقق الکامل حیث سعی فی اظہار مکائد الوہابیین والردعلی خیالات اہل الزیغ المبطلین جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وحفظہ عن السہو والزلل والخطا. وانا المصدق.

الفقیر محمد حسن الکتباری عفا عنہ ربہ الباری

(۲۵۷) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔

خادم حسین عفا عنہ رب المشرقین۔ بلیڈنہ آبادی

(۲۵۸) اصاب الفاضل التحریر فیما اجاب بالتحریر۔

انا المؤید الراجی رحمۃ ربہ الغنی محمد ابراہیم الیاسینی عفاعنہ اللہ العلی ناظم: جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ

(۲۵۹)المجیب مصیب و جوابہ حق صریح و صدق صحیح .

وانا المصحح الفقیر قمرالدین العطائی مدیر: رسالہ "مہر"

(۲۶۰)للہ در المحرر المحقق و الفاضل المدقق حیث اتی باجوبۃ کافیۃ و دلائل شافیۃ سطع الحق بہا حق السطوع ووضح الصدق بہا حق الوضوح وما ذا بعد الحق الا الضلال وا لہادی ہو اللہ المتعال.

و انا المصدق الفقیر محمد قاسم المتوطن فی گڑھی یاسین ضلع سکھر سندھ۔

(۲۶۱) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔

فقیر عبدالستار صدر مدرس: مدرسہ الٰہ آباد نزدیک صحبت پور ضلع سیوی۔ بلوچستان۔

(۲۶۲) ہذا ہو الحق والحق احق ان یتبع.

نمقہ الفقیر عبدالباقی الہما یونی عفی عنہ

(۲۶۳) بجناب اقدس حضرت حامی شرع متین ماحی آثار راہزنان دین مولانا مولوی حشمت علی صاحب سلمہ

فقیر محمد حسن تسلیمات عرض میرساند و استدعائے دعائے خیر از حضور احباب می کند۔

از مدتے سوالہائے پنچگانہ برائے تصحیح علمائے سندھ بتوسط ایں گمنام بے بضاعت رسیدہ اند الحال واپس رسیدہ اند۔

بحضور عرض داشتہ شدہ اند و ایں فقیر بہ نسبت دشمنان حضور اقدس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ بموجب **و التعرفنهم فی لحن القول** بخار عداوت آنہا از تحریرات و تقریرات خبثیہ آنہا دانستہ توقف را در شان آنہا جائز نمی داند۔ **و اقول انا لا اتوقف فی شانهم بل غضب الله عليهم و على اعوانهم.**

باید دانست کہ ارتداد مرزا غلام احمد قادیانی بدو طریق از اصول مذہب اہل السنۃ و الجماعۃ ثابت ست۔

یکے دشنام دادن مر نبی اولوالعزم حضرت عیسیٰ ابن مریم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و والدہ طاہرہ و مطہرہ اورا۔

دوم صریح دعویٔ نبوت و رسالت او بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

و برہمیں دعویٔ رسالت، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسلیمہ کذاب را مرتد و کافر دانستہ بااو حکم جہاد جاری فرمود۔

مولوی رشید احمد گنگوہی بہمیں تحریر بیشک مرتکب تکذیب خدائے قدوس و سبوح ست۔

مولوی قاسم کہ معنی ختم نبوت را تحریف کرد و خاتم النبیین را بمعنی آخر لانبیاء غلط و خیال عوام گفت و پیدا شدن نبی جدید بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تجویز کرد۔ بیشک منکر مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ست۔

مولوی خلیل احمد کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت و

اثبات ہمیں علم رابرائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گفت۔ بیشک توہین وتنقیص کنندۂ حضور اکرم ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہم چنیں حال ست مولوی اشرف علی را۔ **خذلهم الله تعالىٰ ما اجراهم على هذا الكلمات الخبيثة الضالة المضلة كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا والسلام على من اتبع الهدى** جناب من رائے فقیر ایں ست کہ تحریر نمود **و انا استغفر الله العظيم لى ولكم ونسأل الله لنا ولكم الثبات والا ستقامة فى الدين والدنيا والاخرة. ورحم الله عبد اقال آمينا والسلام عليكم وعلى من لديكم.**

العبد الفقير محمد حسن الفاروقی **المجددی عفی عنه ما كان منه۔**

۱۶/ ماہ ذی الحجة الحرام ۱۳۴۷ھ

فتوائے ڈیرہ غازی خان پنجاب

(۲۶۴) الجواب: بسم الله الرحمن الرحيم. اللهم صل و سلم و بارك على نبيك محمد و اله بعد د معلوماتك :

میں یقیں سے کہتا ہوں اور حق جل شانہٗ سے الحاح والتماس کرتا ہوں کہ میرے اس یقین کو قیامت کے لئے محفوظ و مامون رکھ کر اسے میری نجات اور فلاح کا موجب بنادے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا ریب نبی آخر الزمان ہیں۔ اور آپ کا تاخر، تاخر زمانی کہنا ضروریات دین سے ہے۔ اگر آپ کی کمال مدح آپ کے بعد انبیاء علیہم السلام کے مستفیض ہو کر تشریف لانے میں ہوتی جیسا کہ نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔ تو یا اللہ تعالیٰ کے سوا ان آلہہ کا تعدد جائز کہنا پڑے گا جو صاحب اطاعت اور جناب باری عز اسمہ سے صاحب استفاضہ ہوں یا حق جل شانہ کے حق میں اس طرح کی غایت ثناء وکمال مدحت ناجائز ہوگی۔

نانوتوی صاحب کا فقط نہیں بلکہ وہابیہ کے باپ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے بعد اس کے اتباع

سب عوام کو دھوکا دینے کے لئے یہ ایک عجیب ڈھکوسلہ ہے۔ جو نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ اسے کمال عظمت کیوں نہیں سمجھتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس رتبہ عظمیٰ کا مستحق بھی کوئی نہ ہو اور کسی کے کئے آپ کے بعد ایسے منصب کی نہ ضرورت ہو۔ اور نہ وجہ ضرورت۔

اور گنگوہی خلف وعید کے مسئلہ پر بناء کرتے ہوئے بلاشک حق جل شانہ کے کذب اور وقوع کا مجوز ہوا اور بلاشک حق جل شانہ کی گستاخی وتوہین نا قابل معافی و نا قابل تلافی ہے۔

و **العلم عند الله العلی العظیم** اس نے اپنی رستگاری اور نجات کی کوئی امید باقی نہیں رکھی اور اسی طرح شیطان کے علم کو منصوص بنص ماننا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو مقابلے میں بیان کر کے یہ کہنا کہ ”فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے“۔

الٰہی! قیامت کے دن کونسی خزی اور کس خذلان کا موجب ہوگا۔ افسوس کہ ان اندھوں کو ”**وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل الله علیک عظیما**“ میں لفظ باری جل شانہ (**عظیم**) پر اس قدر نظر بھی نہیں پڑی کہ عظمت کا اندازہ لا فظ (باری جل شانہ) کے شان اعلیٰ کے مطابق مقصود ہے۔

اور تھانوی کی رسلیا کا فقرہ کہ (ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے) کیسی فاحشہ جہالت ہے۔ حق جل شانہ تو علم غیب پر خبردار کرنے کے لئے رسولوں کو پسند فرمائے کہ **الامن ارتضی من رسول**...... اور یہ مغرور کہے کہ زید وعمرو پاگل اور بہائم وغیرہ کو حاصل ہے۔ **جزاھم الله تعالیٰ احسن ماجوزی به امثالھم**

ناظرین بخدا کتاب ”حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین“ کو ضروری طور پر ہمیشہ اپنا ورد رکھو جس میں یہ سب مسائل وشرعی احکام مع جواب مفتیان حرمین شریفین موجود ہیں۔

زادھم الله شرفا و تعظیما والله تعالیٰ اعلم بالصواب۔

وانا العبد العاصی المدعو باحمد بخش عفی عنه ساکن ڈیرہ غازی خان بلاک ۳

(۲۶۵) بلاشک یہ معنی خاتم النبیین کا جس کی لفظ مذکور سے ارادہ کرنے میں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ

صحت ارادہ میں کلام ہے ختم نبوت بمعنی لانبی بعدی کے منافی ہے۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو معنی مذکور کی ادا میں نص بلا تاویل و تخصیص باجماع امت فرماتے ہیں۔اور شرعاً وقوع کذب باری کا قائل بلا خلاف کافر ہے۔اور وقوع کذب کو خلف فی الوعید میں داخل کرنا اور خلف فی الوعید کو نوع کذب کا قرار دینا کمال ابلہ فریبی اور بیبا کی ہے اور دلائل عقلیہ ونقلیہ در بارۂ احاطہ علم نبی علیہ اکمل الصلاۃ والسلام جمیع اشیاء ما کان وما یکون کے بکثرت موجود ہیں۔

خداوند تعالیٰ گستاخوں کو گستاخی کا نتیجہ دیگا۔فقط

الفقیر فضل الحق عفا عنہ مدرس اول: مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ غازی خان

(۲۶۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیشک بیشک بیشک کتاب مبارک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق وصحیح ہے اور نانوتوی وگنگوہی وانبیٹھوی وتھانوی وقادیانی میں سے ہر ایک اپنے کفریات واضحہ شنیعہ ملعونہ کے سبب کافر مرتد فضیح ہے اور جو شخص ان میں سے کسی کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک لائے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی اسلام سے خارج کافر واجب التقبیح ہے۔ہم اس عقیدہ کو حق جانتے ہیں اور اس پر اپنے رب جل جلالہ سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم ونعیم مقیم کی امید رکھتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر ابو الضمانۃ محمد امانت رسول القادری البرکاتی النوری اللکنوی غفرلہٗ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول محمد ہدایت رسول علیہ غفران الرب ورحمۃ الرسول (واعظ الاسلام منجانب سلطنت عالیہ آصفیہ حیدر آباد دکن)

فتوائے ماتر ضلع کھیڑہ

(۲۶۷) بیشک کتاب حسام الحرمین شریف مسلمانوں کے لیے نور اور بے دینوں کے لیے نار ہے۔اہل ایمان کے لیے باغ سنت کا مہکتا پھول اور بدمذہبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔اہل سنت

کے لیے بــرداو ســلامــا کا نمونہ اور بے ایمانوں کے لیے غصہ وغیظ وغضب وغم والم کا بھڑکتا انگارا ہے۔ دین وسنت کی سِپَر اور کفر و بدعت پر تبَر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مولف حضور پرنور امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلی حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیشمار رحمتیں فرمائے جنھوں نے یہ مبارک فتاویٰ شائع فرما کر مسلمانان ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنی مسلمان آپ کے بار کرم سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔

جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت ورضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین ومصدقین میں سے جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں سے باقی بچے رہ گئے تھے ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبیٹھوی علیــہ مایستحقه نے جا کر اپنے آقائے نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کرادیا۔

انا لله و انا اليه راجعون واشد مقت الله على كل كافر ملعون۔

فقیر خادم العماء والسادات والفقراء پیر سید شفیع میاں غفرلہٗ

فرزند وسجادہ نشین حضرت پیر سید سید ومیاں صاحب قادری علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماتر ضلع کھیڑہ ملک گجرات۔

(۲۶۸) بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت اخی المعظم پیر سید شفیع میاں صاحب قبلہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے حق وصواب ہے میں سب سنی بھائیوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر سنی بھائی اس مبارک کتاب کو اپنے گھر میں رکھے جو خود پڑھ سکتا ہو خود پڑھا کرے ورنہ دوسرے سے پڑھوا کر سنا کرے۔

فقیر سید زین الدین قادری علوی غفرلہٗ ابن حضرت پیر سید سید ومیاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

تصدیق حسام الحرمین

از :۔فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ

(سابق صدر المدرسین دار العلوم معینیہ عثمانیہ، درگاہ معلیٰ اجمیر القدس)

بتوسل :۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا علیہ الرحمہ

نوٹ :۔ سلسلۂ خیر آبادیات کے درخشندہ ستارے فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ''حسام الحرمین'' پر تصدیق وتائید مولانا محمد جلال الدین قادری (گجرات) کے مضمون ''شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی'' مشمولہ سالنامہ ''معارف رضا'' شمارہ یازدہم ۱۴۱۲ھ م ۱۹۹۱ء (کراچی، پاکستان) کے صفحہ ۲۷۷ تا ۲۸۰ سے موصوف کے شکریہ کے ساتھ بلفظہ نقل کی جارہی ہے۔ (ملک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا انہاک اور ذوق چونکہ تدریس میں تھا، اس لئے انھیں ابتداء علماء دیوبند کی ان تصانیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا۔ جن کی توہین آمیز عبارات پر علماء حرمین شریفین نے ان پر فتوئ کفر صادر فرمایا، اس لئے مولانا اجمیری ابتداً علماء دیوبند کی تکفیر میں خاموش تھے۔ بلکہ جن علماء نے برصغیر میں ان عبارات کے قائل کو کافر کہا، ان سے ان کے روابط نہ تھے۔ تکفیر کے قائل علماء سے یک گونہ اظہارِ ناراضی فرماتے۔ امام احمد رضا ان علماء میں تھے جن سے مولانا اجمیری بوجہ تکفیر ناراض تھے۔ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء میں حجۃ الاسلام غالباً اجمیر شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ مسئلۂ تکفیر پر مولانا اجمیری سے مراسلت ہوئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا اجمیری مسئلۂ تکفیر میں دیگر علماء حرمین و برصغیر کے ہمنوا ہوگئے۔ حجۃ الاسلام اور مولانا اجمیری کی مراسلت سے چند مکتوبات پیش خدمت ہیں۔ (مراسلت کے یہ مکتوبات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولوی معین الدین صاحب ماھوالمسنون!

گرامی نامہ ملا۔ مجھے اگر آپ صاف صاف الفاظ میں یہ تحریر فرمادیں کہ دیوبندی وگنگوہی وغیرہ انفاء کے وہ کلمات جو ''حسام الحرمین'' میں ان کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ وسطر منقول ہوئے، فی

الحقیقت کفریات ہیں، اوران پر جو احکام تکفیر حضرات علماء حرمین شریفین زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً نے نام بنام ان قائلین پر محقق فرمائے ہیں۔ان سب کی دل سے تصدیق کرتا ہوں تو میں اور میرے بعض ہم خیال اشخاص کے قلوب کی صفائی ممکن ہے۔رہا ''مسئلۂ اذان'' وہ ایک فروعی مسئلہ ہے، میں اس کے متعلق آپ پر جبر نہیں کرتا کہ اس کے متعلق ہماری حسبِ تحقیق آپ بھی معترف ہو جائیں۔ہاں ذاتیاتِ اعلیٰ حضرت قبلہ کی نسبت جناب کے کلمات ضرور قابلِ واپسی ہیں۔ان دونوں باتوں کے بعد فقیر کو آپ ہر طرح خادم خادمانِ احباب پائیں گے۔فقط!

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ ۱۳؍ربیع الآخر ۳۷ھ

اس کے جواب میں مولانا معین الدین اجمیری نے یہ مکتوب لکھا۔

باسمہ تعالیٰ شانہٗ

جناب مولوی صاحب، اعلی اللہ درجتہٗ! وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

جواباً عرض ہے کہ آپ اسلامی حسنِ ظن کو پیشِ نظر رکھ کر خانۂ فقیر پر تشریف لائیے۔ملاقات کا موقع دیجیے تو بہتر ہے، ورنہ آپ مختار ہیں۔فقیر کو کسی قسم کا حقِّ جبر حاصل نہیں۔نہ کوئی دنیاوی مطلب مطمح نظر ہے۔رہے عقائدِ دیوبندیہ، سوان کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں۔وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا، نہ اس کا شوق نہ کتاب ''حسام الحرمین'' نظر سے گزری۔البتہ حضرت خاتم الحکماء مولانا فضلِ حق خیرآبادی قدس سرہٗ نے مسئلہ کذب وامکانِ نظیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طائفۂ دیوبندیہ کی تضلیل و تفسیق کی ہے اوران کو گروہ مزداریہ سے قرار دیا ہے۔سواس کا فقیر مصدق ہے اور اس بارہ میں جس قدر الزام حضرت خاتم الحکماء قدس سرہٗ نے ان پر وارد کیے ہیں، وہ سب بجا اور سراسر حق ہیں، و نیز اجلی انوار الرضا میں جو عقائد اہل دیوبند کے ظاہر کیے گئے ہیں، وہ عقائد کفریہ ہیں۔اس میں فقیر کو کسی قسم کا تامل نہیں، بشرطیکہ وہ ان کے عقائد ہوں۔

بہر حال آپ کی طرح فقیر بھی عقائدِ مسطورہ فی الرسالہ کو کفری تسلیم کرتا ہے۔فرق صرف اِتنا ہے آپ کو اس کا یقین ہے کہ یہ عقائد اہلِ دیوبند کے ہیں اور فقیر کو اسبابِ یقین اس وقت تک فراہم نہ ہوئے۔اس معذوری کی بناء پر اگر ترکِ ملاقات کو ترجیح دیں تو یہ آپ کو اختیار ہے۔فقیر اگر صحیح المزاج ہوتا، تو یہ دشواری بھی حائل نہ ہوتی۔رہے ذاتیات، ان سے بالکل بحث نہ کیجیے۔ان کا

قلع قمع بعد از ملاقات آپ کی مرضی کے موافق ہو جاوے گا۔ اس کا اطمینان رکھیے۔

والسلام۔ فقط فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۳؍ ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام نے اس کے جواب میں لکھا۔

جناب مولوی صاحب، وسع اللہ مناقبہٗ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نماز جمعہ آسکوں گا۔ مزید علم کے لئے بعض کتب مثل حسام الحرمین وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے۔ تاکہ آپ اطمینان حاصل کرلیں۔

آپ کے علم میں شاید یہ بات نہیں کہ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم و مغفور نے تو اپنے رسالہ ''**تحقیق الفتوٰی لرد الطغوٰی**'' میں اس گروہِ ناحق پژدہ کی تکفیر فرمائی ہے۔ نہ فقط تضلیل و تفسیق۔ اور قصیدۂ مطبوعہ میں بھی غالباً تکفیر ہے۔ بہرحال میں چاہتا ہوں کہ آپ اطمینان فرما کر ان کے اقوال کے متعلق رائے ظاہر فرمائیں کہ پھر کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ ہو۔

فقط الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ ۱۳؍ ربیع الآخر ۳۷ھ

مکتوب کے ہمراہ حجۃ الاسلام نے متعدد کتبِ علماءِ اہلِ دیوبند ارسال فرمائیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد مولانا معین الدین اجمیر نے یہ جواب لکھا۔

۷۸۶

جناب محترم مولانا زاد مجدہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''براہینِ قاطعہ'' کے قولِ شیطانی کو، جس میں معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ ''شیخِ نجدی'' یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلماتِ کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفواتِ اہلِ دیوبند کو بعد صحت کے انشاء اللہ دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسبِ وعدہ تشریف لے آئیں، تو اس وقت اس کے متعلق بسط سے گفتگو ہوسکتی ہے۔

والسلام خیر ختام۔ فقط فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۴؍ ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام کی پر خلوص مساعی سے ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ جنوری ۱۹۱۹ء میں جب کہ امام احمد رضا ابھی بقیدِ حیات تھے، مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کا علماء دیوبند کی تکفیر کا تردّد رفع ہوگیا۔

فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

- عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
- طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
- مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
- طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
- ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً ووعظاً ومناظرۃً اشاعت دین ومذہب کریں۔
- حمایت مذہب ورد بد مذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
- تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
- شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
- آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد۱۲، ص۱۳۳)

RAZA ACADEMY
52, Dontad Street, Khadak, Mumbai-9, Ph.: 022-66342156, 66659236